تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت میں

قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے عظیم مجاہد

علامہ محمد یوسف جان کلکتوی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف

ملک بشیر احمد

آف چھانگا مانگا

ترتیب

مولانا شفیق الرحمن فرخ

تقریظ

مولانا محمد اسحاق بھٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وقاص غفار
0333-4184896

عرفان غفار
0333-4247156

عمران برانڈ فین

عمران آٹو فین اور سائیڈ شیشہ

چھوٹی اور بڑی گاڑیوں کے ریڈی ایٹر فین
اور سائیڈ شیشہ دستیاب ہیں

دکان نمبر: ایل جی 124
بیسمنٹ آٹو سینٹر، فیز 2 بادامی باغ لاہور
فون: 042-36127703

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اللہ!

اس کتاب کے لکھنے اور اس کی طباعت
کرانے والوں کے اہل وعیال اور کاروبار میں خیر
وبرکت نازل فرما۔ آمین!

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 003696
91-Babar Block, Garden Town, Lahore

مفت ملنے کا پتہ

www.KitaboSunnat.com

عمران ربڑ اینڈ پلاسٹک پروڈکٹس
18 کلومیٹر نزد پل لبھانہ ملتان روڈ لاہور
فون: 96-7510995 فیکس: 7510997

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ (الرحمٰن 24)

107 کانگریسی ہندو لیڈروں کے قاتل بھوپت

کو مسلمان کرنے والے، تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن، سالار ختم نبوت، قیام پاکستان کے بعد کراچی میں پہلی بار جماعت اہل حدیث کو منظم کرنے والے بحرالعلوم سعودیہ کے بانی، عظیم الشان مناظر، جید عالم دین اور مفسر قرآن کی قابل رشک زندگی پر ان کے شاگرد رشید جناب ملک بشیر احمد آف چھانگا مانگا کے قلم سے مجلہ نداء الجامعہ لاہور میں سلسلہ وار شائع ہونے والے مضامین اب کتابی شکل میں بنام

علامہ محمد یوسف خان کلکتوی رحمہ اللہ

مصنف
ملک بشیر احمد

تقریظ
مولانا محمد اسحٰق بھٹی

ترتیب
شفیق الرحمٰن فرخ

ھُدیٰ اکیڈمی
گلی نمبر 43 گلزیب کالونی سمن آباد لاہور
0300-4478122

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: علامہ محمد یوسف خان

مصنف: ملک بشیر احمد

ناشر: ھدیٰ اکیڈمی گلی نمبر 43 گلزیب کالونی

سمن آباد لاہور۔ 0300-4478122

اشاعت اول: جون 2011ء

قیمت: 300 روپے

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے:

☆**اردو بازار لاہور:** دارالکتب سلفیہ 0333-4334804، مکتبہ اصحاب الحدیث 37321823 البلاغ جیل روڈ 0300-8880450، نعمانی کتب خانہ 37321865، اسلامی اکیڈمی 37357587 مکتبہ اسلامیہ 37244973، مکتبہ قدوسیہ 37230585، مکتبہ سلفیہ 37237184 دارالسلام 37232400، کتاب سرائے 0300-9401474، مکتبہ محمدیہ 0300-4826023، مکتبہ تعمیر انسانیت 37310530، معارف اسلامی منصورہ 35432419، ادارہ اسلامیات انارکلی 37324412 نگارشات 37322892، دارالھدیٰ 0300-9480166، دارالاندلس 37230549 البلاغ ماڈل ٹاؤن 0300-6112240، البلاغ 0300-4453358

☆**اردو بازار گوجرانوالہ:** مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، والی کتاب گھر

☆**اسلام آباد:** المسعود اسلامک بکس 2261356، البلاغ 0300-5205060

☆**فیصل آباد:** مکتبہ اسلامیہ 6301204، مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار

☆**کراچی:** مکتبہ اہل حدیث کورٹ روڈ، دارالحسن 0333-3738795

☆**پشاور:** معراج کتب خانہ 214720

☆**حیدر آباد:** مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264

☆**چھانگا مانگا:** 049-4381123، 0345-4381123

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

دیباچہ — از ملک بشیر احمد — 13

حرفے چند — از مولانا محمد اسحاق بھٹی — 16

سخن ہائے گفتنی — از شفیق الرحمن فرخ — 19

آہ! علامہ محمد یوسف کلکتوی (ہفت روزہ ''الاعتصام'' کا وفات پر خراج عقیدت) — 33

حصہ اول

روداد حیات — 39

ولادت تا وفات — 39

ولادت تا بلوغت — 41

ولادت — 41

خاندان — 41

ابتدائی تعلیم — 42

لباس و خوراک — 42

کلکتہ میں کاروبار — 44

جلسوں میں شرکت — 44

عائلی زندگی — 45

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادیاں 45

جماعتی زندگی 48

جمعیت اہلحدیث کی تنظیم نو 48

مسجد کورٹ روڈ 48

تحریک وحدت نصاب درس نظامی 49

کراچی اور لاہور کی جمعیت کا اِدغام 50

تصفیہ کے لئے شائع شدہ اعلان 51

کل پاکستان اہل حدیث کانفرنس 52

جمعیت اہلحدیث کراچی کی سہ روزہ کانفرنس کے اعلان کا عکس 54

بلوچ پارک میں تراویح کا اہتمام 55

گھر سے درس قرآن کا آغاز 53

تھیوسوفیکل ہال میں درس قرآن 57

تھیوسوفیکل ہال میں علامہ صاحب کے درسِ قرآن کے اشتہار کا عکس 58

سفراء مدارس پنجاب 59

جامع العلوم سعودیہ کا اجراء 60

تدریسی زندگی 63

علامہ صاحب حافظ آباد میں 63

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد مبارک حافظ آباد میں صبح کا درس 64

بیٹی کی وفات 65

تین مثالی شاگرد 65

مدرسہ حافظ آباد کی کراچی منتقلی 67

حافظ آباد مدرسہ کی انتظامیہ کی پریشانی 69

قافلہ کا استقبال 70

طلبا کے ساتھ رحم دلی اور وظیفے 71

ناشتہ جاری کرادیا 71

ماہانہ وظائف کا اجراء 72

جوتے، کپڑے لے دیے 72

انعامی سکیم 73

ریفریش منٹ 73

مکمل قرض ادا کیا 74

ایثار کا کمبل 74

سفید مسجد کراچی میں درس وتدریس 75

صنعتی زندگی **77**

حافظ ثناء اللہ آف پتوکی 77

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی زندگی 81

مسلم لیگ میں شمولیت 81

اسیری 82

کراچی کی طرف ہجرت 83

علامہ صاحب کا حکومت کو چیلنج اور بھاری انعام کے اعلان کا عکس 84

کھلی چٹھی بنام اے کے بروہی 85

صحافتی زندگی 89

ماہنامہ الارشاد کا اجراء 89

علامہ صاحب اپنی تحریر کے آئینے میں 90

الارشاد کے پہلے شمارہ کے فرنٹ ٹائیٹل کا عکس 91

الارشاد کے پہلے شمارہ کے اندرونی ٹائیٹل کا عکس 92

علامہ صاحب بطور پبلشر اندرونی ٹائٹل کا عکس 93

علامہ صاحب کے ایک تحقیقی مضمون ''عاشورے کا روزہ'' کا عکس 94

عاشورے کا روزہ 95

فتویٰ نویسی 107

علامہ صاحب اور فتویٰ نویسی 107

الارشاد جدید میں علامہ صاحب کے مطبوعہ فتویٰ کا عکس 109

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوالات اور ان کے جوابات	110
مسئلہ طلاق	110
بچپنے کا رشتہ	112
امام اور مقتدی کی رکعات کا اعتبار	114
ایک سجدہ یا دو کا شبہ	115
رکوع کرنے نہ ہونے کا شبہ	116
سورت پڑھنے نہ پڑھنے کا شبہ	116
سورت فاتحہ کا شبہ	116
تشہد بھول گیا	116
کفن پر عہد نامہ لکھنے کا مسئلہ	117
زنِ نافرمان کا مسئلہ	119
اولاد کے خرچ کا مسئلہ	119
وراثت کا مسئلہ	120
کمائی حلال ہے یا حرام	121
زوجین کی زندگیاں کیسے سنوریں؟	122
طلاق رجعی کا مسئلہ	123
دوستوں کے تعلقات کا مسئلہ	124

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرانہ کا مسئلہ	124
''طلوعِ اسلام'' کو علامہ صاحب کی للکار کا عکس	126
تدوینِ حدیث	127
سوالات	128
دورہ سعودی عرب	**131**
سعودی سفیر کا علامہ صاحب کے درس میں آنا	131
وفد کی سفری روداد	132
دیوان خاص	136
دیوان عام	137
شاہی دعوت	138
تاجروں سے ملاقات	139
گاؤن کی پیش کش	139
شاہ سعود کی کراچی آمد	**141**
شاہ سعود کو دعوت	141
تحریکی زندگی	**143**
قادیانیوں کے خلاف تحریک	143
قادیانیوں کو علامہ صاحب کا کھلا چیلنج	143

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کے خلاف تحریک میں علامہ صاحبؒ کے مطبوعہ اشتہار کا عکس	144
گرفتاری	145
علامہ صاحب کی رہائی کے مطالبہ کا عکس	147
بھوپت ڈاکو	**148**
جیل کا ساتھی (صَاحِبَیِ السِّجْنِ)	149
علامہ صاحب کا بھوپت ڈاکو کو مسلمان کرنا	150
داروغہ جیل کی ناراضی	151
امین یوسف کی رہائی	152
امین یوسف رہائی کے بعد	153
امین یوسف جلسوں میں	154
حاضری سے استثناء	155
بھینسوں کا کاروبار	155
سانگھڑ میں مینیجری	156
دلچسپ و عجیب زندگی	**157**
انڈے کا تحفہ	157
سیٹھ صاحب کی پیش کش ٹھکرانا	158
پنجاب کے سفر میں صندوق کی تبدیلی کا واقعہ	159

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنات کا شاگردی اختیار کرنا 160

مہمان نوازی 162

سحری کا پیالہ 163

اعلیٰ ترین خطابت 163

عظیم الشان مناظر 164

مناظرہ گلاں والا 164

ڈی سی کراچی کی حیرت 166

گوجرنوالہ میں استقبال 167

مسجد کیتھوریہ کی تعمیر 168

عبداللطیف صاحب حمیدیہ پریس والے 169

شیخ محمد بشیر قصوری 169

بریگیڈیئر (ر) اے آر ناصر 170

معروف شاگرد 173

وفات 175

حصہ دوم

وفات پر اخبارات وجرائد کی رپورٹس **177**

روزنامہ جسارت کی رپورٹ 178

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزنامہ جسارت میں مطبوعہ وفات اور تعزیت کی خبروں کا عکس 178

پندرہ روزہ الارشاد جدید کی رپورٹ 182

جمعیت اہل حدیث کراچی کے اجلاس کی قرارداد تعزیت کا عکس 182

علامہ صاحب کی وفات پر ایک تعزیتی مکتوب کا عکس 183

ہفت روزہ الاعتصام کی رپورٹ 185

علامہ صاحب کی وفات پر الاعتصام میں مطبوعہ وفات کی خبر کا عکس 185

وفات پر الاعتصام میں مطبوعہ تعزیتی قراردادوں کا عکس 186

ہفت روزہ اہلحدیث لاہور کی رپورٹ 191

ہفت روزہ اہل حدیث میں مطبوعہ وفات کی خبر کا عکس 191

ہفت روزہ اہل حدیث میں مطبوعہ تعزیتی خبروں کا عکس 192

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث کی رپورٹ کا عکس 195

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث میں علامہ صاحب کی وفات پر مطبوعہ خبروں کا عکس 198

حصہ سوم

کچھ یادیں کچھ باتیں 199

عزیز واقرباء وتلامذہ کی تحریروں سے حضرت علامہ کو پیش کردہ خراج عقیدت 199

میرے ابا جی از محترمہ پروین یوسفی صاحبہ کراچی (بہو) 201

میرے بہنوئی از چوہدری محمد صاحب لاہور 209

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد یوسف کلکتوی از مولانا حافظ ا... نیں اسد صاحب حافظ آباد 216

میرے چچا جان از عبیدالرحمٰن چوہدری صاحب لاہور 225

علامہ محمد یوسف خان کلکتوی از ابن جناب ملک بشیر احمد 240

سیدی ومخدومی علامہ محمد یوسف کلکتہ والے از حافظ محمد ایاز صاحب جمیر 246

حصہ چھارم

تذکرہ کچھ احباء کا 251

حضرت علامہ کے چند انتہائی وابستہ احباب ... تعارف 251

قاری عبدالخالق رحمانی 253

آہ! قاری عبدالخالق رحمانی بھی وفات پا گئے ... از ... فرخ 258

پہلے محمد لاہوری اور اب چوہدری محمد 262

حکیم حافظ ثناءاللہ 266

شعیب بن یوسف (بیٹا) 273

کچھ مصنف کے بارے میں 275

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

2000ء میں برخوردار حافظ عتیق الرحمٰن مکہ مکرمہ جامعہ ام القریٰ میں زیر تعلیم تھا۔ اس نے مجھے خط لکھا کہ ابو جان اس سال عمرہ کے لیے ہمارے پاس مکہ مکرمہ تشریف لائیں۔ وہ ان دنوں بیوی بچوں سمیت مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھا۔ میرے ساتھ میرا بیٹا شفیق الرحمٰن فرخ بھی تیار ہو گیا۔

جرول میں ہماری رہائش دوسری منزل پر تھی۔ گراونڈ فلور میں قاری عنایت اللہ بھٹی صاحب رہائش پذیر تھے۔ ان کا اکلوتا بیٹا جس کا نام ابوبکر ہے۔ اسے اردو کتابیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا اس سال مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب حج کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اور قاری صاحب کے ہاں قیام کیا۔ اپنے ساتھ بہت سی کتابیں لے گئے تھے جو انہوں نے تصنیف کی تھیں۔

ہم رمضان کے آغاز میں گئے تھے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی ایک کتاب ان کے صاحبزادے ابتسام الٰہی ظہیر نے شفیق الرحمٰن کو دی کہ اس کا اردو ترجمہ کریں۔ چنانچہ شفیق الرحمٰن رات کو اس کا ترجمہ کرتا اور میں ابوبکر سے کتابیں منگوا کر پڑھتا۔ بھٹی صاحب کی کتابیں جن میں سے اہلحدیث علماء کے کچھ زندہ اور کچھ فوت شدگان کے حالات زندگی درج تھے۔ میں نے پڑھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہم 3 ماہ بعد حج سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو لاہور میں مولانا بھٹی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اور میں نے ان سے عرض کی کہ آپ نے کسی کتاب میں علامہ محمد یوسف صاحب کلکتہ والوں کا تذکرہ نہیں کیا۔ کہنے لگے چونکہ وہ کراچی میں رہائش پذیر تھے۔ اس لیے ان کے حالات سے میں زیادہ واقف نہیں۔ میں نے عرض کی کہ مجھے ان کے کچھ حالات کا پتہ ہے کہ میں 10 سال ان کے پاس کراچی میں رہتا رہا ہوں۔ کہنے لگے لکھ کر لاؤ۔ میں کسی کتاب میں درج کر دونگا۔

میں نے تقریباً 120 صفحات لکھ کر دیئے۔ کہنے لگے یہ تو پوری کتاب بن جائے گی۔ بہرحال اس کو اختصار کے ساتھ پرنٹ کروا دونگا۔ مگر کئی سال گزرنے کے باوجود ان کی کوئی ایسی کتاب پرنٹ نہ ہو سکی۔

چنانچہ شفیق الرحمٰن فرخ کو جامعہ ابن تیمیہؒ لاہور کے پلیٹ فارم سے نکلنے والے سہ ماہی مجلّہ نداء الجامعہ کی ادارت سونپی گئی تو انہوں نے مجلّہ مذکور میں قسط وار علامہ صاحب کے حالات زندگی طبع کئے۔ علامہ صاحب کے رشتہ دار، دوست، شاگرد اور بہی خواہوں نے جب ان کے حالات پڑھے تو انہوں نے ایڈیٹر کو فون کئے کہ اس مضمون کی گزشتہ اقساط بھی ہمیں بھیجیں اور آئندہ بھی ہمیں ارسال کرتے رہیں۔ جب حالات معلوم کرنے کا اصرار بڑھ گیا تو برخوردار نے ارادہ کیا کہ اس کو کتابی شکل دی جائے اس غرض کے لیے انہوں نے علامہ صاحب کے لواحقین سے رابطہ کیا اور بڑی جدوجہد کے بعد جو مواد مل سکا وہ آپ کے سامنے کتابی شکل میں حاضر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس بھی بہت حضرات تشریف لائے اور کہا کہ جو کام آپ نے کیا ہے۔ بحیثیت ایک شاگرد وہ کام ان کی اولاد سے نہیں ہو سکا۔ یہ تحریر ایک علمی ذخیرہ اور جماعتی و تاریخی وِرثہ ہے۔ جو بعد میں آنے والوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ پاک علامہ صاحب کی غلطیوں کو بحیثیت ایک بشر کے جو ہر ایک سے سرزد ہوتی ہیں۔ معاف فرمائے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین

علامہ صاحب کے جو حالات مجھے ملے یا میرے سامنے وقوع پذیر ہوئے وہ میں نے بغیر افراط و تفریط کے سپرد قلم کئے ہیں۔ ان کے بہت سے شاگردوں، احباب اور اہل علم و قلم کے سامنے ان کی شخصیت کے ممکن ہے کچھ پہلو اور بھی ہوں تو ان کی قلمی معاونت سے ممکن ہے آئندہ ایڈیشن مزید نکھار کے ساتھ ہدیہ قارئین ہو سکے۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کے گناہ معاف فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

ملک بشیر احمد

پاکیزہ ہنی ٹریڈر
چھانگا مانگا۔ ضلع قصور
0345-4381123
049-4381123

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

علم و عمل کے اعتبار سے برصغیر کی سرزمین ہمیشہ سرسبز و شاداب رہی ہے۔ اس میں مختلف اوقات میں بے شمار اصحاب علم اور ارباب فضل پیدا ہوئے جنھوں نے اپنے اپنے دور میں بے پناہ علمی خدمات سرانجام دیں اور عملی میدان میں بھی بے حد تگ و تاز کی۔ تدریس و تصنیف، تبلیغ و اشاعتِ دین، وعظ و نصیحت ملکی سیاست، غرض ہر شعبۂ عمل میں ان کا سلسلہ جدو جہد جاری رہا۔ ان حضرات کی وسیع فہرست میں ایک بزرگ مولانا محمد یوسف کلکتوی تھے جو سن ۱۹۰۰ء میں مشرقی پنجاب کے ضلع گورداس پور میں ایک قصبے بھٹویہ تحصیل دینا نگر میں پیدا ہوئے اور اپنے عہد کے متعدد جلیل القدر علمائے کرام سے استفادہ کیا۔ پھر ایک وقت آیا کہ خود مسندِ تدریس پر فائز ہوئے اور خطابت و تقریر میں بھی بڑا نام پایا۔ یہی ناموری انہیں اپنے وطن سے بنگال لے جانے کا سبب بنی اور پھر انہیں کلکتے کی مسجد اہل حدیث کی خطابت کا اعزاز بخشا گیا اور انہوں نے ''دینا نگری'' کے بجائے ''کلکتوی'' کی نسبت سے شہرت پائی۔

مولانا محمد یوسفؒ کلکتوی پُر جوش خطیب تھے اور کلکتہ میں انہوں نے سیاہی وعطریات کا کاروبار شروع کر دیا تھا۔ وہ خطابت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے اور اپنا کاروبار بھی کرتے تھے۔ دینا نگر کے یہ عالم دین اور منجھے ہوئے خطیب کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دست نگر نہ تھے بلکہ خود کما کر اپنی گھریلو ضروریات پوری کرتے تھے۔ انہوں نے سیاست میں بھی حصہ لیا اور تحریک پاکستان کے سلسلے میں پورے بنگال میں سرگرمِ عمل رہے۔

آزادیٔ برصغیر کے بعد کراچی آ گئے تھے اور اس شہر میں اپنے پرانے کاروبار کا آغاز کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے تدریس وخطابت کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور بعض مدارس میں پڑھاتے رہے۔ ان کے تلامذہ کا حلقہ بڑا وسیع ہے اور یہ تمام حضرات مختلف مقامات میں تدریسی اور تبلیغی خدمات میں مصروف رہے اور معروف ہیں۔ ان میں سے بعض کوئی نہ کوئی کاروبار کرتے ہیں۔

مولانا محمد یوسف کلکتویؒ ان سطور کے راقم عاجز پر بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے۔ جہاں ملاقات ہوتی بے حد مہربانی کا برتاؤ کرتے۔ وہ زندہ دل، خوش مزاج اور خوش گفتار عالم دین تھے۔ لوگوں سے میل جول اور اہل علم کی تکریم ہمیشہ ان کا شیوہ رہا۔ وہ بلند آہنگ خطیب اور عالی ہمت بزرگ تھے۔ انکی وفات پر چار دہائیوں کا طویل عرصہ گزر چکا ہے، لیکن ان کے کسی قریبی رشتہ دار اور عزیز نے ان کے واقعاتِ زندگی مربوط شکل میں قلم بند نہیں کیے۔ درآں حالیکہ ان کے تمام اعزہ واقارب علم کی دولت سے بہرور ہیں۔ نہ کسی شاگرد نے (جو اب اساتذہ کے منصب پر فائز ہیں) استاذ کے کوائفِ حیات کو محفوظ کرنے کی سعی کی۔

اللہ بھلا کرے ملک بشیر احمد صاحب کا کہ انہوں نے اس اہم ضرورت کی طرف توجہ مبذول کی اور اپنے انداز میں مولانا ممدوح کے علمی اور عملی کارناموں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضبط تحریر میں لانے کا اہتمام کیا۔ملک صاحب موصوف نے مولانا کلکتوی کو قریب سے دیکھا ہے اور ان سے استفادہ کیا ہے، اس لیے وہ اپنے استاذ کی عادات واطوار اور احوال وآثار سے خوب آگاہ ہیں چنانچہ انہوں نے بے حد محنت سے ان کی زندگی کے مختلف کارناموں سے ہمیں مطلع کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ بہت بڑی سعادت ہے جو ان کے حصے میں آئی۔انہوں نے وہ کام کیا ہے جو اور کوئی نہ کر سکا۔غالب کے الفاظ میں کہنا چاہیے ؎

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار

اس خدمت پر ہم ملک بشیر احمد صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس خلا کو پر کیا جو چار دہائیوں سے کسی مخلص ترین اہل ذوق کی نگاہ التفات کا منتظر تھا۔اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔آمین یارب العالمین!

توقع رکھنی چاہیے کہ قارئین اس کتاب کی حوصلہ افزائی کریں گے اور کتاب کی شان کے مطابق اس کا خیر مقدم کریں گے۔اصحاب علم کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا اور ان کے علمی وعملی کارناموں سے لوگوں کو آگاہ کرنا اپنے فرائض کا ضروری حصہ قرار دینا چاہیے۔

حضرت مولانا کے اعزہ واقارب اور ان کے تلامذہ کو تو خاص طور سے اس کتاب کی اشاعت وتشہیر کے لیے کوشاں ہو جانا چاہیے۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی۔ساندہ۔لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخن ہائے گفتنی

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون.

بجا طور پر اس کتاب کے لکھے جانے کا سہرا مؤرخ اہلحدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ کے سر ہی باندھا جائے گا کہ جنہوں نے والد گرامی قدر جناب ملک بشیر احمد آف چھانگا مانگا کو اس راہ پر گامزن کیا اور ہمت بندھائی کہ اکابرین اہلحدیث کے متعلق لکھا جائے تاکہ آنے والی نسلیں اپنی سنہری تاریخ سے آگاہ ہوسکیں۔

چنانچہ والد حفظہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بہت تھوڑی مدت میں علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کے متعلق اپنی ہمت کے مطابق ایک مسودہ لکھ کر مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ کے سپرد کردیا۔ ادھر رب کریم نے توفیق بخشی کہ جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے پلیٹ فارم سے شائع ہونے والے مجلّہ ''نداء الجامعہ'' لاہور میں قسط وار یہ تحریر شائع ہوتی رہی جیسے جیسے مجلّہ کے ذریعہ علامہ رحمہ اللہ کا تذکرہ ان کی وفات کے تقریباً ربع صدی بعد لوگوں تک پہنچنا شروع ہوا ویسے ہی مرحلہ وار کئی قارئین نے راقم کے ساتھ رابطے شروع کردیے اور سچی بات تو یہ ہے کہ بندہ شائد اتنی بڑی کاوش کیے جانے کا کبھی تصور بھی نہ کرسکتا تھا یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احباب کی رہنمائی کا نتیجہ ہے کہ آہستہ آہستہ یہ مطالبہ قوت پکڑتا چلا گیا کہ علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کا تذکرہ کتابی شکل میں میسر آنا نہ صرف ضروری ہے بلکہ راقم کا ملک بشیر احمد حفظہ اللہ کا بیٹا ہونے کے ناطے یہ ایک جماعتی فرض ہے کہ جسے چکائے بغیر نہیں بنتی۔ کچھ ایسی ہی بات محترم مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ نے اس کتاب کے ''حرفے چند'' میں لکھ دی کہ ''علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کا تذکرہ کر کے ملک بشیر احمد صاحب نے وہ کام کیا ہے کہ جو اور کوئی نہ کر سکا۔ غالب کے الفاظ میں کہنا چاہیے:

''جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار''

قارئین مجلّہ نداء الجامعہ اور دیگر احبابِ جماعت اور اہل علم کے روبرو مجھے اپنی بے بضاعتی کا کھلے دل سے اعتراف ہے کہ جس کام کا آغاز 2000ء میں ہو چکا تھا اسے ان کے ہاتھوں تک پہنچاتے پہنچاتے 2009ء کے یہ دن آن پہنچے ہیں اور انہیں اس کتاب کے انتظار کی طویل زحمت سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ شخصیت نگاری کوئی آسان کام نہیں ہے اور پھر اس پر مستزاد اسے ترتیب دینے والے کی بے ہمتی۔ علاوہ ازیں جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی تدریسی اور مجلّہ نداء الجامعہ کی ادارتی وانتظامی ذمہ داریاں بھی اس کی تاخیر میں آڑے آتی رہیں۔

علامہ صاحب رحمہ اللہ کا دل آویز تذکرہ مجلّہ نداء الجامعہ میں قسط وار شائع ہوتے ہوتے وفات تک پہنچا تو مجھے کراچی سے جناب محمد اسماعیل مہ پارہ رحمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نگران جامعہ رحمانیہ سولجر بازار کا مکتوب موصول ہوا جس میں علامہ صاحب کی تاریخ وفات کی تصحیح تحریر تھی، جسے علامہ صاحب کے صاحبزادے جناب شعیب اختر صاحب کے ساتھ رابطہ کر کے مزید تصدیق کے بعد آئندہ شمارے میں چوکٹا لگا کر شائع کر دیا گیا اور قارئین سے معذرت بھی کی گئی۔ لیکن اس سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوگئی کہ کیوں نہ علامہ صاحب رحمہ اللہ کی وفات کے موقع پر شائع ہونے والے اخبارات اور جرائد کی طرف رجوع کیا جائے اور انہیں ٹٹولا جائے یقیناً تواریخ کی تصحیح کے علاوہ بھی بہت سا مواد ان سے مل جائے گا جو قارئین کے لئے فائدہ کا باعث ہوگا۔ چنانچہ کتاب میں موجود روزنامہ جسارت کراچی سے علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر، جماعت اسلامی صوبہ سندھ کے تعزیتی اجلاس کی خبریں وغیرہ کے لئے میں نے کراچی کا سفر کیا اور وہاں چند روز قیام کر کے ان چیزوں کا حصول ممکن بنایا۔ اس سلسلہ میں میری مادر علمی جامعہ کراچی کی لائبریری کے حوالہ جاتی شعبہ (Periodical Section) سے مجھے رہنمائی ملی۔

ہوا یوں کہ راقم کے بہت مہربان بزرگ دوست، عمران ربڑ اینڈ پلاسٹک پروڈکٹس لاہور کے مالک جناب عبدالغفار صاحب مُصر ہوگئے کہ ان کے صاحبزادے کامران کی کراچی جانے والی بارات میں آپ بمع اہل وعیال نہ صرف شامل ہیں بلکہ نکاح بھی آپ ہی پڑھائیں گے۔ ہم نے اس سفر کراچی میں لاہور ہی سے یہ نیت بھی کر لی کہ والد صاحب کی کتاب پر بھی کچھ کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گا اور کچھ اپنی مادر علمی جامعہ ابی بکر الاسلامیہ اور جامعہ کراچی کی زیارت بھی کر آئیں گے۔

نکاح تو بعد ازاں ہماری درخواست پر استاذی المکرّم فضیلۃ الشیخ مولانا خلیل الرحمٰن لکھوی حفظہ اللہ تعالیٰ مدیر معہد القرآن و مفتی اعظم جماعت اہلحدیث کراچی نے پڑھایا۔ البتہ اس سفر میں کراچی کے مشہور عالم دین اور علامہ کلکتوی رحمہ اللہ کے دیرینہ ساتھی بلکہ ان کی وفات پر ان کی نماز جنازہ پڑھانے والے مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کے دولت کدہ پر ان سے ملاقات کے لئے ان سے وقت لے کر پہنچ گئے، قاری صاحب چونکہ والد صاحب کے بھی دیرینہ ساتھیوں میں سے تھے، بہت شفقت سے استقبال فرمایا، کئی باتیں ہوئیں، علامہ صاحب کے متعلق میں نے کئی ایک سوالات پوچھے بلکہ ان سے رہنمائی پا کر مذکورہ کتاب میں کئی باتیں لکھی گئیں، جن میں سے بعض کا تذکرہ راقم نے مجلّہ نداء الجامعہ میں مطبوعہ ایک مضمون میں بھی کر دیا جو مجریہ شمارہ نمبر ا جلد ۳ کے صفحہ نمبر ۶ تا ۸ پر موجود ہے اور اب سرمایۂ افتخار اس کتاب میں بھی موجود ہے۔ افسوس اس ملاقات کے کچھ ہی مدت بعد قاری صاحب وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کے علامہ صاحب سے انتہائی تعلق کی بنا پر والد صاحب نے ''قاری عبدالخالق رحمہ اللہ'' کے نام سے ان کی شخصیت پر ایک اچھا مضمون تحریر فرما دیا جو کتاب کا حصہ ہی بن گیا، راقم نے بھی قاری صاحب رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات پر چند یادداشتیں جمع کر دی تھیں جنہیں مجلّہ نداء الجامعہ مجریہ شمارہ ۱، جلد: ۴، صفحہ ۱۸ تا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹ میں شائع کر دیا گیا اور اب یہ تحریر بھی کتاب مستطاب ''علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ'' کا حصہ بن چکی ہے

اس طرح ہفت روزہ الاعتصام کے دفتر سے علامہ صاحب رحمہ اللہ کی وفات کے ایام کی فائلوں سے جو رہنمائی میسر آئی وہ میرے قابل ذکر تلمیذ، کتاب وسنت کی اشاعت کے ادارے دار المتقین کے مدیر جناب عبد اللہ یوسف حفظہ اللہ کے تعاون کا حصہ ہے۔ موصوف دار الدعوۃ سلفیہ لاہور کی لائبریری سے ہفت روزہ الاعتصام لاہور ہفت روزہ اہلحدیث لاہور اور ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور کی 1970ء کی فائلوں سے یہ خبریں تلاش کر کے لائے، جزاھم اللہ خیرا

سفر کراچی کے دوران میں محترم چچا جان جناب شعیب اختر صاحب فرزند علامہ یوسف کلکتوی کے دولت خانہ پر حاضری کا موقع پایا تو کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں خود ان سے زبانی رہنمائی میسر آئی بلکہ انہوں نے مسودہ کتاب میں موجود کچھ باتیں حذف کرنے کا بھی صائب مشورہ دیا جن کی طباعت سے واقعتاً بعض احباب کو زحمت ہو سکتی تھی۔ نا صرف یہ بلکہ محترمہ آنٹی پروین یوسفی صاحبہ زوجہ جناب شعیب اختر صاحب و بہو علامہ کلکتوی رحمۃ اللہ علیہ سے تحریری شکل میں ایک بہت اچھا مضمون میسر آ گیا جسے بعد ازاں مجلّہ نداء الجامعہ میں بھی ''میرے ابا جان'' کے عنوان سے شائع کر دیا گیا۔ اور اب اس کتاب کا بھی حصہ ہے۔ یہ مضمون علامہ صاحب کی شخصیت کا ایک ایسا پہلو اجاگر کرتا ہے جسے قارئین کبھی بھی اس جگہ کے علاوہ کہیں سے بھی حاصل نہ کر پاتے یہ پہلو علامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی گھریلو زندگی کو واضح کرتا ہے۔

انکل شعیب نے مجھے علامہ رحمہ اللہ کا ایک عدد فوٹو بھی عنایت فرمایا جس میں وہ ٹوپی پہنے، ہاتھ میں چھڑی پکڑے اور لمبی اچکن زیب تن کیے ہوئے بڑے شیشوں کی عینک لگائے کھڑے ہیں اور میری خواہش بھی رہی کہ کتاب کے آخری ٹائیٹل پر اسے اس لئے شائع کر دیا جائے کہ نئی نسل علامہ رحمہ اللہ کا سراپا ملاحظہ کر سکیں مگر پھر تصویر کی حرمت والی بات نے ہمت نہ ہونے دی۔ والحمد للہ!

مجلّہ نداء الجامعہ کا دفتر چونکہ جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ میں ہی ہے ایک روز جامعہ کی ڈاک میں مجھے ایک بھاری بھر کم خط موصول ہوا۔ یہ خط سات صفحات پر مشتمل تھا۔ جن میں سے ایک صفحہ پر ایڈیٹر مجلّہ نداء الجامعہ کو مخاطب کیا گیا تھا۔ یہ مکتوب فضیلۃ الشیخ، استاذ الاساتذہ، خطیب بے بدل، مولانا حافظ اسماعیل اسد حفظہ اللہ کا تھا۔ جس کا مدعا یہ تھا کہ انہوں نے مجلّہ نداء الجامعہ میں مطبوعہ قسط وار تذکرہ علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ پڑھا ہے۔ چنانچہ ایک دیرینہ تعلق کی بنا پر علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کے متعلق کچھ یادداشتیں ارسال ہیں۔'' یہ یادداشتیں واقعی بہت منفرد تھیں چنانچہ انہیں بھی مجلّہ نداء الجامعہ میں شائع کر دیا گیا اور اب کتاب میں بھی شامل ہیں۔

محترم والد صاحب نے کراچی کے علامہ محمد یوسف رحمہ اللہ کو بغور دیکھا تھا یا پھر حافظ آباد میں ان سے کسبِ فیض کیا تھا انہوں نے ان کا حافظ آباد کا عکس دیا تو ہے مگر جو وضاحت مولانا اسماعیل حفظہ اللہ کے مضمون سے قارئین کو مل رہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جدا ہی ہے، ایسے ہی ملک صاحب نے علامہ صاحب کے مناظرانہ انداز کا تذکرہ تو کیا مگر حافظ اسماعیل صاحب نے اس تعارفی پہلو کا حق ادا کر دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ایک روز مجھے ایک ٹیلی فون موصول ہوا۔ یہ عبدالخالق صاحب تھے۔ انہوں نے مجلّہ میں علامہ صاحب کے تذکرہ کی کوئی ایک قسط پڑھی اور ملنے کی خواہش ظاہر فرمائی، راقم باہمی رائے سے طے شدہ وقت پر ان کے دولت خانہ واقع ٹاؤن شپ لاہور پہنچا۔ موصوف نے مہمان نوازی فرمائی اور بتایا کہ ہمیں جوہر ٹاؤن لاہور میں ان کے والد صاحب سے ملنا ہے جن کا اسم گرامی محمد ہے۔ چنانچہ کچھ ہی دیر میں ہم دونوں ایک باوقار کوٹھی کے سامنے کھڑے تھے، محمد صاحب سے ملاقات کیا ہوئی عجیب وغریب راہیں کھلتی گئیں بلکہ باتوں باتوں میں یہ راز بھی کھل گیا کہ آپ علامہ صاحب کے برادر نسبتی اور مصنف کتاب ہذا کے انتہائی بے تکلف اور پرانے دوست ہیں۔ چنانچہ میں نے فوراً والد صاحب سے ان کی فون پر بات کرائی تو تصدیق بھی ہوگئی اور قارئین کے لیے علامہ صاحب کی شخصیت پر ایک جامع مضمون کا اضافہ بھی ہوگیا جو بعد ازاں مجلّہ میں شامل اشاعت کیا گیا۔ اور اب اس کتاب میں بھی ''میرے بہنوی'' کے عنوان سے شامل ہے۔ بعد ازاں محترم والد صاحب حفظہ اللہ نے بھی محترم محمد صاحب کی شخصیت پر ایک تعارفی مضمون لکھ دیا جو ''پہلے محمد لاہوری اور اب چوہدری محمد'' کے نام سے کتاب کا حصہ بن گیا ہے۔ چوہدری محمد صاحب سے ملاقات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بہت اہم فائدہ یہ بھی ہوا کہ چونکہ چوہدری صاحب بھی علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کے فرد ہیں لہٰذا انہوں نے بھی کتاب میں بعض اہم مقامات کی تصحیح کرائی بلکہ کچھ اہم باتوں کی رہنمائی بھی فرمادی جو کہ اس سے قبل شامل اشاعت نہ تھیں۔ قارئین کرام کو چوہدری محمد صاحب کے مضمون سے کلکتہ کے علامہ یوسفؒ کا پرتو قدرے وضاحت سے میسر آئے گا جو کہ مصنف حفظہ اللہ کی تحریر میں تقریباً مفقود تھا۔ جزاهم الله احسن ماكان

جمبر ضلع قصور سے مشہور خطیب مولانا حافظ ایاز صاحب بن مولانا عبید اللہ رحمہ اللہ کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ وہ علامہ صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔ ان سے رابطہ کر کے علامہ صاحب کی شخصیت پر ایک مضمون لکھنے کی درخواست کی جسے انہوں نے قبول فرمالیا اور ایک مناسب قامت مضمون عنایت کردیا جسے کتاب کے آخری حصہ میں شامل کردیا گیا ہے۔

میرے کراچی کے سفر میں چچا جان محترم شعیب اختر صاحب حفظہ اللہ نے مجھے ایک قیمتی تحفہ عنایت فرمایا اور وہ تھا علامہ یوسف کلکتویؒ کے زیرنگرانی نکلنے والے پندرہ روزہ الارشاد کی پہلی مکمل جلد، مجھے اس قیمتی تحفہ کو وصول کرتے ہوئے تو کوئی زیادہ خوشی محسوس نہ ہوئی لیکن اب جب کہ میں اللہ کی توفیق سے اس جلد سے اہم مواد حاصل کر کے ہدیہ قارئین کررہا ہوں تو گونا گو خوشی محسوس ہورہی ہے۔ میری خواہش تھی کہ قارئین کو کم ازکم ایک مضمون پڑھنے کو ضرور ملنا چاہیے جو خود علامہ رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہو، چنانچہ کتاب میں موجود ''عاشورے کا روزہ''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ رحمہ اللہ کا بہت جاندار مضمون ہے۔

علامہ صاحب کی فتویٰ نویسی ان کی بالکل جداگانہ خوبی ہے اس کا عکس ہمیں اس ذخیرہ سے میسر آیا جو واقعی قارئین کو تقریباً نصف صدی گزرنے کے باوجود بھی پوری رہنمائی دے رہے ہیں۔ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوا کہ والد محترم حفظہ اللہ نے اپنی کتاب میں علامہ رحمہ اللہ کے درس،نماز تراویح کی مجالس اس وقت کے ایڈووکیٹ جنرل جو کہ بعد میں پاکستان کے وزیر خارجہ بن گئے تھے کو کھلا چیلنج اور قیمتی انعام کا اعلان اور قادیانیوں کو کھلا چیلنج کے دیے جانے کا تذکرہ کیا تھا۔ان کا حوالہ جاتی مواد بھی ہمیں اس قیمتی تحفہ سے مل گیا جو کہ اب محترم قارئین کے ہاتھ میں ہے۔

کتاب علامہ یوسف کلکتوی اگرچہ کہ فی نفسہ شخصیت نگاری کے موضوع پر لکھی گئی ہے،تاہم اسے ترتیب دیتے ہوئے میری خواہش تھی کہ متن کتاب کے آغاز میں اجمالی طور پر علامہ صاحب کا تعارف ہونا چاہیے۔ الحمد اللہ اس ضرورت کو علامہ رحمہ اللہ کی وفات پر ہفت روزہ ''الاعتصام'' کی جانب سے شائع شدہ اداریہ نے پورا کر دیا جسے ہم نے محترم قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

ایک کال موصول ہوئی،میرا نام دریافت کرکے اپنا تعارف یوں کرایا کہ میں عتیق الرحمٰن چوہدری بات کر رہا ہوں، میں علامہ محمد یوسف کلکتہ والوں کا بھتیجا ہوں،میرے بھائی ڈاکٹر عبید الرحمٰن چوہدری بھی میرے قریب لاہور میں رہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ علامہ صاحب رحمہ اللہ پر کچھ مرتب کر رہے ہیں۔

چنانچہ میں نے ڈاکٹر عبید الرحمٰن چوہدری صاحب کا نام، نمبر نوٹ کر کے فون پر رابطہ کیا اور ان سے اس بات چیت میں حضرت علامہ صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت پر لکھنے کی درخواست کی جسے انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہم زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ لیکن کوئی چار پانچ روز بعد مجھے ایک وزنی لفافہ موصول ہوا جس میں مجھے مخاطب کر کے تقریباً چھ بڑے صفحات تحریر کیے ہوئے تھے۔ یہ مضمون خاندانی حوالہ سے علامہ صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت کی نقاب کشائی کر رہا ہے جس سے قارئین یقیناً استفادہ کریں گے۔

بعد ازاں میرے دل میں یہ احساس جاگزیں ہوا کہ کیوں نہ یہ کتاب طباعت سے پہلے ڈاکٹر عبید الرحمٰن صاحب کو بھی دکھائی جائے جس طرح کہ اس سے قبل اسے جناب شعیب اختر صاحب، ان کی اہلیہ محترمہ اور جناب چوہدری محمد صاحب نے دیکھا اور پڑھا ہے تاکہ قارئین کے ہاتھوں میں ایک مصدقہ دستاویز پہنچ سکے، راقم چھانگا مانگا سے اس غرض کے لیے خاص طور پر لاہور میں ان کے دولت خانہ پر پہنچا، اور ان سے اس قیمتی دستاویز کو ایک نظر دیکھنے کی گزارش کی جسے انہوں نے کمال شفقت سے قبول کر لیا اور بہت جلد مجھے کتاب پڑھ کر واپس کر دی۔ اور فرمایا: ماشاءاللہ بالکل درست ہے۔

اب جب کہ کتاب تیاری کا ایک طویل سفر طے کرنے کے بعد طباعت کے مراحل سے اللہ کے فضل سے عہدہ برآ ہونے کو ہے تو ان دنوں فاضل مصنف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب فراش ہیں [اللہ کریم انہیں جلد صحت و عافیت سے نوازدے] دن میں تو راقم کی اہلیہ محترمہ اور بچے انہیں ضروری معاونت و تیمارداری فراہم کر لیتے ہیں مگر رات میں مجھے اس غرض کے لیے ان کے پاس موجود ہونا ہوتا ہے جس کے لیے میں صبح جامعہ کے لیے چھانگا مانگا سے لاہور آتا ہوں اور پھر سر شام مجھے واپس چھانگا مانگا پہنچنا ہوتا ہے۔ (اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اس فریضہ کی ادائیگی میں ہماری خصوصی مدد فرمائے۔ آمین!)

جامعہ میں عموماً ہر سال شعبہ حفظ القرآن کے امتحانات کے لیے فضیلۃ الشیخ قاری المقری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ تشریف لاتے ہیں۔ وہ حسب معمول علی الصبح ہی جامعہ پہنچ گئے جب کہ میں ابھی تک نہیں پہنچ سکا تھا۔ پھر جب میں جامعہ پہنچا تو قاری صاحب سے اس لیے نہ مل سکا کہ وہ امتحان سے فارغ ہو جائیں تو ملیں گے، لیکن چند طلباء میرے پاس آئے اور کہا کہ قاری صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ کے مدیر مجلّہ صاحب جہاں کہیں ملیں انہیں اٹھا کے لے آئیں چنانچہ بندہ خود ہی ان کی خدمت میں پیش ہو گیا، قاری صاحب کا پہلا سوال یہی تھا کہ کہاں ہے کتاب علامہ محمد یوسف کلکتوی؟

چوں کہ ان دنوں اس کتاب کا آخری پروف پڑھ رہا تھا جسے میں نے ان کی خدمت میں پیش کر دیا، فرمایا وہ واقعہ درج ہے نا جس میں علامہ صاحب نے لمبی سویاں کھانے کا آسان طریقہ ذکر کیا تھا (یہ اس سفری روداد میں مجلّہ میں طبع ہوا تھا جو میرے کراچی سفر کے دوران پیش آئے تھے) کتاب میں یہ مضمون پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شامل نہیں کر رہا تھا لیکن محترم قاری صاحب کے اصرار نے اس مضمون کو بھی شامل کرنے پر مجبور کر دیا جو کہ نداء الجامعہ مجریہ شمارہ:۱ جلد:۳ میں طبع ہو چکا ہے۔

میرے اس بچپنے کا واقعہ ہے جس کی موہوم سی چند باتیں بندہ کو یاد ہوتی ہیں، میرے ماموں جان لیاقت علی خاں صاحب کی کاہنہ نو، لاہور میں شادی تھا، اچانک شور اٹھا کہ حافظ صاحب آ گئے ایک محترم بزرگ شخصیت کا مہمانوں میں اضافہ ہوا، یہ حکیم حافظ ثناء اللہ تھے کھانے کا وقت ہوا تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا، استفسار پر انہوں نے بتایا کہ راستہ میں ایک شادی تھی، کھانا چل رہا تھا میں نے سمجھا کہ یہی وہ شادی ہے جس میں مجھے ملک بشیر احمد نے اپنے برادرِ نسبتی کی شادی میں مدعو کیا ہے، ملک صاحب یہیں کہیں ہوں گے۔کھانے سے فارغ ہو کر مل لیتا ہوں، لیکن کھانا کھانے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ شادی کسی اور کی تھی لہٰذا اب میں کھانا کھا چکا ہوں مزید حاجت نہیں ہے۔

حافظ ثناء اللہ صاحب کے مطب واقع آسٹریلین بلڈنگ، نزد ریلوے اسٹیشن لاہور پر بعد ازاں بھی والد صاحب حفظہ اللہ کے ساتھ راقم کو کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا، حافظ صاحب چونکہ علامہ یوسف صاحب کے ابتدائی تلامذہ میں سے تھے لہٰذا اس نسبت سے میں نے والد صاحب سے ان کے متعلق بھی ایک مضمون لکھوا لیا جو کہ اب کتاب کا حصہ ہے۔

حضرت علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کی شخصیت پر مرتب یہ کتاب خالصتاً مسلک حقہ اہلحدیث کی خدمت میں اس تشنہ گوشہ کو سیراب کرنے کی ایک ادنیٰ سی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاوش ہے جوان کے علاوہ بھی کئی ہستیوں کوخراج عقیدت پیش کیے جانے کا منتظر ہے، تاہم محترم قارئین سے التماس ہے کہ کم ازکم اس پہلو سے اگران کے پاس مزید اہم معلومات یا حوالہ جات موجود ہوں تو وہ راقم شفیق الرحمٰن فرخ کوتحریری طور پرآ گاہ فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اسے مناسب انداز سے کتاب میں شامل کیا جاسکے۔

بندہ پہلے ہی معترف ہے کہ چھوٹا ہونے کے باوجود بڑے کام کو ہاتھ پڑ گیا ہے لہٰذا قارئین کرام اگر اس میں کوئی سقم پائیں تو راہ نمائی فرمائیں تا کہ جماعتی تاریخ اور حضرت علامہ صاحب رحمہ اللہ کے ریکارڈ کی درستی عمل میں آسکے۔

علامہ رحمہ اللہ کی زندگی کے مزید پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے راقم پیہم متمنی رہا کہ ان کے متعلقین، بہی خواہوں، دوستوں اور تلامذہ واقربا سے ان کی شخصیت کے مزید زاویے ٹٹول سکوں اس کے لئے کئی ایک اہل علم واعیان سے رابطہ بھی ہوا بلکہ ان میں سے بعض محترمین نے قلمی معاونت کا دم بھی بھرا مگر مہینوں انتظار اور درجنوں بار رابطہ کے باوجود ان کا وعدہ وفا نہ ہوسکا۔ درحقیقت یہ بھی میری کم ظرفی کی نشان دہی ہے جو میں اس سے زیادہ انتظار نہ کرسکا ورنہ مجھے آج بھی یقین ہے کہ وہ ضرور اس موضوع پر قلم اٹھا کر جماعتی وملی امانت انکے اہل کو لوٹا دیں گے۔ ان شاء اللہ۔ کچھ اسی وجہ سے مجھے یقین ہے کہ علامہ مرحوم کی شخصیت کو ابھی مزید اجاگر کیا جاسکے گا۔ کیونکہ یہ تصنیف لطیف جب احباب کے ہاتھ میں آئے گی تو یقیناً اس پر ہر طرح کے تبصرے ہوں اور پھر ان کے وہ محبین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس کوشش میں ہمارے ہم رکاب ہو جائیں گے جنہیں آج ہم یاد نہیں کر پا رہے اور ان سے رابطہ نہیں کر سکے۔

حسنِ ترتیب کے لحاظ سے راقم نے کتاب ھذا کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے حصہ اول میں والد گرامی قدر حفظہ اللہ کا علامہ صاحبؒ کی شخصیت پر تحریر کردہ مواد جوان کی ولادت تا وفات کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ حصہ دوم میں علامہؒ کی وفات پر مختلف اخبارات و جرائد میں طبع ہونے والی رپورٹس ہیں۔ حصہ سوم میں علامہؒ کی شخصیت پر تحریر کردہ وہ مضامین ہیں جو ان کے مختلف اقرباء، تلامذہ و احباب نے لکھے ہیں اور حصہ چہارم میں علامہؒ کے اقرباء، احباء اور تلامذہ کا تعارف و تذکرہ کیا گیا ہے۔

الحمدللہ! آج اس عظیم کام کو اپنے سامنے دیکھ کر (اللہ قبول فرمائے) میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ میں کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس ہیچدان سے اللہ بزرگ و برتر کبھی یہ کام بھی لے گا۔

سو ہم بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہیں اور عرض گزار ہیں کہ مولا اس عمل کو خالص اپنی رضا کے لئے قبول فرما اور ذرا بھر بھی اس میں خودنمائی یا ریاکاری کا دخل نہ ہونے پائے۔ آمین یا الہ العالمین!

شفیق الرحمٰن فرخ (مرتب)

مدرس جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ

مدیر اعلیٰ مجلہ نداء الجامعہ لاہور۔

0300-4478122

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کی وفات پر ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور کا اداریہ

آہ علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ

داغِ فراق صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

علمی اور تبلیغی حلقوں میں یہ خبر انتہائی رنج والم سے سنی جائے گی کہ جماعت اہل حدیث کے مایۂ ناز عالم، دل دادہ تحقیق، ماہر تدریس اور مشہور مناظر وخطیب علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کراچی میں بروز ہفتہ ۲۹ اگست ۱۹۷۰ء بمطابق ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ مرحوم کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، وہ صرف جماعتی حلقوں میں ہی قدر ومنزلت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے تھے بلکہ اپنی علمی اور پروقار شخصیت کے پیش نظر ہر مکتب فکر میں محترم ومعزز سمجھے جاتے تھے۔

مرحوم ۱۹۰۰ء میں دینا نگر ضلع گورداس پور (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ مشہور مدرسہ غزنویہ امرتسر سے فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت مولانا نیک محمد صاحب کے ممتاز تلامذہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ چنانچہ بعد از فراغتِ تعلم مدرسہ غزنویہ ہی میں مسند تدریس کو زینت بخشی۔

طبیعت اخاذ، ذہن رسا اور مزاج مناظرانہ پایا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ تبلیغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کا شوق اور جذبہ بھی ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، امرتسر میں جب تک رہے اپنی ان خداداد صلاحیتوں کا ثبوت بہم دیتے رہے۔ایک طرف تدریس وتبلیغ اور دوسری طرف غیر مسلموں اور باطل فرقوں سے مناظرہ کرتے رہے۔(کلکتہ میں غالباً ۱۹۴۰ء اور ۴۶ کے زمانہ میں)..........ان کا تعلق امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی صاحب سے ہوگیا اور شوق جہاد کی تکمیل کے لیے ان کے ساتھ ہو لیے۔کلکتہ میں طویل عرصہ تک قیام کے سبب کلکتوی ایسے مشہور ہوئے کہ ان کے اصل وطن کا بہت کم لوگوں کو علم ہے۔تحریک پاکستان شروع ہوئی تو ان میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسی دوران گرفتار کر لئے گئے اور جیل میں نظر بند کر دیے گئے۔قیام پاکستان کے بعد کراچی میں فرکش ہوئے۔

کراچی میں آتے ہی ان کے جذبۂ تبلیغ کا مظہر اور سب سے نمایاں اور اہم کارنامہ جمعیت اہل حدیث کراچی کی تشکیل اور جامع العلوم سعودیہ کے نام سے ایک مدرسہ کا قیام تھا جو اب دارالحدیث رحمانیہ کے نام سے معنون ہے۔یہ پاکستان میں سب سے پہلی اہل حدیث تنظیم تھی جس کی داغ بیل علامہ مرحوم نے ڈالی اور کافی عرصہ تک وہ جمعیت اہل حدیث کراچی کے روح رواں رہے۔اسی طرح اس کے زیر اہتمام چلنے والا مدرسہ جامع العلوم سعودیہ کے بھی وہ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے اور واقعہ یہ ہے کہ ان کے دور میں یہ مدرسہ اپنی بعض خصوصیات کے باعث ایک اہم علمی و تدریسی ادارہ شمار ہوتا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعیت اہل حدیث کا ترجمان پندرہ روزہ ''الارشاد'' بھی غالباً انہی کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ جس میں مولانا مرحوم بھی اس وقت خوب داد تحقیق دیتے تھے اور ان کے دلچسپ علمی تعاقب اور فتاویٰ رسالہ کی خاص چیز شمار ہوتے تھے۔ انہی دنوں کراچی کے تھیوسوفیکل ہال میں مولانا مرحوم کا ہفتہ وار درس قرآن بھی کافی عرصہ تک ہوتا رہا جس کی یاد آج تک لوگوں کے دلوں میں چٹکیاں لیتی ہے۔

پاکستان میں تحریک ختم نبوت کے موقع پر بھی آپ نے نمایاں خدمات انجام دیں اور اس سلسلے میں ۱۱ ماہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اسی جیل کے دوران میں آپ کی تبلیغ سے مشہور بھوپت نامی ڈاکو مسلمان ہو گیا اور اس کا نام امین یوسف رکھا گیا۔

اپنے بعض تلخ تجربوں کی بنا پر جن سے اکثر اہل علم کو سابقہ پڑتا ہے ان کا یہ نظریہ ہو گیا تھا کہ تبلیغ دین کا کام معاشی طور پر خود کفیل ہو کر کرنا چاہیئے۔ اس لئے علم و تحقیق کی نزاکتوں کے ساتھ ساتھ کاروبار کی صعوبتوں میں بھی متعدد مرتبہ قدم زن ہوئے۔ چنانچہ کلکتہ کے دوران قیام میں کاروباری دنیا میں قدم رکھا جو کراچی میں بھی برابر جاری رہا۔ تاہم اس دوران میں بھی برابر اپنے علمی و تدریسی فرائض تندہی سے سرانجام دیتے رہے اور کسی حال میں بھی اپنا تعلق اس سے نہیں توڑا۔ اس معاملے میں غالباً حسرت کی طبیعت کی طرح ان کی طبیعت بھی طرفہ تماشہ تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار
پر تیری یاد سے کبھی غافل نہیں رہا

دل کے انتہائی سخی اور اتنے زیادہ مہمان نواز تھے کہ محاورۃً نہیں بلکہ فی الواقع ان کا دستر خوان ہر وقت بچھا رہتا تھا۔ اس معاملے میں وہ اس دور میں اس کلاسیکل کردار کے حامل تھے جو کسی زمانے میں اسلامی بادشاہوں اور امراء کا عام معمول تھا بالخصوص اپنے احباب اور علماء کے لئے وہ جس خلوص ومحبت اور پرتکلف ضیافت کا اہتمام کرتے تھے۔ اس کی مثال اب شاید ہی کسی جگہ نظر آئے۔ اس دریا دلی ہی کا نتیجہ تھا کہ کاروبار میں کامیابی کے باوجود ہمیشہ زیر بار ہی رہے۔ بعض وجوہات کی بنا پر ایک مرتبہ کراچی کو خیر آباد کہہ کے پنجاب کے ایک ویرانے میں آبسے تھے اور کئی سال تک یہ سرچشمۂ علم واخلاق تشنگان پنجاب کو سیراب کرتا رہا۔ ۶، ۷ سال بعد پھر دوبارہ کراچی تشریف لے گئے تھے۔ اوّلاً وہاں دارالحدیث رحمانیہ سولجر بازار میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے پھر بعض اختلافات کی وجہ سے علیحدگی پر مجبور ہو گئے اور اپنا ذاتی مدرسہ بحر العلوم سعودیہ کے نام سے اپنے ذاتی مکان میں کھول لیا، اس کے ساتھ ہی جامع مسجد کورٹ روڈ فریئر روڈ پر خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ غالباً ان کی صاف گوئی بعض متولیان مسجد کی طبع نازک پر گراں گزری، نتیجۃً مسجد سے بھی انہیں کٹنا پڑا۔ آج کل مولانا عبدالجبار جہلمی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد موتی مسجد بندر روڈ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں علم وعمل کا یہ پیکر خطابت کے موتی رول رہا تھا کہ قضا نے آلیا۔

”رَحِمَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً وَّاسِعَةً وَّ اَدْخَلَهُ بِحَبُوْحَةِ جِنَانِهِ“

مرحوم کی موت شخص واحد کی موت نہیں، وہ اپنی ذات میں ایک انجمن، ایک ادارہ اور بہت سی خوبیوں کے زندہ پیکر تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اول

رودادِ حیات
ولادت تا وفات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولادت تا بلوغت

ولادت:

علامہ محمد یوسف خاں صاحب موضع بھٹویہ تحصیل دینا نگر ضلع گورداس پور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ اس وجہ سے ابتداء میں وہ اپنے نام کے ساتھ ''دینا نگری'' لگاتے تھے اور محمد یوسف دینا نگری مشہور تھے۔ سن 1900ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔

خاندان:

آپ کا تعلق ارائیں برادری سے تھا۔ آپ کے والد صاحب کا نام کرم الٰہیؒ وہ بھی عالم دین تھے۔ آپ چار بھائی تھے۔ سب سے بڑے بھائی عبدالغنی تھے۔ وہ بھی بہت پائے کے عالم تھے اور قیام پاکستان کے بعد حافظ آباد کے قریب ایک گاؤں کڑیالہ میں درس و تدریس میں مشغول رہے، نہایت نرم خو اور سادہ مزاج تھے۔

دوسرے بھائی مولانا عبدالمجید تھے۔ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد قیام پاکستان سے پہلے ہندوستان کے شہر باڑی میں درس و تدریس میں مصروف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ قیام پاکستان کے بعد اپنی ساری زندگی جہلم میں تبلیغ دین میں صرف کر دی اور وہاں کی جامع مسجد اہل حدیث کے خطیب رہے۔

آپ کے تیسرے بھائی مولانا عبدالحمید تھے۔ آپ نے اپنی زندگی دسوہہ ضلع فیصل آباد میں گزاری۔ سب بھائی دینی تعلیم سے آراستہ تھے اور اپنی اپنی جگہوں پر خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

ابتدائی تعلیم:

مولانا محمد یوسف خانؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے گھر میں ہی حاصل کی۔ بعد میں اعلیٰ تعلیم کا شوق پیدا ہوا تو امرتسر میں مدرسہ غزنویہ کا شہرہ تھا وہاں داخلہ لے لیا اور اپنی تعلیم درس نظامی مکمل کی۔ جب آپ پانچویں کلاس میں پڑھ رہے تھے آپ بڑے ذہین فطین تھے۔ آپ کی ذہانت کا تمام مدرسہ میں ڈنکا بج رہا تھا۔ انتظامیہ نے متاثر ہو کر آپ کو مدرس مقرر کر دیا اور ابتدائی کتابوں کے پڑھانے کا کام سپرد کر دیا جو کہ آپ نے بڑے احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ دوران تعلیم آپ نے خطابت کا سلسلہ بھی شروع کر لیا اور ساتھ ہی چھوٹے بڑے مناظروں میں حصہ لینے لگے۔

لباس وخوراک:

علامہ صاحب نہایت سادہ لباس زیب تن کیا کرتے لیکن اپنی اولاد اور شاگردوں کو اچھے سے اچھا لباس پہننے کو دیا کرتے تھے۔ جوتا ہمیشہ ملکیشن چمڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بنا ہوا ہوتا تھا اور پائجامہ کھلی موری والا ۔اس طرح قمیض بین گلے والی اور کورے لٹھے کی خرید کرتے ،سر پر ہمیشہ سیاہ رنگ کی اونچی دیوار والی ٹوپی استعمال کرتے ۔آخری عمر میں نظر کمزور پڑ گئی تھی اس لئے عینک کا استعمال شروع کر دیا تھا اور سردی کے موسم کے لیے شیروانی بنا رکھی تھی جسے موقع کی مناسبت سے پہنتے تھے۔

کھانے میں بھی بہت سادگی تھی ۔سبزی بہت پسند کرتے تھے اور اگر کبھی گوشت پکایا جاتا تو اس میں زیادہ سبزی ڈلواتے ۔

صبح ناشتہ میں مہمانوں کی تازہ روٹی اور سالن یا انڈے سے تواضع کیا کرتے اور خود رات کی باسی روٹی اکثر کھاتے دیکھے گئے ۔چائے کا استعمال بہت ہوتا اکثر گھر کی بنی ہوئی چائے استعمال میں لاتے ۔اگر مہمان زیادہ یا بار بار آتے تو ہوٹل سے چائے منگوا کر مہمانوں کی خاطر تواضع کرتے ۔چٹ پٹے کھانے یا گھی میں بھنے ہوئے گوشت سے مکمل پرہیز تھا ۔لاہور تشریف لاتے تو دوستوں کو ساتھ لے کر انارکلی میں گنیجے کے ہوٹل پر ایک دفعہ ضرور جاتے ، کہتے تھے کہ یہ ہمارے امرتسر کا پرانا دوست ہے ۔اس سے ملاقات بھی ہو جائے گی ۔دوستوں کو کہتے اپنی مرضی کی ڈش منگوالو اور خود سبزی وغیرہ پر گزارا کرتے ۔

عمر کے آخری عشرہ میں جسم بھاری ہو گیا تھا ۔ڈاکٹر، حکیم کے مشورے سے چکنائی کا بالکل پرہیز تھا اور اکثر چنے کے آٹے کی روٹی استعمال کرتے اور دن میں ایک بار سردائی ضرور نوش کرتے تا کہ دماغ کمزور نہ ہو جائے ۔پانچ چھ ماہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پرہیز سے ان کا وزن کافی کم ہو گیا تھا۔

کلکتہ میں کاروبار:

آپ اپنے اہل وعیال کو لے کر کلکتہ منتقل ہو گئے اور وہاں پر رہ کر آپ نے سیاہی، سنو کریم اور خوشبودار تیل کا کام شروع کیا۔ آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے آپ کا ادارہ بڑا کاروباری ادارہ بن گیا۔ آپ نے اس فرم کا نام اپنے برادر نسبتی حافظ عبداللطیف صاحب کے نام پر اے۔ایل جوزف اینڈ سنز رکھ دیا۔ جو کہ بعد میں کراچی میں بھی اسی نام سے چل رہا ہے۔ آپ کے ادارے کی مصنوعات بڑی دور دور تک جاتی رہیں اور کئی ملازم اس میں کام کرتے رہے۔

جلسوں میں شرکت:

آپ اچھے مقرر اور خطیب کے طور پر ابھرے۔شروع میں پنجاب (ہندوستان) کے جلسوں میں شریک ہوتے۔ آپ کی شہرت پنجاب سے نکل کر بنگال تک جا پہنچی۔ اور بنگال کی جمعیت اہل حدیث کے منتظمین آپ کو اپنے سالانہ جلسوں میں بلانے لگے۔ اس طرح بنگال میں آپ کی کافی شہرت ہوئی اور ایک موقع آیا کہ کلکتہ کی جامع مسجد کی خطابت آپ کے ذمہ کر دی گئی۔

قارئین! یہاں سے علامہ صاحب کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لیے ہم نے ان کی زندگی کے چند پہلوؤں کو نمایاں کر کے انہیں درجہ بدرجہ بیان کر دیا ہے۔ چنانچہ ان کی تفصیل اس طرح ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائلی زندگی

شادیاں:

علامہ صاحب نے اپنی عمر میں تین شادیاں کی تھیں۔ سب سے پہلی شادی برادری میں ہوئی۔ اس وقت آپ امرتسر میں مدرسہ غزنویہ میں بطور مدرس کام کر رہے تھے۔ اس بیوی حاجرہ کے بطن سے تین بچے پیدا ہوئے۔ مولانا صاحب عالم دین تھے لیکن بیوی ذرا سادہ تھی۔

مولانا صاحب کی شروع سے ہی کھلانے پلانے کی عادت تھی، گھر میں خوب دعوتوں کی بھرمار رہتی تھی۔ علامہ صاحب کی یہ بیگم ایسے حالات کا مقابلہ نہ کر سکیں اور طلاق ہوگئی۔ اس بیوی سے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئے، بڑا بیٹا الیاس اور چھوٹا یونس اور بیٹی کا نام امۃ الغفار تھا۔ جو الحمدللہ اب بھی بقید حیات ہیں اور بھوپال والا سیالکوٹ میں ساکن ہیں۔

دوسری شادی مولانا کے چھوٹے بھائی عبدالحمید نے اپنے گاؤں میں حافظ محمد اسماعیل کی دختر رقیہ سے کرادی۔ اس بیوی کے بطن سے تین بچے پیدا ہوئے ایک لڑکا جس کا نام شعیب اختر رکھا گیا اور دوسرا خبیب تھا جب کہ بیٹی کا نام شمیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔خبیب اور شمیم وفات پا چکے ہیں جبکہ شعیب ماشاءاللہ کراچی میں باپ کا ادارہ بحرالعلوم سعودیہ ابھی تک چلا رہے ہیں۔کچھ عرصہ بعد سن 1945ء میں یہ بیوی فوت ہوگئی۔جس کا مولانا کو بہت صدمہ ہوا۔اس کا ایک بھائی عبداللطیف تھا مولانا اس سے بہت شفقت کرتے تھے اور اسی کے نام سے اپنی فرم کا نام رکھا تھا۔اے ایل (عبداللطیف) جوزف (یوسف) اینڈ سنز۔بچے ابھی چھوٹے تھے کہ ماں کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ان کی پرورش کا مسئلہ تھا۔چنانچہ فوراً شادی کا پروگرام بنالیا گیا۔

مولانا صاحب رحمہ اللہ کی تیسری شادی سلمہ نام کی عورت سے ہوئی۔اس عورت نے بڑی محبت سے بچوں کی پرورش کی اور مولانا کی طبیعت کے مطابق گھر کو چلایا اور پھر ہر آنے والے مہمان کی خاطر تواضع کی جس طرح مولانا کی منشا تھی۔اس بیوی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔جس کا نام سہیل رکھا گیا۔جو کہ آج کل فیصل آباد میں رہائش پذیر ہے۔علامہ صاحب کی اولاد میں سے کوئی بھی علمی حوالے سے اپنے والد کے مقام پر نہ پہنچ سکا اور نہ ہی کوئی منبرِ رسول ﷺ کی زینت بن سکا۔شعیب نے جو شعیب بن یوسف کے نام سے مشہور ہیں۔والد کے قائم کردہ مدرسہ بحرالعلوم سعودیہ کو کندھا دے رکھا ہے۔باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شعیب کا دستر خوان بھی بڑا وسیع و عریض ہوتا ہے۔ہر آنے والا واقف ہو یا ناواقف اس کی خوب مہمان نوازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔شعیب صاحب کے ماشاء اللہ تین بیٹے ڈاکٹر صہیب یوسفی، خبیب کاشف اور طلحہ خاں ہیں۔

شعیب کا حلقہ احباب وسیع ہے۔مدرسہ کو چلانے کے لئے دن رات محنت کررہے ہیں۔پورے گھر کو مدرسہ بنادیا ہے اور خود گلشن اقبال میں مکان خرید کراس میں سکونت اختیار کرلی ہے۔کراچی میں ہی کشمیری خاندان میں شادی کرائی اور ماشاء اللہ ان کے بچے بچیاں بھی بڑے بڑے امتحانات پاس کرکے بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کئے ہوئے ہیں اور اعلےٰ عہدوں پر کام کررہے ہیں۔

شعیب کے ماموں محمد لاہوری کے نام سے مشہور تھے۔ایک دفعہ مولانا کو جیل جانا پڑا تو سارا کاروبار محمد لاہوری نے سنبھالے رکھا۔

بعد میں محمد صاحب لاہور منتقل ہوگئے۔علامہ اقبال ٹاؤن میں رہائش تھی اور لائن آرٹ پریس میں کام کررہے تھے۔انھوں نے اپنے بچے اور بچیوں کی شادیاں لاہور میں ہی کیں۔لائن پریس سے ریٹائر ہوکر اب چوہدری محمد صاحب جوہر ٹاؤن میں رہائش پذیر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعتی زندگی

جمعیت اہلحدیث کی تنظیم نو:

کراچی میں اہل حدیث حضرات کی کمی تو تھی ہی مگر مہاجروں کے آنے سے اہل حدیث افراد نمایاں نظر آنے لگے۔ آپ نے جماعت کے مقتدر افراد کو دعوت دی اور انہیں تنظیم کے ڈھانچے میں پرو دیا سب سے پہلے آپ کو ناظم اعلیٰ کا عہدہ ملا اور بعد میں صدر کی سیٹ پر بھی کام کرتے رہے۔ آپ کے گھر پر ہر رات بعد نماز عشاء علماء کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ اور اکثر جماعتی فیصلے یہاں پر ہی ہوجایا کرتے تھے۔

مسجد کورٹ روڈ:

فریئر روڈ اور کورٹ روڈ کے کارنر پر ایک پلاٹ آپ نے جماعت کے احباب کے ساتھ مل کر الاٹ کرایا۔ لیکن اس کا قبضہ حاصل نہ کر سکے کیونکہ اس میں کچھ لوگ غیر قانونی قابض تھے۔ سندھ کی عدالت میں مقدمہ چلتا رہا۔ ہر بار جماعت کے نام فیصلہ ہوتا مگر حکومت یہ پلاٹ خالی کرانے کے لئے جرأت سے کام نہ لیتی۔ چند سال بعد جماعت نے کچھ لوگوں کو رقم دے کر جگہ خالی کرالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہاں پر نماز کا اہتمام شروع ہو گیا اور آہستہ آہستہ پورے پلاٹ کا قبضہ حاصل کر لیا گیا۔ اس طرح جامع مسجد کورٹ روڈ کی تعمیر ہوئی۔

تحریک وحدتِ نصاب درسِ نظامی:

علامہ صاحب نے جمعیت کے ارکان کے ساتھ مل کر ایک مدرسہ آسن مل اوجھا روڈ پر قائم کیا تھا۔ اس میں آٹھ سالہ درس نظامی کا نصاب مقرر کیا تھا۔ نصاب جمعیت کے میگزین ''الارشاد'' میں چھپ چکا تھا اور علامہ صاحب کی دلی خواہش تھی کہ سب اہل حدیث مدارس کا ایک ہی نصاب ہونا چاہیے اور اس کے بعد مشترکہ طور پر آخری امتحان لیا جائے تاکہ طالب علم کو اپنی قابلیت کا اندازہ ہو سکے اور وہ کسی موزوں عہدہ پر کام کرنے کا اہل ثابت ہو سکے۔ چنانچہ علامہ صاحب نے پہلے کراچی والوں کو اس کی دعوت دی اور اس کے بعد جمعیت اہل حدیث لاہور کی دعوت پر ان کے اجلاس میں شامل ہوئے۔ یہ اجلاس مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے مدرسہ تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ میں منعقد ہوا۔ بہت سے علماء کرام کو شمولیت کی دعوت تھی۔ ہر ایک نے اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ علامہ صاحب نے بھی کراچی کی نمائندگی کی اور وحدت نصاب کے لیے پر جوش، پر مغز اور فصیح و بلیغ تقریر کی۔ مگر یہ مجلس کسی خاص نتیجہ پر نہ پہنچ سکی۔ اس طرح علامہ صاحب کا نظریہ وحدتِ نصاب پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دنوں ہفت روزہ ''الاعتصام'' جمعیت اہل حدیث لاہور کے تحت چھپ رہا تھا اور اس کا دفتر شیش محل روڈ لاہور میں ہی تھا۔ اس کے ایڈیٹر مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب تھے۔ وہ بھی اس میٹنگ میں شریک تھے۔ انہوں نے پوری کارروائی اپنے رسالہ الاعتصام میں بھی درج کی تھی۔

کراچی اور لاہور کی جمعیت کا اِدغام

علامہ صاحب کی ہمیشہ خواہش رہتی تھی کہ اہل حدیث کا ایک ہی پلیٹ فارم ہو اور سب مل کر ایک امیر کے تحت کام کریں، کیونکہ اتفاق میں برکت ہے۔ کراچی میں چونکہ جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم پر کافی کام ہوتا رہا اور اہل حدیث حضرات میں بڑے بڑے سرمایہ دار موجود تھے۔ ہر کام کے کرنے کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کراچی کے مخیّر حضرات اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ علامہ صاحب نے جب بھی ان کے سامنے کوئی مشن پیش کیا۔ انہوں نے فوراً ضرورت سے بڑھ کر روپیہ حاضر کر دیا۔

انہی بنیادوں پر علامہ صاحب نے مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ جو اس وقت جمعیت اہل حدیث کے امیر تھے۔ ان سے بار بار بات چیت کی اور لاہور اور کراچی کی جمعیت کے ادغام کے لیے تجاویز پیش کیں۔

اکثر یہ نشستیں نگار ہوٹل کراچی میں ہوا کرتی تھیں۔ کیونکہ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ جب بھی کراچی تشریف لاتے، نگار ہوٹل میں ہی ٹھہرتے تھے۔ اس وجہ سے کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوٹل سستا تھا، اسٹیشن کے قریب بھی اور دوسرے اس کا ماحول بالکل پرسکون ہوتا تھا۔ جب مولانا صاحب کراچی آتے، علامہ صاحب کو بذریعہ فون اطلاع کر دیتے۔ علامہ صاحب فوراً اپنا سب کام کاج چھوڑ کر نگار ہوٹل میں مولانا موصوف سے ملاقات کرتے۔ علامہ صاحب چونکہ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے خاندان کے شاگرد بھی تھے۔ امرتسر میں انہی کے مدرسہ سے سندِ فراغت حاصل کی ہوئی تھی۔ نیز اسی مدرسہ میں بطور مدرس پڑھاتے بھی رہے اور علامہ صاحب مولانا صاحب کے ہم عصر بھی تھے۔ اس لحاظ سے ان کی پرانی دوستی تھی اور آپس میں بے تکلفی بھی۔ لیکن کئی ملاقاتوں کے باوجود لاہور اور کراچی کی جمعیت کا اِدغام نہ ہوسکا۔ اور ہر جمعیت اپنے اپنے طور پر کام کرتی رہی اور اب بھی کام کر رہی ہیں۔

الارشاد جدید جلد:۱، ش:۹، ص:۶ پر جمعیات کے درمیان تصفیہ کے لیے شائع ہونے والے ایک اعلان کا عکس

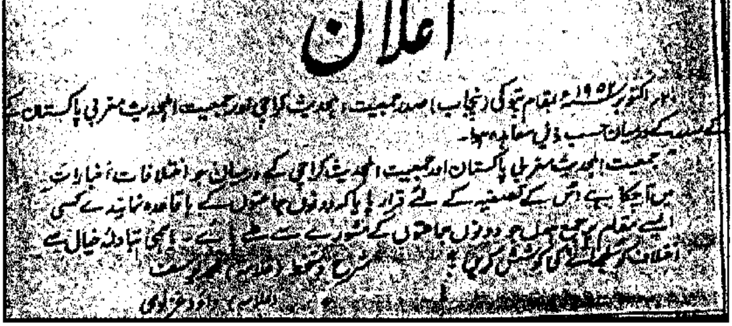

اعلان

... اکتوبر ... بمقام تیھو کی (پنجاب) صدر جمعیت اہلحدیث کراچی اور جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان کے درمیان حسب ذیل معاہدہ ہوا۔

جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان اور جمعیت اہلحدیث کراچی کے درمیان جو اختلافات اخبارات میں آچکا ہے اس کے تصفیہ کے لئے قرار پایا کہ دونوں جماعتوں کے باقاعدہ نمایندے کسی ... دونوں جماعتوں کے مشورے سے ... اختلاف کو ... کی کوشش کریں ...

محمد یوسف

محمد داؤد غزنوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل پاکستان اہل حدیث کانفرنس

علامہ صاحب اور جماعت اہل حدیث کے ارکان نے فیصلہ کیا کہ کراچی میں ایک کل پاکستان اہل حدیث کانفرنس منعقد کی۔ چنانچہ حکومت سے منظوری لے لی گئی۔ اخبارات میں اشتہارات دیے گئے۔ پوسٹر اور بڑے بڑے اشتہارات چھپوا کر پاکستان بھر میں روانہ کر دیئے گئے اور کراچی کے بازاروں اور مسجدوں میں چسپاں کر دیئے گئے۔ بلوچ پارک گراؤنڈ میں یہ کانفرنس منعقد کرنا تھی۔اس کی صفائی اور سجاوٹ کا خوب اہتمام کیا گیا۔

مشرقی پاکستان سے کئی مہمان کراچی پہنچ چکے تھے ان کے لیے ہوٹلوں میں اور مغربی پاکستان سے جو مہمان پہنچے ان کے لیے علیحدہ رہائش اور کھانوں کا انتظام کر لیا گیا اور کانفرنس کا سہ روزہ پروگرام ترتیب دے دیا گیا۔ پروگرام تقاریر اور نظامِ اوقات چھپوا کر علماء کرام کے پاس پہنچا دیئے گئے۔

صبح آٹھ بجے کانفرنس کا افتتاح ہونا تھا۔ سب لوگ تیاری میں تھے۔ حاسدوں کا حسد اور دشمنوں کی دشمنی اس طرح رنگ لائی کہ مخالف فرقہ نے حکومت سے ساز باز کر کے افتتاح سے ایک گھنٹہ قبل ہی جلسہ گاہ پر پولیس کا حملہ کرا دیا۔ خیمے اکھاڑ دیئے، سٹیج الٹ دیا، کرسیاں اور قناتیں بکھیر دی گئیں۔ جو لوگ آئے ہوئے تھے، انہیں پیٹا گیا۔ علماء کی بے عزتی کی گئی۔ جلسہ گاہ میدان کارزار کا نقشہ پیش کرنے لگا۔اس کے لئے بڑے بڑے پولیس آفیسر نگرانی کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے۔ پولیس نے نام نہاد موقف پیش کیا کہ جلسہ غیر قانونی ہے کیونکہ حکومت سے اس کی پیشگی اجازت نہیں حاصل کی گئی، جلسہ کی کارروائی رکوادی گئی ہے۔لہذا تم لوگ بھاگ جاؤ۔

لوگوں نے حکومت کے خلاف نعرے بازی کی اور جلسہ جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا۔مگر حکومت سے مقابلہ نہیں ہوسکتا تھا۔حکومت نے بڑے بڑے ٹرک منگوا کر لوگوں کو اس میں ڈال کر کراچی سے باہر 20-25 میل دور لے جا اتار دیا۔اس طرح یہ کانفرنس ناکام کردی گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الارشاد جدید جلد: ۱ ش: ۹، ص: ۵ پر جمعیت اہلحدیث کی سہ روزہ کانفرنس کے اعلان کا عکس

جمعیۃ اہلحدیث کراچی

کی

سہ روزہ کانفرنس

بتاریخ ۲۱، ۲۲، ۲۳، نومبر ۱۹۵۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار، بوقت بعد نماز مغرب بمقام بلوچ پارک عقب مولوی مسافر خانہ کراچی منعقد ہوگی۔ کانفرنس کا افتتاح فضیلت مآب سید عبدالحمید صاحب الخطیب سفیر سعودی عرب فرمائیں گے۔ اجلاس کی صدارت علی الترتیب مولانا عبداللہ الندوی صاحب (بنگال)، مولانا اختر علی خاں صاحب ایڈیٹر زمیندار، مولانا سید بدیع الدین شاہ صاحب پیر آف جھنڈا فرمائیں گے۔ مولانا محمد یوسف خاں صاحب کلکتوی خطبہ استقبالیہ پڑھیں گے۔ علاوہ ازیں پاکستان کے تمام صوبوں کے علماء کرام قرآن و حدیث کی روشنی میں حالات حاضرہ اور ملت کے اہم مسائل پر تقاریر فرمائیں گے۔ جلسہ گاہ میں داخلہ مفت اور خواتین کیلئے پردہ کا معقول انتظام ہوگا۔

المعلن

عبدالصمد معتمد نشر و اشاعت جمعیت اہلحدیث کراچی کانفرنس

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلوچ پارک میں تراویح کا اہتمام

علامہ محمد یوسف کلکتہ والوں نے کراچی میں ابتدائی جماعت بندی کی۔ چونکہ ابھی تک جماعت اہل حدیث کی کوئی اپنی الگ مسجد نہیں بنی تھی۔ کورٹ روڈ پر مسجد کی جگہ الاٹ کرائی گئی تھی۔ مگر وہ خالی نہیں ہو رہی تھی اس میں کئی کنبے آباد تھے۔ عدالتی فیصلہ جماعت کے حق میں ہو چکا تھا۔ لیکن قبضہ نہیں مل رہا تھا۔ اس لئے ضرورت محسوس کی گئی کہ جماعتی طور پر بلوچ پارک میں نماز تراویح کا اہتمام کیا جائے۔ اس سلسلے میں حکومت سے منظوری حاصل کر لی گئی۔

تراویح کی نماز پڑھانے کے لئے حافظ و قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔ پارک میں مردوں کی نماز کی صفوں کے ایک طرف مستورات اور دوسری جانب چائے بسکٹ کا بندوبست تھا۔ جس آدمی کو نیند آنے لگے، چائے کا کپ نوش کر لے، نیند غائب ہو جائے گی۔ تراویح کے بعد تمام رات جاگنے کا بھی پروگرام شامل تھا۔

پہلی طاق رات کو بعد نماز تراویح علامہ صاحب نے حدیث شریف کا مدلل درس دیا۔ تمام سامعین بڑے غور سے درس سن رہے تھے۔ رات کا کافی حصہ گزر چکا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ علامہ صاحب کا خطاب سن کر سب لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل ہی دل میں خواہش رکھتے تھے کہ تمام رات یہ درس جاری رہے۔ نہ کسی کو نیند آ رہی تھی اور نہ ہی حوائج ضروریہ کے لیے کوئی شخص اٹھ کر جاتا۔ ہمہ تن گوش سامعین پر عجیب رقت طاری تھی۔ تھوڑی دیر بعد علامہ صاحبؒ نے بیان ختم کیا اور سامعین سے چائے نوش کرنے کو کہا۔ یہ آدھ گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ سب نے اطمینان سے چائے پی اور دوبارہ یہ نورانی مجلس شروع ہوئی۔ سحری کا وقت قریب آ رہا تھا۔ کچھ لوگ دور دور سے آئے ہوئے تھے لہٰذا پروگرام ختم ہوا اور اگلی رات کے لئے سب کو آنے کا بتا دیا گیا۔ اس طرح یہ پروگرام آخر رمضان تک چلتا رہا۔

گھر سے درس قرآن کا آغاز

علامہ صاحبؒ کی بڑی خواہش تھی کہ تبلیغ کا کام جماعتی سطح پر کیا جائے۔ چنانچہ آئے دن کراچی شہر میں جمعیت اہل حدیث کی طرف سے جلسے منعقد ہوا کرتے تھے۔ جس میں کراچی کے دیگر علمائے کرام کے علاوہ سرفہرست علامہ صاحبؒ کا نام ہوتا۔

جس جلسہ میں علامہ صاحبؒ کا نام نہ ہوتا، وہ جلسہ اتنا کامیاب نہ ہوتا۔ بار بار علامہ صاحبؒ کا خطاب سننے کے لئے لوگ بیتاب رہتے۔ چنانچہ ہر اتوار کو چھٹی والے دن علامہ صاحبؒ نے اپنے گھر پر درس قرآن کا اہتمام کیا ہوتا۔ صبح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نو بجے درس شروع ہو جاتا اور لوگ بڑی بڑی دور سے اس درس میں شامل ہونا فخر محسوس کیا کرتے تھے۔ بہت سے ملازمین چھٹی کو غنیمت سمجھ کر درس میں شمولیت کرتے۔ علامہ صاحبؒ کی طرف سے درس کے اختتام پر چائے کا کپ پیش کیا جاتا۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک گھر میں ہی جاری وساری رہا۔ سامعین کی کثرت کی وجہ سے گھر میں جگہ کم پڑنے لگی۔ دور دور بیٹھنے والوں کو آواز بھی سنائی نہ دیتی اس وجہ سے فیصلہ کیا گیا کہ درس قرآن جاری رکھنے کے لئے کوئی مناسب سی جگہ کرایہ پر حاصل کی جائے تاکہ لوگوں کا بڑھتا ہوا شوق پورا کیا جائے۔

تھیوسوفیکل ہال میں درس قرآن

چنانچہ فیصلہ ہوا کہ ریڈیو پاکستان کراچی کے سامنے ایک ہال جس کا نام تھیوسوفیکل ہال ہے اسے کرایہ پر حاصل کیا جائے اور بذریعہ اشتہار عوام الناس کو درس کی اطلاع دی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ اس وقت کے اشتہار کی ایک کاپی میرے پاس اب بھی موجود ہے۔

اس ہال میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام باقاعدہ طور پر پہلے سے ہی تھا۔ ذوق شوق سے لوگ پہلے ہی ہال میں اپنی جگہ پر بیٹھ جاتے اور بعد میں آنے والوں کو کھڑا ہونا پڑتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیوسوفیکل ہال میں علامہ صاحبؒ کے درس قرآن کے اشتہار کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بارانِ رحمت

مژدہ جانفزا

قرآن پاک غلامان محمدؐ کے لئے ایک بیش بہا خزینہ وعطیہ ایزدی ہے جس میں ہماری تمام کامیابیوں کا راز مضمر ہے، مسلمانوں نے جب تک اس مقدس کتاب کو اپنے سینے سے لگایا، اس کی ہدایات کو سمجھ کر عمل پیرا ہوئے اس وقت تک ہفت کشور کے مالک بنے رہے۔ بڑی طاقتیں ان سے لرزتی اور کانپتی رہیں، ساری دنیا ان کا لوہا مانتی رہی، ان کی زندگی میں کامل طمانیت روح میں سکون اور قلب ودماغ میں نورانیت رہی۔

آئیے

اس متلاطم اور بحرانی دور میں جبکہ تقریباً ساری دنیا تکالیف سے تڑپ کر چیخ اٹھی ہے، اس ظلمت دہریت والحاد و انکار حدیث کے دور میں لوگ راہ بھول گئے ہیں، زندگی سکون ورحمت سے خالی ہو چکی ہے پھر سے مشفق ومہربان خدا کی یہ آواز جمعیۃ اہل حدیث کراچی آپ تک پہونچانا چاہتی ہے۔

چنانچہ

حسب سابق ہر اتوار کو بوقت صبح ۹ بجے مشہور مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی اپنے نرالے انداز میں درس قرآن دیں گے جس کا افتتاح جناب قدری عبدالخالق صاحب رحمانی فرمائیں گے شائقین مع اپنے احباب واقرباء تشریف لاکر اپنا دامن مراد بھر کر لے جائیں۔ اور حق تعالیٰ کی رحمتوں کا مستحق بنائیں۔ والسلام

(مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی کیا گیا ہے)

مقام درس قرآن: تھیوسوفیکل ہال مقابل ریڈیو پاکستان۔ بندر روڈ۔ کراچی۔

سکریٹری نشر واشاعت جمعیۃ اہل حدیث کراچی (رجسٹرڈ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفراء مدارس پنجاب

علامہ صاحبؒ کا گھر اور کارخانہ جہاں مصنوعات، سیاہی اور سنو وغیرہ بنا کرتی تھیں۔ بالکل ساتھ ساتھ ہی تھے۔ اس لیے یہ جگہ مہمان خانہ کے طور پر بھی استعمال کی جاتی تھی۔ پنجاب سے آنے والے اکثر علماء علامہ صاحبؒ کے امرتسر کے وقت کے شاگرد بھی ہوتے اور کچھ دوسرے لوگ بھی ملاقات کے لیے آتے رہتے۔ اس طرح رات کو عموماً چند مسافر علامہ صاحبؒ کے گھر پر بھی قیام کرتے، علامہ صاحبؒ کا دل طبعی طور پر غنی تھا۔ اور ہر ایک مہمان کو خواہ اس کا تعلق پنجاب یا سندھ یا شہر کراچی سے بھی ہوتا اس کی ضرور کچھ نہ کچھ خدمت کرتے۔

کراچی میں چائے کا رواج بہت ہے۔ اب تو ہر جگہ، ہر گاؤں اور ہر گھر میں چائے پینے والے ہیں۔ اس لیے ہر آنے والے کو چائے کا کپ ضرور پیش کیا جاتا تھا۔ کھانے کے وقت کھانا بھی دیا جاتا۔ ما حضر کے اصول کے تحت ہر ایک مہمان کی خدمت کی جاتی۔

اکثر سفراء کو مقررہ سالانہ چندہ بھی دیا جاتا۔ اور ان میں جو شاگرد ہوتے ان کو خاص طور پر اپنے کارخانہ کی مصنوعات تحفہ میں دیتے۔ ان وجوہات کی بنا پر علامہ صاحبؒ کا گھر مہمانوں کے لئے کھلا رہتا تھا۔ اور ہر موسم میں گھر میں آمد و رفت جاری رہتی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع العلوم سعودیہ کا اجرا:

کراچی تشریف لانے کے بعد اور جماعت کے نئی تنظیم سازی اور جلسوں میں شرکت کے باوصف علامہ صاحبؒ کا چرچہ بہت دور دور تک پھیل گیا تھا اور لوگ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے علامہ صاحبؒ سے مشورے کرنے لگے۔ علامہ صاحبؒ نے ایک اچھے مدرسہ کی بنیاد رکھنے کے لئے اپنی جماعت سے مشورہ کیا۔ چنانچہ طے پایا کہ ایک مدرسہ کے لئے جگہ حاصل کی جائے جو کہ شہر کے وسط میں ہو۔ جہاں پر جماعت کے افراد کا آسانی سے آنا جانا رہے۔ تاکہ انتظامی امور میں دیکھ بھال کی جاسکے۔ اس کے لئے فنڈز کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کوئی کام بھی فنڈ کے بغیر کرنا آسان نہیں ہے۔ مولانا صاحب کے ایک رشتہ دار حکیم عبدالمجید شہدادپوری اپنے علاقے (سندھ) میں ایک مطب چلارہے تھے۔ ان کا ہر اتوار کو کراچی آنا ہوتا تھا۔ یہاں آکر وہ اپنے مطب کی دوائیاں لے جاتے تھے۔ رات کا قیام اور دوسرا دن عموماً مولانا کے گھر پر ہی گزرتا تھا۔ وہ بھی مدرسہ کے لئے مشاورت میں شامل ہوجایا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک مکان پگڑی پر لینے کا مشورہ دیا اور اس کا سارا خرچہ اپنے ذمہ لیا۔ چنانچہ اس وقت سات ہزار روپے میں ایک مکان حاصل کرلیا گیا۔ جو کہ علامہ صاحبؒ کی رہائش گاہ کے بالکل قریب آسن مل اوجھا روڈ پر واقع ہے۔ قبضہ حاصل کرنے کے بعد ٹیکی ٹینٹ سروس کے پروپرائٹر اور راقم ملک بشیر احمد پاکیزہ ہنی ٹریڈر چھانگا مانگا ضلع قصور جو کہ اس وقت کراچی میں ریلوے ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھے۔ ان کو مکان میں ٹھہرایا گیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر وہاں پر مدرسہ کا قیام عمل میں آیا۔ سب سے پہلے حفظ القرآن کی کلاس شروع ہوئی۔ اس کے بعد درس نظامی کا باقاعدہ اجرا ہوا۔ مولانا حاکم علی دہلوی رحمہ اللہ کو شیخ الحدیث مقرر کیا گیا۔ جو کہ بخاری شریف پڑھانے میں بڑے ماہر تصور کئے جاتے تھے۔ علامہ صاحبؒ بھی اس میں طلبا کو وقت دیتے تھے اور تفسیر بیضاوی اپنے مخصوص انداز میں پڑھاتے تھے۔ جب سورۂ یوسف پر پہنچتے خود بھی زاروقطار آنسو بہاتے اور طلباء کو بھی رلاتے۔ یہ ہم معلوم نہ کر سکے کہ علامہ صاحبؒ سیدنا یوسف علیہ السلام کے ساتھ نام کی مناسبت پر دل برداشتہ ہو جاتے یا واللہ اعلم کیا معاملہ تھا۔ طلبا کو تفسیر سمجھاتے اور ضبط نہ کر پاتے۔ چھم چھم آنکھوں سے آنسو اتر آتے اور کئی منٹ اس تصور میں بیٹھے رہتے۔ بعض دفعہ طلبا کو سبق بند کرا دیتے۔ ابتداء میں اس مدرسہ کا نام جامع العلوم سعودیہ رکھا گیا تھا۔

یہ مدرسہ بڑے اچھے انداز پر جاری تھا اور ترقی کی منازل طے کر رہا تھا لیکن اچانک ناگہانی مصیبت وارد ہوئی اور مولانا صاحب کو چیچہ وطنی پنجاب میں مِل چلانے کے لئے جانا پڑ گیا جس کا مفصل ذکر "صنعتی زندگی" میں کر دیا گیا ہے۔ اور پھر یہاں سے حافظ آباد اور آخر کار جماعت کی التجا پر واپس کراچی تشریف لے آئے۔ اب یہ مدرسہ ان کے صاحبزادے شعیب بن یوسف چلا رہے ہیں۔

جس ادارے کا نام آپ نے جامع العلوم سعودیہ رکھا تھا آپ کے اچانک چیچہ وطنی آجانے کے بعد اسے سفید مسجد سولجر بازار میں ضم کر دیا گیا اور وہ دارالحدیث رحمانیہ کے نام سے جمعیت اہل حدیث کراچی کی زیر نگرانی کام کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا۔ پھر جب آپ حافظ آباد سے اپنے طلبا کے ساتھ کراچی منتقل ہوئے تو یہ طلبا دارالحدیث رحمانیہ میں ہی داخل کیے گئے اور آپ بھی یہیں تدریس فرمانے لگے۔

لیکن اللہ کی مرضی کچھ مدت کے بعد سن 1963ء میں یہاں انتظامیہ سے آپ کی بن نہ سکی تو آپ نے یہاں تدریس سے استعفا دے دیا۔ آپ کے طلبا آپ کے ساتھ تھے۔تو ایک بار پھر آپ نے اپنے سابقہ مدرسہ جامع العلوم سعودیہ کو جاری کر لیا۔ جامع العلوم سعودیہ کا تذکرہ کراچی سے 1984ء میں مطبوعہ کتاب ''ذکر زاہد جبل پوری'' کے صفحہ 142۔143 پر بھی ملتا ہے جو علامہ صاحبؒ نے مولانا علی اکبر جبل پوری کا تعارف لکھتے ہوئے اپنی تحریر کے آخر میں کیا ہے۔علامہ صاحب نے وہ نام اس طرح سے لکھا:

[العاجز محمد یوسف خان کلکتہ والے (شیخ الحدیث جامع العلوم سعودیہ کراچی)
و مالک فرم اے ایل جوزف اینڈ سنز عامل روڈ کراچی۔14/6/63]

پھر یہاں طلبا کی تعلیم کا سلسلہ چلنے لگا مگر اب اس کا نام کچھ تبدیلی کے ساتھ بحر العلوم سعودیہ رکھ دیا گیا اور آپ تا دمِ وفات اپنے اسی مدرسہ کی آبیاری کرتے رہے اور طلبا کو ایک ہجوم اس مدرسہ کی طرف رخ کیے رہا۔ وفات کے روز بھی آپ نے اپنے ادارے میں طلبا کو صحیح بخاری کا درس دیا۔ ان کی وفات سے آج تک ماشاءاللہ ان کے صاحبزادے شعیب اختر صاحب اس ادارے کو اپنے انداز چلا رہے ہیں اور باپ کی روشن کی ہوئی شمع کو اپنے انداز سے چلا رہے ہیں اور باپ کی روشن کی ہوئی شمع کو فروزاں کیے بیٹھے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریسی زندگی

علامہ صاحبؒ حافظ آباد میں

حافظ آباد ایک اچھا خاصا شہر ہے بلکہ اب تو یہ ضلع بن چکا ہے۔ یہاں پر جمعیت اہل حدیث کی اُن دنوں تین چار مساجد تھیں۔ اسی شہر میں میاں فضل حقؒ ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث کا قیام تھا جو بعد میں جمعیت کے امیر بھی رہے ہیں۔ انہوں نے حافظ آباد میں مسجد مبارک کے نام سے ایک بہت بڑی مسجد بنوائی اور اس میں ایک دینی مدرسہ بھی قائم کیا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ علامہ محمد یوسف کلکتوی اس وقت پریشان ہیں اور چیچہ وطنی میں مِل نہ چلنے کی وجہ سے فارغ بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے موقع غنیمت جان کر خود چیچہ وطنی پہنچ کر علامہ صاحبؒ کو اپنے مدرسہ کے لئے شیخ الحدیث کی سیٹ پر راضی کر لیا۔ (اس کی تفصیل ''صنعتی زندگی'' میں ملے گی۔)

چند روز بعد علامہ صاحبؒ بمع اہل و عیال اور ساز و سامان حافظ آباد پہنچ گئے۔ کرایہ پر مکان حاصل کر لیا گیا اور انہوں نے مدرسہ میں اپنی ذمہ داری نبھانا شروع کر دی۔ وہاں کی جماعت علامہ صاحبؒ کے پہنچنے پر بہت خوش ہوئی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں ہر قسم کی سہولت کی پیشکش کی ۔مگر علامہ صاحبؒ بڑے خود دار آدمی تھے۔ جزاک اللہ کہہ کر کسی سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کیا اور نہ ہی کوئی چیز لینی پسند کی۔

مسجد مبارک حافظ آباد میں صبح کا درس

مسجد مبارک حافظ آباد کی تعمیر نو میاں فضل حق صاحب نے مکمل کرا دی۔ دروازے، صحن کا فرش اور رنگ و روغن سے فراغت کے بعد ایک دن میاں صاحب بیٹھے لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ مسجد تو مکمل ہو گئی ہے۔خطبۂ جمعہ مولانا محمد ابراہیم صاحب دے رہے ہیں۔لیکن صبح کا درس بھی ہونا چاہیے۔ایک آدمی نے تجویز پیش کی کہ علامہ محمد یوسف صاحب ہم میں موجود ہیں۔درسی کتب تو پڑھا رہے ہیں کیوں نہ ان سے صبح کے درس کا فائدہ اٹھایا جائے چنانچہ میاں فضل حق صاحب اپنے 2- 3 ساتھیوں کے ساتھ مولانا صاحب کے گھر تشریف لے گئے اگر چہ ان کا گھر کچھ فاصلے پر تھا۔گفتگو کے بعد میاں صاحب نے عرض کی کہ مسجد میں صبح کا درس آپ دیں تو عوام کو آپ کے علم سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔جو کہ علامہ صاحبؒ نے بخوشی منظور کر لیا۔اگلے ہی دن علامہ صاحبؒ نماز فجر پر پہنچ گئے اور درس دینا شروع کر دیا۔اعوذ باللہ سے شروع کیا تقریباً ایک ہفتہ لگ گیا اور بسم اللہ پر ایک ہفتہ درس ہوتا رہا۔اس کے بعد سورۃ فاتحہ شروع کی تو اس پر بھی ایک مہینہ تک درس چلتا رہا۔مسجد کی حاضری میں اضافہ ہوتا رہا۔جوں ہی لوگوں کو پتہ چلا کہ علامہ صاحبؒ جج کا درس دے رہے ہیں لوگ کھچا کھچ صبح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد کی طرف آنے لگے۔ اور یہ درس تادم واپس کراچی جانے تک چلتا رہا۔

بیٹی کی وفات

چند ماہ بعد علامہ صاحبؒ کو یہاں بہت بڑا صدمہ لاحق ہوا۔ ان کی بہت ہی لاڈلی اور پیاری بیٹی وفات پا گئی۔ اس کی رحلت عین عالم شباب میں ہوئی۔ علامہ صاحبؒ عالم پیری میں تھے۔ صدمے کی شدت ناقابل برداشت تھی۔ مگر اللہ کی رضا مقدم تھی۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا سنت کے مطابق تین دن سوگ کیا۔ اور پھر درس وتدریس میں منہمک ہو گئے۔

تین مثالی شاگرد

علامہ صاحبؒ حافظ آباد میں درس وتدریس شروع کئے ہوئے تھے۔ ان کا ایک دوست ڈھاکہ میں رہتا تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ علامہ صاحبؒ نے پڑھانا شروع کر رکھا ہے۔ اس نے خط وکتابت کرتے ہوئے اپنے ایک بیٹے کو ان کے درس میں بٹھانے کا پروگرام بنا لیا۔ ڈھاکہ کا دوست بہت مالدار اور بڑا تاجر تھا علامہ صاحبؒ نے فوراً اس کے بیٹے کا داخلہ منظور کر لیا۔ اور وہ ڈھاکہ سے تعلیم حاصل کرنے حافظ آباد پہنچ گیا۔

دوسرا طالبعلم ایک پٹواری کا بیٹا تھا اور انٹر میڈیٹ کا امتحان پاس کئے ہوئے تھا۔ اس کا ارادہ درس نظامی پڑھنے کا ہوا اور علامہ صاحبؒ کے زیر سایہ تعلیم حاصل کرنے کا پروگرام بنا کر حافظ آباد میں داخلہ لے لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ تیسرا طالب علم ریلوے کا ملازم علامہ صاحبؒ کا بہت ہی پیارا منظورِ نظر تھا اور دس سال تک علامہ صاحبؒ کی صحبت میں کراچی میں ان کے پاس رہا اب لاہور ٹرانسفر ہو کر آباد ہو گیا تھا اور شادی شدہ تھا۔ اس کا خیال بھی تھا کہ دینی تعلیم حاصل کی جائے۔ چنانچہ علامہ صاحبؒ کی اجازت سے ریلوے کی ملازمت چھوڑ کر علامہ صاحبؒ کے پاس حافظ آباد میں پڑھنا شروع کر دیا۔

سب کی رہائش مدرسہ ہی میں تھی مگر اول اور سوئم کا کھانا علامہ صاحبؒ کے گھر پکتا تھا اور یہ دونوں طالب علم علامہ صاحبؒ کے گھر میں جا کر کھانا تناول کیا کرتے تھے۔

علامہ صاحبؒ ان تینوں شاگردوں کو علیحدہ وقت دیتے اور انہیں تین سال کی تعلیم ایک سال میں مکمل کروا دی۔

یہ طالب علم مدرسہ میں دوسرے طلبا سے مثالی تھے۔ چونکہ یہ عصری تعلیم سے بھی آراستہ تھے اس لیے مدرسہ کا ہر طالب علم انھیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ بلکہ دوسرے اساتذہ کی نظر میں بھی ان کی قدر و منزلت تھی ۔ میاں فضل حق صاحب کو جب واقعے کا علم ہوا تو انہوں نے بھی بہت خوش آمدید کہا اور ان کی وجہ سے مدرسہ کو مثالی قرار دیا۔

پہلے طالب علم کا نام جمیل احمد تھا۔ یہ بعد میں کراچی سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد واپس ڈھاکہ چلا گیا تھا۔ بقول بعض اس نے ڈھاکہ پہنچ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا اور حکومت کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہو گیا تھا۔

دوسرے طالب علم کا نام ہارون الرشید تھا یہ کراچی میں سفید مسجد میں بھی پڑھتا رہا۔ سند فراغت کے بعد اس کا مدینہ منورہ جامعہ اسلامیہ میں داخلہ ہو گیا تھا۔ وہاں پر 4 سال تعلیم حاصل کی اور واپس اپنے گھر تحصیل حافظ آباد میں آ گیا۔ تھوڑے عرصہ بعد اسے اسلام آباد کے ایک عربی مدرسہ میں ملازمت مل گئی وہ اب بھی وہاں پر درس وتدریس کا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

تیسرا طالب علم خود راقم ساکن چھانگا مانگا تھا۔ جب مدرسہ کراچی منتقل ہوا تو دوبارہ ریلوے ملازمت اختیار کر لی اور ریٹائرڈ ہونے کے بعد پاکیزہ ہنی ٹریڈر کے نام سے شہد کا کاروبار شروع کر دیا۔ جو بفضلہٖ تعالیٰ آج تک جاری ہے اور خالص شہد کے لئے اکثر اہل حدیث حضرات میں تعارف ہے۔ اللہ کی توفیق سے شہد کے موضوع پر ایک کتاب مرتب کی جس کا نام "پاکیزہ شہد پاکیزہ زندگی رکھا۔ علامہ صاحبؒ دو دفعہ طویل سفر اختیار کر کے چھانگا مانگا تشریف لائے اور دونوں مرتبہ ہمارے غریب خانہ پر ہی قیام ہوا۔

مدرسہ حافظ آباد کی کراچی منتقلی

علامہ صاحبؒ جب سے کراچی چھوڑ آئے تھے ان کے مقتدی، شاگرد، کراچی کے علماء کرام اور کاروباری ملنے والے حضرات بہت پریشان تھے۔ اور یہ سبھی لوگ ان کی جدائی ناقابل برداشت تصور کر رہے تھے۔ کئی دفعہ علامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبؒ سے رابطہ کرتے، دو دو یا تین تین آدمی وفد کی شکل میں علامہ صاحبؒ کے پاس حافظ آباد پہنچتے اور انہیں واپس کراچی آنے کے لئے درخواست کرتے۔ چونکہ علامہ صاحبؒ پہلے تو چیچہ وطنی میں کاروبار میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور مل کے انتظام کے لئے بیسیوں ملازم رکھے ہوئے تھے اور کئی سو من روئی کی خریداری کی جا چکی تھی۔ لہذا یہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر کراچی واپسی بظاہر ناممکن تھی۔ پھر اس کے فوراً بعد حافظ آباد مدرسہ چلانے کا معاہدہ میاں فضل حق صاحب سے ہو چکا تھا۔ اسے بھی یک دم نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔ مگر کراچی والوں کی دعائیں رنگ لائیں اور علامہ صاحبؒ کی بھی دلی خواہش یہی تھی کہ کوئی احسن سبیل بنے اور واپس کراچی جا کر مستقل سکونت اختیار کروں۔

علامہ صاحبؒ نے حافظ آباد میں طلباء سے ایک دن راز افشاء کر دیا کہ میں عنقریب کراچی واپس جا رہا ہوں۔ بس علامہ صاحبؒ کا یہ پروگرام سننا تھا کہ سب طلبہ نے یک زبان ہو کر عرض کی کہ اگر آپ کراچی جانے کا پروگرام بنا چکے ہیں تو ہم سب طلبا کی درخواست ہے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ کراچی لے چلیں۔ علامہ صاحبؒ نے جواب دیا کہ میں تمہارا معاملہ کراچی کی جماعت کے سامنے رکھوں گا اگر کراچی کی جماعت نے تمہارے اخراجات برداشت کر لیے تو تم لوگوں کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ گفت وشنید کے بعد کراچی کی جماعت نے علامہ صاحبؒ کو اختیار دیا کہ جو بھی طالب علم آپ کے ساتھ آنا چاہے اس کو لیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ ییئے۔ہم سب کو مدرسے میں داخلہ دے دیں گے۔

چنانچہ علامہ صاحبؒ نے ریل گاڑی کی ایک پوری بوگی حافظ آباد سے کراچی تک بک کروالی۔

طلبا کا یہ قافلہ جب حافظ آباد سے کراچی کے لئے روانہ ہوا تو مدرسہ کے تمام طلباء جانے کے لیے تیار ہو گئے۔سوائے ایک دو طلبا کے جو معذور تھے وہ اس قافلے میں شامل ہونے سے قاصر تھے۔حتی کہ خادم مسجد مبارک اور مؤذن نے درخواست کی کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ کراچی لے چلیں۔ان کی درخواست بھی منظور کر لی گئی اور وہ دو آدمی بھی قافلے کے ساتھ کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔

حافظ آباد مدرسہ کی انتظامیہ کی پریشانی

حافظ آباد کی مسجد مبارک میں اس دن عجیب سماں بندھا ہوا تھا۔جب سب طلبا اپنا سامان باندھے مدرسہ کو خیر آباد کہنے کے لئے مسجد کے صحن میں تیار بیٹھے تھے اور اپنے کراچی کے نئے سفر پر روانہ ہونے کے لئے بے چین تھے۔بعض طلبا کے والدین بھی انھیں الوداع کہنے آئے ہوئے تھے اور مسجد کے اکثر نمازی بھی یہ منظر دیکھ کر پریشان ہو رہے تھے کہ یا اللہ! بعد میں ہمارے مدرسے کا کیا بنے گا۔تمام مدرسہ کے طلباء جانے کے لئے خوشیاں منا رہے ہیں۔مدرسہ کی انتظامیہ نے جب یہ معاملہ دیکھا تو وہ بھی پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

یہ طلبا کی نقل مکانی کا عجیب منظر تھا جسے دیکھ کر بعض آنکھیں اشک بار ہو رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں اور بعض محوِ حیرت تھیں اور بعض گفتگو کر رہے تھے کہ ایسا عجیب وغریب واقعہ ہم نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ یہ سارا کردار علامہ صاحبؒ کی ذات کی وجہ سے سرزد ہوا کیونکہ علامہ صاحبؒ کی طلبا کے ساتھ شفقت اس قدر تھی کہ بچوں کی ضروریات علامہ صاحبؒ خود پوری کرتے تھے اور علامہ صاحبؒ کی تعلیم کا طریقہ اتنا اچھا تھا کہ ہر جماعت کا طالب علم چاہتا تھا کہ میرا سبق علامہ صاحبؒ کے پاس ہو۔ یہ سب خوبیاں ہر استاد میں موجود ہونا مشکل ہے مگر علامہ صاحبؒ کو اللہ تعالی نے ان سب کا حامل بنایا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ اس دن ہر طالب علم علامہ صاحبؒ کے ساتھ کراچی جانا اپنے لیے فخر محسوس کر رہا تھا۔ چنانچہ یہ قافلہ نعرہ تکبیر بلند کرتا ہوا علامہ صاحبؒ کی سرکردگی میں ریلوے اسٹیشن حافظ آباد پہنچا اور وہاں سے ٹرین میں سوار ہو کر لائل پور پہنچے اور پھر جو ٹرین کا ڈبہ لائل پور سے کراچی تک بک کرایا ہوا تھا اس میں سوار ہو کر دوسرے دن کراچی پہنچے۔ کراچی میں قافلے کی اطلاع پہلے ہی دی جا چکی تھی۔ [تب فیصل آباد کو لائل پور ہی کہا جاتا تھا] مرتب

قافلہ کا استقبال

جیسے ہی یہ قافلہ کراچی کی سرزمین پر اترا۔ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ جماعت اہل حدیث کراچی کے لوگ اور علامہ صاحبؒ کے چاہنے والے رشتہ دار اور مقتدی استقبال کے لئے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ آج کراچی والوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے نہایت ہی خوشی کا دن تھا۔ جو اپنے امیر، خطیب، استاد اور دوست و رہنما کو دوبارہ اپنے اندر پا کر خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے۔ انتظامیہ نے پورے قافلہ کو بمع ساز و سامان گاڑیوں میں بٹھایا اور سیدھے علامہ صاحبؒ کے گھر پہنچے وہاں سے سفید مسجد میں طلبا کو آباد کیا گیا، اس طرح پورے کا پورا مدرسہ حافظ آباد سے کراچی سفید مسجد سولجر بازار منتقل ہو گیا اور وہاں پر نئے انداز سے تعلیم کا آغاز ہوا۔

طلبا کے ساتھ رحم دلی اور وظیفے

علامہ صاحبؒ کی دریا دلی تو پہلے ہی مشہور تھی غریب آدمی کو دیکھ کر فوراً اس کی مدد کرتے۔ اکثر سفراء ان کے ہاں سے چندہ لے کر جاتے۔ حتی الامکان ہر سوالی کا سوال پورا کرتے اور کبھی بھی خالی واپس نہ لوٹاتے۔ پیار محبت ان کا شیوہ تھا۔ نہایت رحم دل تھے۔ کسی پر ظلم ہوتا برداشت نہ کرتے تھے۔ مظلوم کی امداد کرتے۔ چند ایک واقعات جو ہم نے دیکھے قارئین کی دلچسپی کے لئے درج کر رہے ہیں:

ناشتہ جاری کرا دیا

www.KitaboSunnat.com

☆ حافظ آباد میں طلبا کو دو وقت کھانا دیا جاتا۔ جو کہ ناکافی تھا۔ اکثر طلبا رات کو روٹی، آدھی روٹی رکھ لیتے اور صبح بطور ناشتہ استعمال کرتے۔ مدرسہ میں ناشتہ نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ رات کا کھانا دیر سے ملتا اور دوپہر کا کھانا صبح ہی ہوتا تھا۔

علامہ صاحبؒ نے انتظامیہ سے سوال کیا کہ آپ لوگ تین وقت کھانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتے ہیں۔صبح ناشتہ، دوپہر کھانا اور رات کا کھانا۔ان بیچارے طالب علموں کا کیا قصور ہے کہ ان کو ناشتہ نہیں ملتا۔لہذا علامہ صاحبؒ نے طلبا کے لئے صبح ناشتے کا بندوبست کر دیا جس پر طلبا نے علامہ صاحبؒ کا شکریہ ادا کیا۔

ماہانہ وظیفہ کا اجراء

☆ تین، چار طالب علم بہت غریب تھے انہوں نے علامہ صاحبؒ سے عرض کی کہ ہم اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے کیونکہ گھر میں کمانے والا کوئی نہیں ہے ہم گھر جا کر محنت مزدوری کریں گے اور اپنے بہن بھائیوں کو روٹی کما کر دیں گے۔اس وقت کے لحاظ سے ان چار طلبا کو علامہ صاحبؒ نے ماہانہ وظیفہ دینا شروع کر دیا۔ اس طرح یہ طالب علم اپنی تعلیم جاری رکھ سکے۔

جوتے، کپڑے لے کر دیئے

☆ کچھ طلبا کو علامہ صاحبؒ نے دیکھا کہ ان کے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں اور پاؤں میں جوتا نہیں ہے۔علامہ صاحبؒ نے ان کو بلا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ گھر میں غربت ہے اور ہمیں کوئی کپڑا یا جوتا خرید کر نہیں دے سکتا۔اس لئے ہم مجبوری سے بغیر جوتے کے گزارا کر رہے ہیں۔

علامہ صاحبؒ نے ان طلبا کو ساتھ لیا اور جوتے والی دوکان پر پہنچے۔ دوکاندار سے کہا کہ ان طلبا کو ان کی مرضی کے مطابق جوتے دے دو میں تمہیں بل دے دوں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد کپڑے والے کی دوکان پر ان طلبا کو لے گئے اور کہا کہ میں نے بھی اپنے کپڑے بنانے ہیں۔ علامہ صاحبؒ کھلے پائنچے کا پاجامہ اور بین والا کرتہ زیب تن کرتے تھے۔

دوکاندار سے کہا کہ میرے لئے کورے لٹھے کے دوسوٹ دے دیں اور ان طلبا کو وہ سوٹ دے دو جو تمہاری دوکان میں یہ طلبا پسند کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان کو بھی درزی سے سلوادیئے، طلباء بہت خوش ہوئے اور علامہ صاحبؒ کا شکریہ ادا کیا۔

انعامی سکیم

☆ اکثر مدرسوں میں طلبا کو نتیجہ سنا دیا جاتا ہے اور ان کی قابلیت کی قدر نہیں کی جاتی۔ علامہ صاحبؒ نے رزلٹ تیار کروا کر اول، دوئم، سوئم آنے والے طلبا کے لئے ان کی قدر کے مطابق انعام دینے کا بندوبست کیا۔ ہر کلاس کے ذہین طلبا کو درسی کتابیں دیتے تاکہ یہ ان کے کام آئیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی ہو۔ جس سے طلبا میں محنت کرنے کا شعور اجاگر ہوا۔

ریفریشمنٹ

☆ علامہ صاحبؒ جب بھی سفر کے لئے گھر سے نکلتے تو طلبا کا ایک گروہ ان کو الوداع کہنے ریلوے اسٹیشن ان کے ساتھ جاتا۔ اسٹیشن پر ان طلبا کی ریفریش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منت (تواضع) کرائی جاتی اور سب طلبا کو کچھ نہ کچھ رقم نقد دی جاتی تا کہ ان کے کام آسکے اور طلبا کی کئی ضروریات پوری ہوسکیں۔

مکمل قرض ادا کر دیا

☆ ایک مقروض آدمی علامہ صاحبؒ کے دفتر میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں مقروض ہوں اور میری کوئی جائیداد نہیں ہے اور نہ مجھ میں قرضہ ادا کرنے کی ہمت ہے۔ قرض خواہ بہت تنگ کر رہا ہے۔ آپ میرے لئے کچھ کریں۔ علامہ صاحبؒ نے وعدہ کر لیا کہ ایک ہفتہ بعد تشریف لانا۔ چنانچہ وہ شخص ہفتہ بعد آیا۔ علامہ صاحبؒ نے اس کو مطلوبہ رقم ادا کر دی کہ جا کر اپنے قرض خواہ کو دے دو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ علامہ صاحبؒ یہ رقم جو آپ مجھے دے رہے ہیں سینکڑوں میں ہے میں نے تو ہزاروں میں دینی ہے۔ علامہ صاحبؒ نے فوراً وہ پیسے واپس لے لئے اور اس شخص کو کہا کہ ہفتہ بعد تشریف لانا۔ چنانچہ وہ مقروض ایک ہفتہ بعد دوبارہ آیا تو مطلوبہ رقم علامہ صاحبؒ نے بندوبست کر کے اس کو ادا کر دی۔

ایثار کا کمبل

ایک دفعہ ایک طالب علم مدرسہ میں بخار میں مبتلا ہو گیا۔ طالب علم کو سردی لگ رہی تھی۔ دوائی وغیرہ کا بندوبست کیا گیا۔ لیکن سردی میں کمی نہیں ہو رہی تھی۔ لڑکے کو گرم کپڑوں کی ضرورت تھی جو مدرسے میں اس وقت مہیا نہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ صاحبؒ نے دوسرے طالب علم کو گھر بھیجا اور گھر سے کمبل منگوا کر بخار والے لڑکے کو اوڑھا دیا۔ اور ساتھ ہی قرآن پاک کی آیت:

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

کی تلاوت کی۔ ہم نے اس آیت مبارکہ کی تشریح چاہی۔ فرمانے لگے میرا لختِ جگر سہیل کل سے بخار میں مبتلا ہے اسے بھی کمبل کی ضرورت ہے۔ میں نے ایثار سے کام لیتے ہوئے طالب علم کی ضرورت کو مقدم جانا اور کمبل منگوالیا۔

سفید مسجد کراچی میں درس وتدریس

علامہ صاحبؒ نے حافظ آباد سے واپس کراچی تشریف لانے کے بعد باقاعدہ طور پر سفید مسجد میں واقع دارالحدیث رحمانیہ میں درس وتدریس کا کام شروع کر دیا اور انتظامیہ نے سارا نظام تعلیم علامہ صاحبؒ کے سپرد کر دیا اور علامہ صاحبؒ نے جدید تقاضوں کے مطابق نصاب تعلیم ترتیب دیا اور علماء کے ساتھ مشورے سے علم کی روشنی کو پھیلانا شروع کر دیا اور اپنا سارا وقت قرآن وسنت کی اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ علامہ صاحبؒ نے کراچی آمد کے بعد کاروبار کی طرف بالکل کوئی توجہ نہ دی اور زندگی کے آخری ایام تک تعلیم کی طرف بھرپور توجہ رکھی اور پھر مزیداری کی بات یہ ہے کہ سارا کام فی سبیل اللہ کیا۔ کسی سے کوئی معاوضہ نہیں لیا۔ بلکہ طلبا کو اپنی گرہ سے نوازا جاتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک طالب علم نے تعلیم جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا اور ساتھ ساتھ اپنی ملازمت کا ذکر کیا کہ دوران تعلیم تنخواہ وغیرہ نہیں ملے گی تو گھر میں بیوی اور بچوں کا خرچہ کہاں سے پورا کروں گا۔علامہ صاحبؒ نے دریافت کیا کہ تم کو کم از کم کتنا خرچہ درکار ہے۔اس نے بتایا کہ 50 روپے ماہوار سے کام چل جائے گا۔چنانچہ علامہ صاحبؒ اس کو دورانِ تعلیم مقررہ رقم ادا کرتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنعتی زندگی

حافظ ثناء اللہ آف پتوکی

علامہ صاحبؒ کا ایک بہت ہی قریب کا رشتہ دار تھا جو کہ پتوکی میں رہائش پذیر تھا۔ اس کا والد عبدالرحمٰن بہت نیک، رحم دل اور ہمدرد انسان تھا۔ یہ لوگ اکثر کراچی کی سیر، خرید وفروخت اور ملنے جلنے کے لئے آتے اور کئی کئی روز علامہ صاحبؒ کے ہاں سکونت پذیر ہوتے۔

حافظ ثناء اللہ کی پتوکی میں آڑھت تھی اور ایک دوکان ان کے پاس تھی۔ جو ہندوؤں کی پراپرٹی تھی اور انہوں نے مہاجر ہونے کی حیثیت سے الاٹ کرا رکھی تھی۔ ایک رات انہیں خواب آیا کہ دوکان میں سونا، چاندی اور بہت کثیر مقدار میں خزانہ دفن ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے نکالنے کا پروگرام بنایا۔ رات کے وقت دوکان کے اندرونی حصہ میں کھدائی کرتے اور صبح کو بند کر دیتے۔ یہ سلسلہ کئی روز تک جاری رہا۔ مگر باوجود کافی کھدائی کے کوئی چیز ہاتھ نہ آئی اور بیچارے مایوس ہو گئے۔ سونا چاندی تلاش کرنے میں رقم بھی بہت خرچ کر ڈالی۔ مگر بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سود، حافظ ثناءاللہ بہت ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے مل ملا کر حکومت پاکستان سے دو ملیں کپاس بیلنے اور گانٹھیں باندھنے کی اپنے نام الاٹ کرا لیں۔ ایک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تھی اور دوسری چیچہ وطنی میں۔ ان کو چلانے کے لیے کثیر رقم درکار تھی۔ خود ان میں اتنی سکت نہیں تھی کہ دونوں ملوں کو چلا سکیں۔ حافظ صاحب کراچی تشریف لائے اور علامہ صاحبؒ کے سامنے اپنا پروگرام رکھا اور خیالی پلاؤ پکا کر بہت بڑے منافع کا وعدہ کیا۔

علامہ صاحبؒ اس پوزیشن میں نہ تھے کہ اپنے گھر سے اتنی بڑی رقم مہیا کرتے انہوں نے دوستوں، اپنے مقتدیوں اور نہ جانے کہاں کہاں سے رقم اکٹھی کر کے حافظ صاحب کے حوالے کر دی۔

حافظ صاحب نے دونوں ملوں کو چلانا شروع کیا اور روئی کی خریداری، اسے بیلنے اور اس کے بعد گانٹھیں باندھنے کا کام مل ہی میں انجام دینے لگے۔ مگر کما حقہ ان سے فائدہ نہ اٹھا سکے ایک تو ناتجربہ کاری، دوسرے سرمایہ بھی وافر مقدار میں نہ تھا۔ ایک سال کے تجربہ میں انہیں معلومات تو بہت ہو گئیں مگر خسارہ نہ ٹل سکا۔

دوسرے سال کے ابتداء میں ہی ایک مل جو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تھی کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دی اور چیچہ وطنی والی مل کو چلایا مگر اللہ کی مرضی تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ حافظ صاحب کوئی خاص رقم حاصل کرنے میں ناکام رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کراچی سے قرض خواہوں نے علامہ صاحبؒ سے منافع کے ساتھ اصل رقم کا مطالبہ کر دیا۔ مگر پتوکی سے کوئی جواب نہیں آ رہا تھا۔ علامہ صاحبؒ نے پتوکی جانے کا ارادہ کر لیا اور حافظ صاحب کو اپنی آمد کا پروگرام بتا دیا۔ جب علامہ صاحبؒ پتوکی پہنچے اور حافظ صاحب سے رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ تو حافظ صاحب نے چیچہ وطنی والی مل رقم کے عوض علامہ صاحبؒ کے سپرد کر دی اور لکھ دیا کہ میرے ذمہ جو رقم ہے وہ آپ مل چلا کر اس سے حاصل کر لیں۔ میرے پاس آپ کو دینے کے لیے ایک پائی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ معاہدہ تحریراً طے پایا اور اب علامہ صاحبؒ مل کے مالک بن گئے۔ کراچی واپس پہنچ کر مزید رقم کا بندوبست کیا اور علامہ صاحبؒ اپنا چلتا کاروبار اور کراچی کی آسودہ حال جماعتی زندگی چھوڑ کر چیچہ وطنی میں قیام پذیر ہو گئے۔

چیچہ وطنی میں علامہ صاحبؒ اپنا مختصر سا ساز و سامان اور اہل و عیال کو لے کر مل کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہو گئے۔ سب سے پہلے علامہ صاحبؒ نے چیچہ وطنی کی جماعت اہل حدیث کو اپنا تعارف کرایا اور جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ یہاں کی جماعت نے بتایا کہ علاقہ بھر کی یہ بہت بڑی مل ہے آپ ہمت سے کام لے کر چلائیں گے تو بہت منافع ہو گا۔

علامہ صاحبؒ چونکہ کپاس کے کاروبار سے ناواقف تھے اور کبھی بھی مل وغیرہ کا کام نہیں کیا تھا۔ لوگوں کے صلاح و مشورہ سے کام شروع کر دیا انہیں بھی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال کی کارکردگی سے کئی تجربات تو حاصل ہوئے مگر رقم وغیرہ منافع کی شکل میں نہ مل سکی۔

اب دوسرا سال شروع ہوا بہت پر امید تھے کہ تمام پچھلے نقصانات پورے ہو جائیں گے اور کافی رقم منافع کی مد میں ہاتھ لگے گی، جس سے سب قرضے ادا ہو جائیں گے۔ اسی امید پر اگلا سال بھی گزر گیا مگر خاطر خواہ منافع نہ ہوا۔ سال کے اختتام پر گورنمنٹ نے ملوں کو نیلام کرنے کا پروگرام شائع کر دیا اور یہ مل نیلام ہو گئی۔ اس طرح علامہ صاحب رحمہ اللہ کو چیچہ وطنی چھوڑ کر اگلی منزل پر جانا پڑا۔

جب چیچہ وطنی میں تشریف لائے تھے اس وقت کراچی میں آپ کے برادر نسبتی محمد لاہوری تھے۔ انہوں نے آپ کے سنو کریم والے کام کو چلانا چاہا مگر نہ چل سکا اور انہوں نے بھی کراچی چھوڑ کر لاہور میں قیام کر لیا۔ اب کراچی میں علامہ صاحب رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند شعیب نے یہ کام سنبھال لیا کارخانہ چلانا اپنے ذمہ لیا۔ اس نے اپنا بچپن شہزادوں کی طرح گزارا تھا۔ اب اس کے نازک کندھوں پر بڑا بوجھ آن پڑا مگر اللہ کی توفیق سے سنبھل گئے اور پھر باپ کی وفات کے بعد سے انہوں نے بحر العلوم سعودیہ پر بھی توجہ دینا شروع کر دی اور ماشاء اللہ آج تک یہ دونوں کام ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی زندگی

مسلم لیگ میں شمولیت

آپ نے کلکتہ میں رہتے ہوئے جمعیت اہل حدیث کو منظّم کیا تھا۔ اس زمانہ میں پاکستان کا تصور پیش ہو چکا تھا۔ اور ہندوستان میں مسلم ہندو انگریزوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور آزادی کے لئے جدوجہد کا آغاز ہو چکا تھا لہٰذا علامہ صاحبؒ نے بھی سیاسی میدان میں قدم رکھ دیا اور بڑے بڑے جلسے جلوسوں کی قیادت کی اور کلکتہ مسلم لیگ کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ اور مسلمانوں کی قتل و غارت گری کے جواب میں علامہ صاحبؒ نے جامع مسجد اہل حدیث میں مورچہ بندی کی اور خود اسلحہ کے ساتھ ہندوؤں کے حملوں کو ناکام بناتے رہے اور مسلمانوں کے علاقوں کولوٹولہ، ذکریا سٹریٹ، مرغی ہٹہ، چونا گلی سے ہندوؤں کے حملوں کو پسپا کرتے رہے علامہ صاحبؒ اور ان کے معاونین نے اس پورے علاقے کو ہندوؤں کے حملوں سے محفوظ رکھا اور اسی دوران سہروردی حکومت کے گورنر سہروردی نے علامہ صاحبؒ کو تین دن تک چھوٹ دی کہ وہ اسلحہ کے زور پر مسلمانوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسیری

تین دن کے بعد پھر علامہ صاحبؒ کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا گیا اور علامہ صاحبؒ ان کے دو عزیزوں محمد اور عبدالحی اور بلڈنگ کے مالک محمد جان اللہ والا اور دیگر افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ بچوں جس میں علامہ صاحبؒ کے بیٹے شعیب اختر خان اور ان کی والدہ اور اللہ والا فیملی کی خواتین اور بچوں کو کچھ نہ کہا گیا۔ تحقیقات کے بعد محمد جان اللہ والا کو چھوڑ دیا گیا۔ اور علامہ صاحبؒ اور ان کے دو عزیزوں کو جیل بھیج دیا گیا۔ نظر بندی کے دوران ہی قیام پاکستان ہوا اور ہندوستان کا بٹوارہ ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور دوستوں کی اعانت سے ضمانت پر رہا ہوئے اور مختلف پیٹیوں پر مقدمہ چلتا رہا۔ سہروردی حکومت کا دور ختم ہو گیا اور ان پر فردِ جرم یہ عائد کی گئی کہ کلکتہ میں ہندوؤں کی قتل غارت گری میں جو اسلحہ استعمال ہوتا تھا وہ علامہ صاحبؒ سپلائی کرتے تھے۔

اسی دوران علامہ صاحبؒ کا مسلم لیگی اور کانگریسی مسلمان لیڈروں جن میں مولانا ابوالکلام آزاد اور پٹنہ کے مسلم رہنما سے ملاقاتیں ہوئیں سب نے یہی مشورہ دیا کہ آپ اب کلکتہ چھوڑ کر پاکستان چلے جائیں۔ کیوں کہ یہ ہندوستانی حکومت اور عدالتیں پورے طور پر آپ کے خلاف ہیں اور ہر طور پر آپ کو سزائے موت کا فیصلہ سنائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کراچی کی طرف ہجرت

کلکتہ کو خیر آباد کہنے کے بعد آپ واپس اپنے پرانے شہر امرتسر نہیں جا سکتے تھے۔ کیونکہ امرتسر بھی ہندوستان کا حصہ بن چکا تھا۔ اِدھر کراچی آنے کا پروگرام اس لیے مستحکم ہوا کہ کلکتہ کے اکثر کاروباری مسلمان اور علامہ صاحبؒ کے رفقا کراچی پہنچ چکے تھے۔ لہذا آپ نے مستقل طور پر کراچی آباد ہونے کا ارادہ کر لیا۔

چونکہ آپ کراچی میں خالی ہاتھ آئے تھے اور اپنی تمام دولت اور ساز و سامان کلکتہ میں ہی چھوڑ آئے تھے۔ پھر بھی ہمت نہیں ہاری اور دوبارہ اپنا پرفیوم اور سنو کریم کا کاروبار شروع کیا۔ اگر چہ ابتداء میں بڑی مشکلات حائل ہوئیں مگر آہستہ آہستہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔

کراچی پہنچنے کے بعد مختلف مساجد میں خطبات کا آغاز کر دیا تھا اور بعض جلسوں میں بھی شرکت ہو جاتی تھی۔ اس لئے جلد ہی اہل حدیث جماعت میں آپ کی مقبولیت بڑھ گئی اور آپ کے حلقۂ ارادت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

اسی زمانے میں ایڈووکیٹ جنرل مسٹر اے، بروہی کا کراچی کے روز نامہ ڈان میں ایک مضمون شائع ہوا جس کا علامہ صاحب نے خوب مؤاخذہ کیا اور اس کا بھرپور جواب ایک اشتہار کی صورت میں شائع کر کے کراچی کے در و دیوار پر چسپاں کر دیا میرے پاس یہ اشتہار اب تک موجود ہے جس کا عکس قارئین کے لیے پیش ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کا حکومت کو چیلنج اور بھاری انعام کے اعلان کا عکس

کھلی چٹھی بنام ایڈوکیٹ جنرل مسٹر اے کے بروہی اور دس ہزار روپے انعام

جناب کا وہ مقالہ مضمون جو انگریزی ڈان میں چھپا اور ... اخبار جنگ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا ہے پڑھ کر بہت تعجب ہوا اور ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی اگر یہ مضمون کسی معمولی انسان کا ہوتا تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی مگر ایک انسان جو ایڈوکیٹ جنرل ہو اس کے قلم سے ایسا مضمون شائع ہوتا اور پھر اسپر ایسا مطالبہ کرنا جو اہل علم کے نزدیک بالکل مہمل اور بے بنیاد ہو یقیناً محل تعجب ہے پیشتر اسکے کہ آپکے سوال کا حل ہم سوچیں ہم آپ ہی کے مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ آپ نظر ثانی کر کے مطالبہ کی خامی کو دور کریں۔ اور نئے سرے سے ایک صحیح طریق پر ہم سے مطالبہ کریں ہم ان شاء اللہ قرآن و سنت کی روشنی میں آپکے مطالبے کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے اب آپ ہمارے مضمون ذیل کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ یہاں ملک کے اسلامی آئین کا نفاذ نہیں چاہتا بلکہ میرا کہنا ہے کہ اس زمانے میں کسی ملک کے آئین یا دستور کا جو مفہوم لیا جاتا ہے وہ قرآن میں درج نہیں ہے کسی ملک کے دستور کے متعلق قرآن میں کوئی واضح بیان موجود نہیں ہے۔

جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک طرف تو آپکی یہ خواہش ہے اور چاہتے ہیں کہ مملکت پاکستان میں آئین اسلام کا نفاذ ہو لیکن آپکی یہ خواہش عقل اور فطرت کے مطابق ہے [illegible] حقیقت سے واقف ہو کر خواہش اسی چیز کی کیا کرتا ہے جو موجود ہو [illegible] دنیا کے کسی بھی گوشہ میں [illegible] مملکت پاکستان کا آئین کتاب و سنت کی بنیادوں پر رکھا جائیگا [illegible] قرآن و سنت میں واضح طور پر موجود ہے [illegible] حکومت پاکستان کو بھی خواہش ہے [illegible] کسی ملک کے آئین یا دستور کا جو مفہوم [illegible] قرآن میں درج نہیں [illegible] کسی ملک کے دستور سازی اور نفاذ آئین کے مفہوم کو ثابت [illegible] قرآن و سنت [illegible]

خود ہی سمجھ لیجئے اور اسپر [illegible] انعام [illegible] حاتم طائی کی سخاوت کا منہ چڑانا ہے۔

آئیے ہمارا ایک مطالبہ ہے اس کو پورا کیجئے اور دس ہزار روپے انعام حاصل کیجئے

[illegible]

محمد یوسف خاں کلکتوی نائب صدر جمعیت اہل حدیث کراچی ۔ مالک فرم اے ایل جوزف اینڈ سنز عامل روڈ کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی بنام ایڈووکیٹ جنرل مسٹر اے کے بروہی اور دس ہزار روپے انعام

جناب کا وہ حالیہ مضمون جو انگریزی ڈان میں طبع ہو کر اخبار جنگ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا ہے پڑھ کر بہت تعجب ہوا اور ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی اگر یہ مضمون کسی معمولی انسان کا ہوتا تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی مگر ایک انسان جو ایڈووکیٹ جنرل ہو اس کے قلم سے ایسا مضمون شائع ہونا اور پھر اس پر ایک ایسا مطالبہ کرنا جو اہل علم کے نزدیک بالکل مہمل اور بے بنیاد ہو یقیناً محل تعجب ہے پیشتر اس کے کہ آپ کے سوال کا حل ہم سوچیں آپ کو آپ ہی کے مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اس پر نظر ثانی کر کے مطالبہ کی خامی کو دور کریں۔ اور نئے سرے سے ایک صحیح طریق پر ہم سے مطالبہ کریں ہم ان شاء اللہ قرآن و سنت کی روشنی میں آپ کے مطالبے کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے اب آپ ہمارے مضمون ذیل کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں اس ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ نہیں چاہتا۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اس زمانے میں کسی ملک کے آئین یا دستور کا جو مفہوم لیا جاتا ہے۔ وہ قرآن میں درج نہیں ہے کسی ملک کے دستور کے متعلق قرآن میں کوئی واضح بیان موجود نہیں ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک طرف تو آپ کی یہ خواہش اور چاہت ہے کہ مملکت پاکستان میں آئین اسلام کا نفاذ ہو یقیناً آپ کی یہ خواہش عقل اور فطرت کے مطابق ہے اس لیے کہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے ادنیٰ سے ادنیٰ بھی عقل دی ہے وہ اس حقیقت سے واقف ہے کہ خواہش اس چیز کی کیجاتی ہے جو موجود ہو خواہ وہ دنیا کے کسی بھی گوشہ میں موجود ہو آپ کی اس خواہش کا لازمی یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام اپنے اندر یقیناً کوئی نہ کوئی قانون رکھتا ہے جس کی ہر صحیح الفطرت انسان کو خواہش ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مملکتِ پاکستان میں اس کا نفاذ ہو چنانچہ قرار دادِ مقاصد کے وہ مضامین جن میں یہ ذکر ہے کہ مملکتِ پاکستان کا یہ دستور یا آئین کتاب وسنت کی بنیادوں پر رکھا جائیگا ہمارے فطری اصول کی پر زور تائید کرتا ہے کہ اسلام اپنے اندر ضرور کوئی نہ کوئی آئین رکھتا ہے اور قرآن و سنت میں واضح طور پر موجود ہے جس کی حکومتِ پاکستان کو بھی خواہش ہوئی۔ عدمی شئی کی خواہش کوئی صحیح الدماغ انسان کبھی نہیں کرسکتا۔ پس ایک طرف تو آپ کی یہ خواہش اور پھر دوسری طرف آپ کا یہ مضمون کہ کسی ملک کے آئین یا دستور کا جو مفہوم لیا جاتا ہے وہ قرآن میں درج نہیں حیرت انگیز ہے اس لیے کہ قرآن اس چیز کا ذمہ دار نہیں ہے کہ لوگوں کے یا کسی ملک کے خود ساختہ مخترعہ آئین کے مفہوم کو ثابت کرے قرآن لوگوں کے دستور کا تابع نہیں ہے بلکہ لوگوں کو اپنے اصول اور احکام کا تابع کرنا چاہتا ہے۔ پس آپ کی اس دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارت کا مقصد بھی غلط اور اس کا ثمرہ اور لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگوں نے اس زمانے میں جو آئین یا دستور کا مفہوم سمجھا ہے یا بنا رکھا ہے اس کا قرآن مجید میں واضح بیان نہیں۔ میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں کہ واقعی اس کا قرآن میں ذکر نہیں اور ہو بھی کیوں جبکہ قرآن مجید کے فرائض سے باہر ہو۔ پس جو چیز عدمی ہو اور قرآن اس ایجادِ بندہ کا ذمہ دار بھی نہ ہو قوم سے اس کا مطالبہ کرنا بعید از عقل ہے اور ہمارے استعجاب کی دلیل ہے۔ پس جب یہ حقیقت واضح ہے کہ قرآن مجید جو کسی ملک نے اپنے آئین یا دستورِ مخترعہ کا مفہوم لیا ہو اس کے بیان کرنے کا ذمہ دار نہیں تو پھر اس کا مطالبہ بالکل لغو اور بے معنی ہے اور اس پر پانچ ہزار کا انعام رکھنا حاتم طائی کی سخاوت کا منہ چڑانا ہے۔

آیئے ہمارا ایک مطالبہ ہے اس کو پورا کیجئے اور دس ہزار روپے انعام حاصل کیجئے۔

ہمارا دعویٰ ہے اور ہمارے پاس اس کے دلائل موجود ہیں اور روزمرہ کے واقعات شاہد ہیں کہ پاکستان کے تمام محکمے اور فیصلے خواہ وہ فیڈرل کورٹ کے ہوں یا ہائی کورٹ کے، چیف کورٹ کے ہوں یا اسمال کورٹ کے، تھانہ کے ہوں یا تحصیل کے بلا واسطہ یا بلواسطہ وکلاء ان کا بیشتر حصہ کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے اور جو فیصلہ کتاب رسالت کے خلاف ہو اس کو قرآن نے طاغوتی (شیطانی) فیصلہ قرار دیا ہے اور جو حکومت کتاب اللہ اور سنت رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے خلاف فیصلہ کرے وہ صحیح معنی میں اسلامی حکومت نہیں ہو سکتی پس میں آپ کو یا آپ کے کسی ہم خیال کو دس ہزار روپیہ انعام دوں گا جو ثابت کر دے کہ پاکستان کے اندر تمام فیصلے قرآن وسنت کے مطابق ہو رہے ہیں اور حدود واللہ اور تعزیرات کا نفوذ برابر جاری ہے اس گراں قدر رقم کی وصولی کا یہ طریقہ ہوگا کہ جب ثبوت پیش کر دیا جائے تو میرا فرم جو کراچی کا ایک مشہور فرم ہے جس کی حیثیت موعودہ انعام سے کہیں زائد ہے بلا معاوضہ پیش کرنے والے کو رجسٹری کر دیا جائے گا بصورت انکار بحکم سرکار بطریق اسلام ضبط کیا جا سکتا ہے۔ والسلام۔

محمد یوسف خاں کلکتہ والے صدر جمعیتِ اہل حدیث کراچی۔ مالک فرم اے، ایل جوزف اینڈ سنز عامل روڈ کراچی۔

(حکومتی ایوان اس چیلنج کا جواب تو داخل کر نہ سکے البتہ علامہ صاحب رحمہ اللہ کو ایک سال تک جیل میں ڈال دیا یہاں اسی جیل میں اللہ تعالی نے ان سے برصغیر کے مشہور ڈاکو ''بھوپت'' کو مسلمان کرنے کا عظیم کام لے لیا۔ والحمد للہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحافتی زندگی

ماہنامہ الارشاد کا اجرا:

جماعت اہل حدیث کراچی جیسے جیسے منظم ہوتی گئی ان کی کارکردگی بڑھتی گئی۔انہوں نے اپنی آواز کو گھر گھر شہر شہر پہنچانے کے لئے پروگرام ترتیب دیا کہ ایک رسالہ جماعت کی طرف سے نکالا جائے تا کہ دین کی اشاعت جماعت کی آواز اور کلمۃ الحق کا پرچار ہو جائے۔ماہانہ رسالے کا نام الارشاد تجویز کیا گیا اور باقاعدہ اشاعت شروع ہوگئی۔رسالے میں اچھے اچھے بلند پایہ اور منفرد مضامین شائع ہونا شروع ہوگئے اور اس کی مانگ پاکستان میں بڑھنے لگی۔بیرون ملک سے بھی آرڈر آنے شروع ہوئے۔ایک وقت تھا کہ رسالے نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی۔کچھ عرصہ بعد علامہ صاحب رحمہ اللہ کی پنجاب روانگی پر اس کی اشاعت ماند پڑ گئی۔رسالہ تو آج بھی جاری وساری ہے۔مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی اشاعت اور معیار متاثر ہوا ہے۔بڑے بڑے اہل قلم اور اہل ثروت اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور بیچارہ رسالہ بھی اپنی بڑھتی ہوئی ساکھ کھو بیٹھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ صاحبؒ اپنی تحریر کے آئینے میں

قارئین! یقیناً اس بات کے خواہش مند ہوں گے کہ وہ جان سکیں کہ علامہ صاحبؒ کیسے مضامین لکھتے تھے، کیسے سوالات جوابات تحریر کرتے تھے اور کس طرح صحافتی زندگی گزارتے تھے؟ تو ان کی تفریح طبع کے لیے یہاں ہم نے علامہ صاحبؒ کے ایک مضمون کا نمونہ، چند سوالات کے جوابات اور منکرین قرآن پرویزی فرقہ کو دیے جانے والے مُسکت الزامی جواب بطور نمونہ پیش کیے ہیں جس سے قارئین کو حضرت علامہؒ صاحب کے اسلوب تحریر اور ان کی صحافتی سرگرمیوں کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔

ہمیں ان کے رسالہ "الارشاد جدید" کی سب سے پہلی جلد ہاتھ لگ گئی۔ علامہ صاحبؒ کی تحریریں اور دیگر مواد زیادہ تر اس مجلد سے ہی لیا گیا ہے، ساتھ ساتھ ان کا عکس بھی دیا جا رہا ہے۔ اس سے قارئین کو اس دور کی کتابت اور انداز طباعت کا بھی خوب پتہ چل سکے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ صاحب رحمہ اللہ کی زیر نگرانی جاری ہونے والے پندرہ روزہ

الارشاد جدید کے پہلے شمارے کے فرنٹ ٹائٹل کا عکس

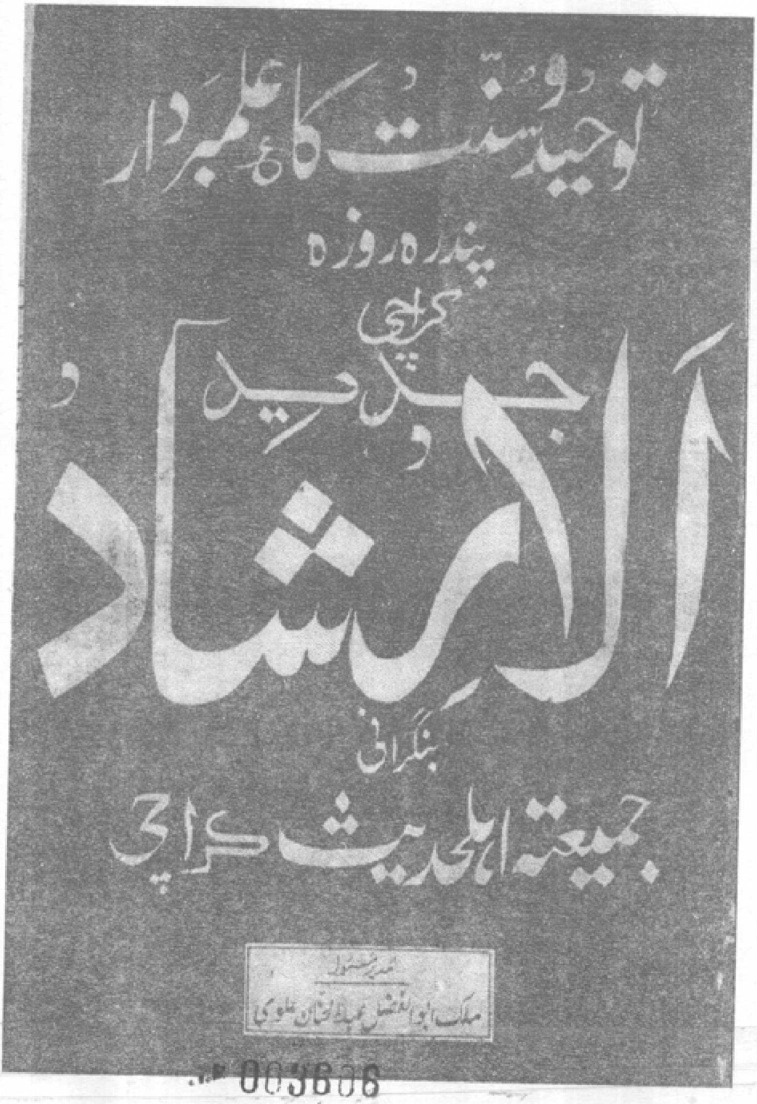

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ صاحبؒ کی زیر نگرانی جاری ہونے والے پندرہ روزہ الارشاد جدید کے پہلے شمارے کے انرٹائٹل کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعیۃ اہلحدیث کراچی کا علمی تبلیغی اصلاحی جریدہ

پندرہ روزہ

الارشاد جدید

کراچی ۳

قیمت فی پرچہ: چار آنے (پاکستانی)، چھ آنے (ہندوستانی)

قیمت سالانہ: پانچ روپے (پاکستانی)، سات روپے آٹھ آنے (ہندوستانی)

غیر ممالک سے ۱۰ شلنگ

جلد ۱ | یکم رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۱ھ مطابق مئی سنہ ۱۹۵۲ء عیسوی | شمارہ ۱

فہرست مضامین

نمبر		صفحہ	
۱	شذرہ	۲	از ایڈیٹر
۲	تدوین حدیث	۱۰	از مولانا محمد یوسف صاحب کلکتہ والے صدر جمعیۃ اہلحدیث (کراچی)
۳	درس القرآن	۱۲	از ایڈیٹر
۴	درس الاحادیث	۱۴	از ایڈیٹر
۵	سیرت صحابیات	۱۶	از عزیزہ حنیفہ خانم (مولوی) پنجاب یونیورسٹی
۶	ماہ رمضان المبارک	۱۸	از ایڈیٹر
۷	اعلائے اسلام و مسلمین کا تیر بہدف نسخہ	۲۰	از مولانا عبدالمجید صاحب سالک
۸	قواعد و ضوابط جمعیۃ اہلحدیث کراچی	۲۱	از سکریٹری جمعیۃ اہلحدیث کراچی

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر حکیم عبدالعزیز صاحب رضا محمدی (؟) مہتمم "الارشاد" جدید بانس اسٹریٹ نمبر ۳ صوتی مارکیٹ کراچی نمبر ۳ کے پتہ پر ہونی چاہیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ صاحب رحمہ اللہ کی زیر نگرانی جاری ہونے والے پندرہ روزہ الارشاد جدید کی پہلی جلد کے شمارہ آٹھ کے انر ٹائٹل کا عکس جس میں نیچے کی لائن میں ان کا نام بطور پبلشر کے بھی درج ہے۔

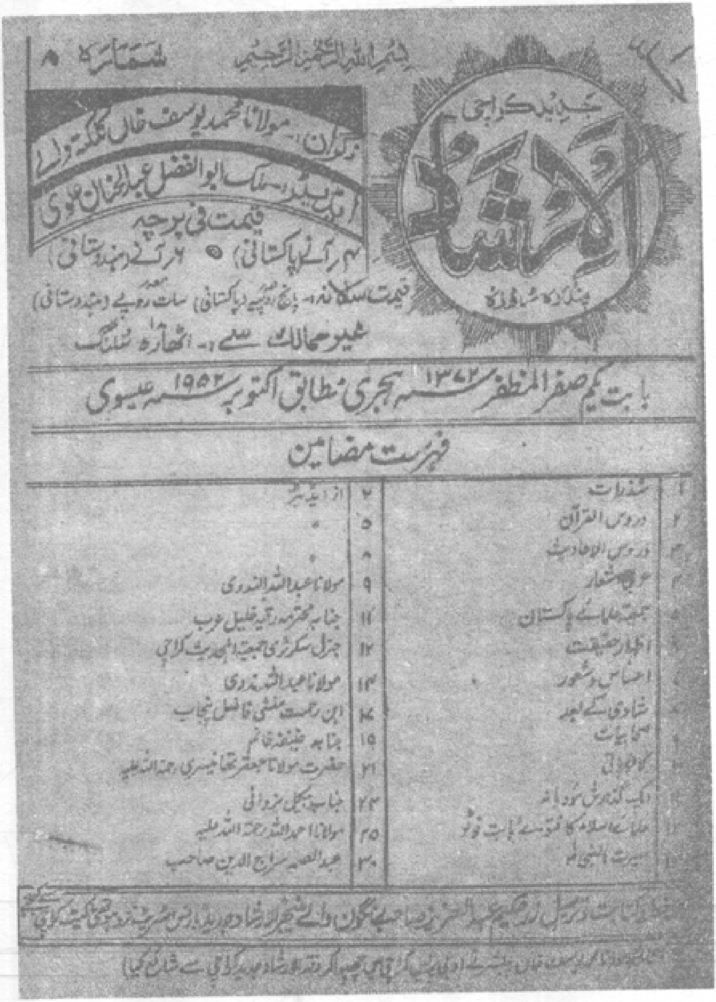

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — شمارہ ۸

جدید کراچی — الارشاد — پندرہ روزہ

زیر نگران:- مولانا محمد یوسف خاں کلکتہ والے

ایڈیٹر:- مسلک ابو الفضل عبدالحنان علوی

قیمت فی پرچہ ۴ر آنے پاکستانی ۶ر آنے ہندوستانی

قیمت سالانہ:- پانچ روپیہ پاکستانی سات روپے ہندوستانی

غیر ممالک سے:- اٹھارہ شلنگ

بابت یکم صفر المظفر ۱۳۷۲ ہجری مطابق اکتوبر ۱۹۵۲ عیسوی

فہرست مضامین

۱	شذرات	۲	از ایڈیٹر
۲	دروس القرآن	۵	"
۳	دروس الاحادیث	۸	"
۴	عربی اشعار	۹	مولانا عبداللہ الندوی
۵	جمعیت علمائے پاکستان	۱۱	جناب محترمہ آمنہ خلیل عرب
۶	اظہار حقیقت	۱۲	جنرل سکرٹری جمعیۃ اہلحدیث کراچی
۷	احساس و شعور	۱۳	مولانا عبداللہ ندوی
۸	شادی کے بعد	۱۴	ابن رحمت منشی فاضل پنجاب
۹	حکایات	۱۵	جناب خلیفہ قائم
۱۰	[illegible]	۲۱	حضرت مولانا جعفر تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
۱۱	ایک کندہ ش...	۲۲	جناب جمیل [illegible]
۱۲	علمائے اسلام کا فتویٰ بابت فوٹو	۲۵	مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۳	سیرت النبی صلعم	۳۰	عبد الصمد سراج الدین صاحب

[illegible] عبدالعزیز صاحب [illegible] الارشاد جدید [illegible] کراچی

[illegible] محمد یوسف خان [illegible] نے [illegible] پریس کراچی میں چھپوا کر دفتر الارشاد جدید کراچی سے شائع کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علامہ صاحبؒ کے ایک تحقیقی مضمون کا عکس

مطبوعہ الارشاد جدید، ش: ۳ جلد: ۱ ص: ۱۷ ـ ۲۰

(یہ مضمون ہم نے قارئین کے فائدہ کے لئے کتاب میں مکمل شائع کر دیا ہے)

الارشاد جدید کراچی ۱۷ ذیقعدہ ۱۳[illegible]ھ

عاشورے کا روزہ

از مولوی محمد یوسف کلکتہ والے
مالک کارخانہ اے ایف محمد یوسف [illegible]
[illegible] روڈ کراچی

صحیفۂ اہلحدیث کراچی مورخہ یکم [illegible] میں ایک طویل مضمون مولانا عبدالجلیل صاحب سامرودی کی طرف سے عاشورے کے متعلق میرے جواب میں شائع ہوا ہے۔

چونکہ میں عاشورہ کے ایک روزہ کا قائل ہوں اور مولانا دو روزے کے قائل ہیں۔

میرا مضمون صحیفۂ اہلحدیث مورخہ [illegible] میں شائع ہو چکا ہے جس کو مولانا نے [illegible] جواب شائع کیا ہے۔

[illegible] مولانا کا جذباتی جوش کا [illegible] چھپتی ہے۔

قارئین کرام [illegible] قرآن کو پورا جانتے [illegible] جیسا [illegible] مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں [illegible] اذا [illegible] الانسان طال لسانہ انسان جب کسی [illegible] مقابل کے جواب کی تاب نہ لا سکتا ہو اور دلائل سے [illegible] ہو جاتا ہے تو زبان سے کچھ [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] کے اخلاق کا [illegible] ہوتا ہے [illegible] قارئین اس کے علم و فضل کا [illegible] لگا سکتے ہیں۔

مولانا نے جتنے دلائل پیش کئے ہیں ان میں سے ایک بھی حدیث صحیح مرفوع متصل پیش نہیں کی جو دو روزوں کا ثبوت پیش کر سکے [illegible] مولانا کو اپنی غلطی کا احساس [illegible] مضمون لکھتے گئے اتنے ہی غلطی در غلطی کرتے گئے۔

اور محض اس [illegible] سے ثبوت حاصل کرنے کی خاطر [illegible] امید ہے کہ [illegible] (ام [illegible])

جب [illegible] تعصب کے [illegible] اور [illegible]

[illegible] کا جواب مولانا کو [illegible] آپ جیسی سواری پر سوار ہیں وہ گھوڑا نہیں بلکہ گدھا ہے۔

افتراء:- یہ تو مولانا کے جذبات کا کچھ نہ کچھ اظہار تھا اب [illegible] افتراء۔ میں نے صحیفۂ اہلحدیث مورخہ [illegible] میں [illegible] عدیم الفرصتی کا ذکر کیا تھا اور مجبوری کا اظہار کیا تھا کہ [illegible] مضمون مولانا سامرودی کو نہ پڑھ سکا اور اس کا جواب بھی نہ دے سکا کیونکہ میں عدیم الفرصت تھا۔

میرے [illegible] عدیم الفرصتی کو مولانا نے دنیاوی امور اور [illegible] پر محمول فرمایا ہے۔ حالانکہ میں نے کہیں بھی اس کا ذکر نہیں کیا یہ محض افتراء ہے اور میں کہوں گا ھذا بہتان عظیم۔ حضرت مولانا نے بھی [illegible] لفظ عدیم الفرصت اپنے لئے بھی استعمال کیا ہے مگر اس کو دینی امور [illegible] کے لکھنے پر محمول کر کے اپنی خدمت اسلام کا احسان [illegible] ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ مولانا اس خدمت اسلام کو سرانجام دیں۔

مگر ساتھ ساتھ عرض ہے کہ جناب عاشورے کے روزے کا ذکر کرتے تو اس میں ایسی غلطی نہ کرتا جیسی [illegible] اہلحدیث میں کر چکے ہیں بلکہ حدیث صحیح کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک روزے کا ذکر کریں۔ آگے آپ خواہ محرم کا [illegible] یا محرم کا [illegible] کا یا [illegible] کا [illegible] کا تحریر فرمائیں یہ میری [illegible] درخواست ہے۔ تسلیم کرنا نہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔

اصل مقصد:- میں مولانا کے اصل مقصد پر آتا ہوں اور قارئین کو مولانا کی ساری تحریر کا لب لباب پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا کے مضمون کے [illegible] صفحے ہیں ایک حصہ میں آپ نے [illegible] بات چھپائی ہے کہ [illegible] سنت [illegible] کرنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاشورے کا روزہ

از مولانا محمد یوسف کلکتہ والے مالک کارخانہ اے، ایل، جوزف اینڈ سنز عامل روڈ کراچی

صحیفۂ اہل حدیث کراچی مورخہ یکم جولائی ۱۹۵۲ء میں ایک طویل مضمون مولانا عبدالجلیل صاحب سامرودی کی طرف سے عاشورے کے متعلق میرے جواب میں شائع ہوا ہے۔

چونکہ میں عاشورہ کے ایک روزہ کا قائل ہوں اور مولانا دوروزے کے قائل ہیں۔

میرا مضمون صحیفہ اہل حدیث مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۵۲ء میں شائع ہو چکا ہے جس کا مولانا نے تاریخ مندرجہ بالا میں جواب شائع کیا ہے۔

ابتدائی حصہ مولانا کا جذباتی، ترش کلامی اور کذب پر مبنی ہے۔ قارئین کرام کو مولانا نے اپنے اخلاق کا پورا پورا جائزہ لینے کا اچھا خاصہ موقع دیا ہے۔ جزاهم الله احسن الجزاء مجھے اس سے کوئی بحث نہیں قاعدہ ہے۔

اِذَا اَيِـسَ الانسـان طال لسـانه. انسان جب کسی اپنے مقابل کے جواب کی تاب نہ لاسکتا ہو اور دلائل سے مایوس ہو جائے تو زبان سے کچھ پھول برساتا ہے۔ جو اس کے اخلاق کا مرقع ہوتا ہے اور رہتی دنیا تک قارئین اس کے علم اور فضل کے گیت گاتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا نے جتنے دلائل پیش کیے ہیں ان میں سے ایک بھی حدیث صحیح مرفوع متصل پیش نہیں کی جو دوروزوں کا ثبوت پیش کر سکے اور نہ ہی اب مذہبی مولانا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا بلکہ جتنا طویل مضمون لکھتے گئے اتنے ہی غلطی در غلطی کرتے گئے۔

اور بجائے اس کے کہ دلدل سے نجات حاصل کرنے کی خاطر کنارہ تلاش کرتے دلدل میں دھنستے ہی چلے گئے اور مجھے امید ہے کہ (فَسَوْفَ تَرىٰ اِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ اَفَرَسٌ تَحْتَ رِجْلِكَ اَمْ حِمَارٌ)

جب تمام پردے تعصب کے اٹھ جائیں گے اور غبار تقلید اڑ جائے گا تب مولانا کو پتہ چلے گا کہ آپ جس سواری پر سوار ہیں یہ گھوڑا نہیں بلکہ گدھا ہے۔

افتراء:

یہ تو مولانا کے جذبات کا کچھ نہ کچھ اظہار تھا اب رہا افتراء۔ میں نے صحیفہ اہل حدیث مورخہ ۲۷ جنوری میں اپنی عدیم الفرصتی کا ذکر کیا تھا اور مجبوری کا اظہار کیا تھا کہ اگر یہ مضمون مولانا سامرودی کا نہ ہوتا تو میں اس میں جواب بھی نہ دیتا کیونکہ میں عدیم الفرصت تھا۔

میرے اس جملہ پر عدیم الفرصتی کو مولانا نے دنیاوی امور اور مشاغل پر محمول فرمایا ہے حالانکہ میں نے کہیں بھی اس کا ذکر نہیں کیا یہ مجھ پر افتراء ہے اور میں کہوں گا هٰذا بهتان عظيم ۔حضرت مولانا نے بھی میری دیکھا دیکھی لفظ عدیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفرصت اپنے لیے بھی استعمال کیا ہے مگر اس کو دینی امور تحشیہ مشکوٰۃ کے لکھنے پر محمول کر کے اپنی خدمت اسلام کا احسان جو غرض ہو ڈھنڈورا پیٹا ہے۔ خیر یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ مولانا اس خدمت اسلام کو سر انجام دیں۔

مگر ساتھ ساتھ عرض ہے کہ خدارا جب عاشورے کے روزے کا ذکر آئے تو اس میں ایسی غلطی نہ کرنا جیسی صحیفۂ اہل حدیث میں کر چکے ہیں بلکہ حدیثِ صحیح کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک روزے کا ذکر کریں۔ آگے آپ خواہ ۹ محرم کا کہیں یا ۱۱ محرم کا۔ صرف ۱۰ کا یا ۹۔۱۰ کا یا ۱۰۔۱۱ کا تحریر نہ فرمادیں یہ میری مخلصانہ درخواست ہے تسلیم کرنا نہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔

اصل مقصد:

میں مولانا کے اصل مقصد پر آتا ہوں اور قارئین کو مولانا کی ساری تقریر کا لب لباب پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا کے مضمون کے ۴ حصے ہیں۔ ایک حصہ میں آپ نے اس بات پر بحث کی ہے کہ عاشورہ لغت میں کون سا دن ہے۔

دوسرا حصہ اس بات میں ہے اور ان احادیث پر مشتمل ہے جہاں حضور ﷺ نے دسویں محرم کو روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا۔

تیسرا حصہ مولانا کا ان احادیث پر (بزعم خود) دال ہے جس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش یا ناکام کوشش کی ہے کہ عاشورے کے دو روزے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم حصہ اقوال الرجال کا ہے جہاں یہ ذکر ہے کہ عاشورے کے دوروزے فلاں فلاں بزرگ نے رکھے ہیں وغیرہ۔

حصہ اول اور دوئم:

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ لغت میں عاشوراء دسویں محرم کا نام ہے۔ گو اس میں بھی اختلاف ہے جیسے کہ آپ کے خود بیان کردہ سے واضح ہے مگر میں تسلیم کرتا ہوا آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ بے شک عاشوراء دسویں محرم ہے۔

اسی طرح ٹھیک دوسرا حصہ کہ حضور ﷺ نے دسویں کا روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی حکم دیا کہ دسویں کا روزہ رکھیں آمنا و صدقنا.

انکار:

مجھے انکار ہے تو یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ کو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا حضور **ذالک یوم یعظمه الیهود** یہ تو وہ دسویں تاریخ ہے جس کی یہودی لوگ تعظیم کرتے ہیں تو اس وقت خود حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ہم زندہ رہے تو ان شاء اللہ آئندہ سال نویں تاریخ محرم کا روزہ رکھیں گے وہاں حضور ﷺ نے دسویں کے ملانے کا حکم نہیں دیا۔ ملاحظہ ہوں الفاظ حدیث۔ **اِذَا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْیَوْمَ التَّاسِعَ۔**

جب آئندہ سال آئے گا تو ہم ان شاء اللہ نویں محرم کا روزہ رکھیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق لفظ تاسع:

مولانا نے خود بحوالہ مصباح المنیر فرمایا ہے: المشہور اقوال العلماء سلفهم وخلفهم ان عاشوراء عاشر المحرم والتاسوعاء تاسع المحرم استدلالا بالحديث الصحيح.

یعنی تمام علماء اگلے اور پچھلے سب اس بات پر متفق ہیں کہ عاشوراء دسویں محرم کو کہتے ہیں اور تاسوعاء نویں محرم کو کہتے ہیں۔ واہ۔ واہ بہت خوب۔

جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے:

مولانا جب تمام علماء اس بات کو مانتے ہیں کہ تاسوعاء نویں محرم ہے تو اب ہم حدیث صحیح دیکھیں گے کہ حضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ ہم ابھی بیان کر کے آئے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو یہ علم ہوا کہ یہود عاشوراء یعنی دسویں محرم کا روزہ رکھتے ہیں تو فرمایا کہ ان شاء اللہ اگر زندگی رہی تو صمنا التاسع ہم نویں محرم کا روزہ رکھیں گے۔ لفظ تاسع کو غور سے پڑھئے نویں محرم کا ہے نہ کہ دسویں محرم کا۔ نہ دونوں کو ملانے کا حکم دیا بلکہ صرف ایک روزہ نویں تاریخ کا ذکر فرما کر یہود سے علیحدگی کر لی واہ واہ۔ واہ واہ۔

ہوا ہر مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یاد رہے:

میرا انکار صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ سے کسی ایک حدیث صحیح میں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جہاں دو روزوں کا ثبوت ملتا ہو۔ جو دعویٰ کرے ہمّت ہے تو صحیح حدیث پیش کرے۔ مولانا چونکہ آج کل (بقول خود) حدیث کا تحشیہ کرنے میں مصروف ہیں اس لیے یقیناً کوئی حدیث پیش کریں گے جہاں دو روزے رکھنے کا حکم دیا ہوگا یا خود رکھے ہوں گے "دیدہ باید" باقی اِدھر اُدھر کے اقوال خرط القتاد کی مثال رکھتے ہیں۔

تیسرا حصہ:

تیسرا حصہ ان احادیث پر مشتمل ہے جہاں بظاہر مولانا نے دو روزوں کو ثابت کرنے کے لیے پیش کی ہیں۔ باوجود عالم ہونے کے اور مزہ یہ کہ مشکوٰۃ کا حاشیہ لکھنے کی قابلیت کے دعویدار ہونے کے غلطی کھا گئے فرماتے ہیں۔ ابن عباسؓ سے مرفوعا حدیث ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں: لَئِنْ بَقِيتُ لَآمُرَنَّ بِصِيَامِ يَوْمٍ قَبْلَه' اَوْ يَوْمٍ بَعْدَه' يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ.

اور ایک حدیث یوں مولانا نے ذکر فرمائی ہے وہ بھی ابن عباسؓ سے صُوْمُوا عَاشُوْرَاءَ وَخَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَ صُوْمُوْا قَبْلَه' يَوْمًا اَوْ بَعْدَه' يَوْمًا.

اور ایک روایت مولانا نے ۱۵ دسمبر ۱۹۵۱ء کے صحیفہ میں یوں نقل کی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَاِنْ بَقِیْتُ اَمَرْتُ بِصِیَامِ یَوْمٍ قَبْلَه' اَوْ یَوْمٍ بَعْدَه'.

توجہ کے لائق:

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان تمام احادیث پر خود انصاف سے غور کریں کہ حضور ﷺ نے کس قدر صاف الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ لوگو اگر میں زندہ رہا تو عاشورے کے روزے کے متعلق میں تم کو یہی حکم دوں گا کہ ایک دن پہلے رکھ لینا یا ایک دن بعد رکھ لینا۔ بتایئے تو دو کیسے ثابت ہوئے ایک ہی ثابت ہوا خواہ دسویں محرم سے ایک دن پہلے رکھو یا ایک دن بعد مگر رہا ایک ہی روزہ نہ کہ دو۔ بلکہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۲ء کے صحیفہ کی دونوں احادیث جو ابھی میں نے آخر میں بیان کی ہیں ان میں تو صاف صاف یہ ہے کہ ایک دن پہلے روزہ رکھ لینا یا ایک دن بعد میں رکھ لینا۔ گویا دسویں تاریخ کا نہ رکھنا جس میں یہودی رکھتے ہیں۔

نتیجہ:

صاف ہے کہ چونکہ یہود دسویں تاریخ کو رکھتے ہیں تو تم لوگ نویں کو رکھو یا گیارہویں کا۔ کیوں؟ مولانا صاحب یہی وہ احادیث ہیں جن کی بنا پر آپ دو روزے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ میری تردید میں مصروف ہو کر عدیم الفرصتی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو حدیث سمجھنے کی توفیق عطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائے۔ آمین

چوتھا حصہ:

اس حصہ چہارم میں حضرت مولانا سامرودی صاحب نے مختلف اقوال بیان فرمائے ہیں۔ جن کو بعض وقت تو حدیث کہہ کر مغالطہ کر دیا ہے اور بعض وقت اقوال کہہ کر تصریح کی ہے ان سب کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ اہلحدیث ہیں تو پھر حدیث کے مقابل ان اقوال کو کیوں پیش کرتے ہیں، خطرہ ہے کہ کہیں در پردہ مقلد نہ ہوں۔ کیا اقوال الرجال پر ہم کو شارع علیہ السلام نے چلنے کا حکم دیا ہے یا شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور وحی الٰہی پر؟

آخر آپ نے کیوں اقوال پیش کئے؟ اسی لیے کہ میں نے جو کہا تھا وہ ٹھیک تھا کہ مولانا اہل حدیث نہیں بلکہ مقلدین کی صف اول میں کھڑے ہیں۔

بلکہ:

آج کی صحبت میں یوں کہوں گا کہ آپ کے اس مضمون کو پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ مقلد ہی نہیں بلکہ امام المقلدین ہی کہا جائے تو بجا ہے۔

مغالطہ:

بعض دوست جن کو علم حدیث سے دور کا بھی واسطہ نہیں وہ مولانا کی اس عربی عبارت سے دھوکا کھا رہے ہیں کہ جہاں یہ لکھا ہے کہ طحاوی میں اور سنن کبرائی بیہقی میں اور ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے۔ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ صُوْمُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ۔

یعنی یہود کی مخالفت کرو نویں اور دسویں کا روزہ رکھو اس سے اکثر ناخواندہ اصحاب مغالطہ میں پڑے ہیں کہ دیکھو یہاں اس حدیث میں دو روزوں کا ذکر ہے وہ بچارے حدیث اور قول میں فرق نہیں کر سکتے انہیں تو جہاں کسی مولوی نے عربی لکھ دی اور کہہ دیا کہ فلاں کتاب میں یہ ہے تو بس سمجھ لیا کہ حدیث رسول ؐ ہی ہے اس لیے میں ایسے حضرات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہرگز غلطی نہ کھائیں یہ حدیث نہیں ہے بلکہ قول ابن عباس ؓ کا ہے یا دیگر علما کے اقوال ہیں جن کو مولانا نے نقل کر کے لوگوں کو مغالطہ میں ڈال دیا اور خلافِ حدیث کیا ہے۔

نهى رسول الله ﷺ عن الاغلوطات۔

حضور ﷺ نے لوگوں کو مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔

دوسرا افتراء:

مجھ پر ایک اور افتراء باندھا ہے فرماتے ہیں کہ ''ان مولوی صاحب کا (مراد خاکسار میں ہوں) صرف نویں کے روزے ہی کو خاص کرنا یہ ان کی خوش فہمی کا ثمرہ ہے جو تمام اہل حدیث علماء کے خلاف ہے۔

سلف صالحین سب کے سب اس امر پر متفق ہیں کہ خواہ ایک یوم پہلے کا روزہ رکھیں یا ایک روز بعد کا۔

مولانا سے باادب عرض کروں گا کہ میں نے جہاں لکھا ہے کہ نویں کا ہی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائل ہوں پیش کریں۔ ورنہ میں کہوں گا کہ یہ مجھ پر افتراء ہے اور بہتان ہے جس سے توبہ کرنی آپ کو لازم ہے ورنہ قیامت کو کیا جواب ہوگا۔

جی لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء:

فرماتے ہیں پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز کا یعنی دسویں کا روزہ رکھتے تھے پھر آپ نے آرزو کی کہ نویں کا بھی رکھا جائے تاکہ یہود کی مخالفت ہو۔

مولانا آپ کو اس قدر جرأت کیسے ہوگئی کہ مجھ پر تو افتراء سہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہ چھوڑا۔

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو بھول گئے جو اسی مشکوٰۃ شریف میں ہے جس کا آپ خیر سے حاشیہ لکھ رہے ہیں۔

مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ. یا

مَنْ قَالَ مَالَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (او كما قال)

یعنی جو شخص ایسی بات کہتا ہے جس کو میں نے نہ کہا ہو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار کرے پس مولانا آپ یہ دکھادیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں محرم کے ساتھ نویں محرم کا بھی حکم دیا ہو۔ اب میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ لفظ بھی کہاں سے پیش کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ۔

خنجر اٹھے گا نہ تلوار اُن سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا کا آخری فیصلہ میرے حق میں:

ابھی ابھی آپ نے مولانا کی یہ عبارت پڑھی ہے کہ تمام اہل حدیث اور سلف صالحین اس بات پر متفق ہیں کہ خواہ ایک یوم پہلے کا روزہ رکھیں یا ایک روز بعد کا۔

بے شک میں بھی یہی کہتا ہوں کہ روزہ صرف ایک ہی دن کا ہو خواہ وہ دسویں سے پہلے رکھے جیسا کہ حدیث صحیح مسلم میں ہے یا پھر ایک دن بعد کا یعنی گیارہویں تاریخ محرم کا رکھے مگر رکھے یک نہ کہ دو۔

پس میرا خیال تمام اہل حدیث اور سلف صالحین کے مطابق پایا جاتا ہے۔ الحمدللہ یہ بہت خوشی کی بات ہے اور حضرت مولانا سامرودی کا خیال خلاف حدیث یا آراء الرجال یا مقلدین کے ساتھ ہو۔ ان کے لیے بھی باعثِ فخر ہے۔ آخر میں دوبارہ اسی شعر کو دہراتا ہوں۔

ہوا ہر مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اب الحمدللہ اس مسئلہ پر امید ہے کہ دوبارہ قلم اٹھانے کی ضرورت نہ پڑے گی کافی سے زیادہ تحقیق ہو کر مسئلہ روشن ہو چکا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين و الصلاة و السلام علی رسوله الكريم.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد یوسف کلکتویؒ

اور

فتویٰ نویسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الارشاد جدید جلد:۱ کے مختلف شماروں میں مولانا یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کے شائع ہونے والے مختلف سوالات کے جوابات (فتاویٰ) کا ایک عکس۔

(ہم نے قارئین کے فائدہ کے لئے جلد اول میں شائع ہونے والے تمام فتاویٰ کتاب میں نقل کر دیئے ہیں جو آج بھی امت کے لیے رہنما ہیں۔) مرتب

سوالات اور اُن کے جوابات

از مولانا محمد یوسف صاحب قائم مقام صدر جمعیت اہل حدیث کل پاکستان

مسائل کے سلسلہ میں جو صاحب سوال کرنا چاہیں وہ لکھ کر بھیجیں انشاء اللہ سوالات کے جوابات کتاب و سنت کی روشنی میں کافی تحقیق کے ساتھ دیئے جائیں گے ادارہ "الارشاد" نے اس مشکل و اہم ذمہ داری کے کام کو مولانا محمد یوسف صاحب قائم مقام صدر جمعیت اہل حدیث کل پاکستان کے حوالے کیا ہے ناظرین "الارشاد" مسائل حاضرہ دریافت کرکے استفادہ حاصل کریں۔ "ایڈیٹر"

سوال: زید نے اپنی زوجہ کو معمولی رنجش کی بنا پر کہدیا کہ تجھ کو تین طلاق ہے جس کا اب زید [illegible] بہت پریشان ہے اور قوم برادری کے سمجھانے پر زید بھی نادم ہے کیا شریعت محمدیہ علیہا الصلوۃ والسلام میں کوئی صورت ہے کہ زید اپنی زوجہ کو پھر رکھ سکے۔ بینوا بسند [illegible]

الجواب: زید کو شریعت کے نقطہ نظر سے حق حاصل ہے کہ اپنی زوجہ سے رجوع کرے اگرچہ تین طلاق دے چکا ہے۔ مگر مجلس واحد میں تین طلاق دینے سے ایک ہی طلاق کا حکم ہے جیسے ایک طلاق میں رجوع کر سکتا ہے۔ اس میں بھی کر سکتا ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلاث واحدۃ فقال عمر ابن الخطاب ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لہم فیہ اناۃ فلو امضیناہ علیہم فامضاہ علیہم۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسی طرح تمام خلافت صدیقی اور دو سال خلافت عمریہ میں یہی حکم تھا کہ جو شخص تین طلاق ایک مجلس واحدہ میں دیتا تھا وہ ایک ہی شمار ہوتی تھی [illegible] نے اس [illegible] کام لینا شروع کیا اگر [illegible] چنانچہ ایسا ہی نافذ کر دیا۔

اور مسند امام احمد بن حنبل میں ہے عن ابن عباس قال طلق رکانۃ بن عبد یزید اخو بنی المطلب امرأتہ ثلاثا فی مجلس واحد فحزن علیہا حزنا شدیدا قال فسألہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف طلقتہا قال طلقتہا ثلاثا۔ قال فقال فی مجلس واحد قال نعم قال فانما تلک واحدۃ فارجعہا ان شئت۔ قال فراجعہا۔

(ترجمہ) ابن عباس سے مسند امام احمد میں روایت ہے کہ رکانہ نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیں جس پر بہت رنجیدہ ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ تم نے طلاق کس طرح دی ہے انہوں نے کہا کہ حضور میں نے تین طلاق دی ہیں۔ حضور نے فرمایا کیا ایک مجلس میں۔ رکانہ نے جواب دیا کہ ہاں حضور ایک ہی مجلس میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ تم اگر چاہتے ہو کہ رجوع کرو تو کر لو۔ رکانہ نے اپنی زوجہ کو رجوع کر کے پھر آباد کر لیا۔

اسی مضمون کی اور بھی احادیث ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاق ایک ہی طلاق کا حکم رکھتی ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں زید کو رجوع کر لینا چاہیے باقی رہا یہ کہ حضرت عمر نے تین کا حکم کیوں دیا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم سیاسی [illegible] گر لوگ باز نہ آئے [illegible] خود انہوں نے [illegible] کیا کہ میں نے چاہا تھا کہ لوگ باز آجائیں مگر وہ باز نہ آئے

غرض [illegible] مسئلہ یہی ہے کہ تین طلاق مجلس واحدہ میں دینے والا رجوع کر سکتا ہے اگر اس کی مرضی رجوع کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔ محمد یوسف صدر جمعیت اہل حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوالات اوران کے جوابات

از مولانا محمد یوسف صاحب قائم مقام صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان

سوال: زید نے آج اپنی زوجہ کو معمولی رنجش کی بناء پر یہ کہہ دیا کہ جاؤ تم کو تین طلاق سے جدا کرتا ہوں۔ زوجہ بال بچے دار ہے۔ بہت پریشان ہے اور قوم برادری کے سمجھانے پر زید بھی نادم ہے کیا شریعت محمدیہ علیہا الصلوۃ والسلام میں کوئی صورت ہے کہ زید اپنی زوجہ کو پھر لا سکے۔ عبدالمجید سکھر سندھ۔ [جلد: اش: ۱۳اص: ۲۵]

جواب: زید کو عدت کے اندر اندر حق حاصل ہے کہ اپنی زوجہ سے رجوع کر لے اگر چہ تین طلاق دے دی ہیں۔ مگر مجلس واحد میں تین طلاق دینے سے ایک ہی طلاق کا حکم ہے جیسے ایک طلاق میں رجوع صحیح ہے۔ اس میں بھی صحیح ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ابن عباسؓ سے مروی ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِىْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِىْ اَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اسی طرح تمام زمانہ خلافت صدیقیؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اور دو سال خلافتِ عمرؓ میں یہی حکم تھا کہ جو شخص تین طلاق مجلس واحدہ میں دیتا تھا وہ ایک ہی شمار ہوتی تھی۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے افسوس کیا کہ لوگوں کو ایسے معاملہ میں جلد بازی سے کام نہ لینا چاہیۓ تھا اگر یہ باز نہ آۓ تو میں تین ہی طلاق کا حکم جاری کر دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی کر دیا۔

اور مسند امام احمد بن حنبلؒ میں ہے: عن ابن عباسؓ قال طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيْدَ اَخُوْ بَنِي الْمُطَّلَبِ امْرَاَةً ثَلاثًا فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيْدًا. قَالَ فَسَئَالَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلاثًا. قَالَ فَقَالَ فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْجِعْهَا اِنْ شِئْتَ. قَالَ فَرَاجَعَهَا.

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسند امام احمدؒ میں روایت ہے کہ رکانہ نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دیں بعد میں بہت پریشان ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر سارا حال کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بتاؤ کہ تم نے کس طرح طلاق دی ہے اس نے کہا کہ حضورؐ میں نے تین طلاق دی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مجلس میں؟ رکانہ نے جواب دیا کہ ہاں۔ حضورؐ ایک ہی مجلس میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ تم اگر چاہتے ہو کہ رجوع کرو تو کرلو۔ رکانہؓ نے اپنی زوجہ کو رجوع کر کے پھر آباد کرلیا۔

اسی مضمون کی اور بھی احادیث ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجلس واحدہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین طلاق ایک ہی طلاق کا حکم رکھتی ہے۔ لہٰذا زید صورت مسئولہ میں بلا کھٹکے رجوع کر سکتا ہے باقی رہا یہ کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تین کا حکم کیوں دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم سیاسی رنگ میں تھا اور ڈانٹ تھی مگر لوگ باز نہ آتے تھے آخر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خود اپنے اس حکم پر افسوس کیا کہ میں نے چاہا تھا کہ لوگ باز آ جائیں مگر وہ باز نہ آئے۔ الغرض حکم رسول ﷺ یہی ہے کہ تین طلاق مجلس واحدہ میں دینے والا رجوع کر لے اگر اس کی مرضی رجوع کرنے کی ہو۔ واللہ اعلم محمد یوسف صدر جمعیت اہل حدیث، مالک فرم اے ایل جوزف اینڈ سنز عامل روڈ کراچی۔

سوال: ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً اڑھائی سال کی تھی اس وقت اس لڑکی کا رشتہ اس کے ماں باپ نے کسی جگہ کر دیا تھا لیکن اب اس لڑکی کی عمر ۱۶ سال ہے اور جس جگہ اس لڑکی کا رشتہ ہوا تھا اس جگہ اس کے ماں باپ دینے سے انکار کرتے ہیں معلوم نہیں کیا وجہ ہوئی اب اس لڑکی کے ماں باپ لڑکی کا دوسری جگہ رشتہ کرنا چاہتے ہیں اور جس جگہ لڑکی کا رشتہ ماں باپ اس وقت کرتے ہیں لڑکی بھی وہیں رضا مند ہے لہٰذا اس کی بابت ذرا تفصیل کے ساتھ الارشاد میں شائع کریں۔ والسلام۔ از محمد رفیق کرنالوی جمعیت اہل حدیث شہداد پور سندھ خریدار نمبر (۱۷۵) [جلد:۱ش:۱۴ص:۱۴،۱۵]

جواب: ترمذی شریف ص:۱۳۱ باب ماجاء فی استیمار البکر والثیب میں حدیث ہے۔ جس کا آخری حصہ یہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُنْكِحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاذَنَ وَاِذْنُهَا الصَّمُوْتُ.

یعنی باکرہ لڑکی کا نکاح بغیر اس کے اذن کے ہرگز نہ کیا جائے اس کا اذن اس کی خاموشی سمجھ لیا جائے گا۔

صورت مسئولہ میں اڑھائی سال کی لڑکی کا رشتہ یہ اس کی رضا یا ناراضگی کا کچھ بھی موجب نہیں ہوسکتا تھا۔ اور نہ ہی ایسی عمر میں اس کا اذن ہوسکتا ہے۔ بلکہ وہ اس قابل ہی نہیں کہ اس سے اذن طلب کیا جائے۔ اب چونکہ ۱۶ سال کی ہے اور بالغہ ہے اس لیے جہاں لڑکی اور ماں باپ راضی ہوں گے وہاں نکاح کیا جائے گا۔

مندرجہ ذیل حدیث پیش کر رہا ہوں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. [احمد، ابو داود ابن ماجہ]

یعنی ایک کنواری لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے کہ حضور میرے باپ نے میرا نکاح کر دیا مگر میں خوش نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو اختیار دیا کہ تو چاہے تو نکاح رہنے دے چاہے تو فسخ کر دے۔

یہ حدیث بالکل اس امر کو واضح کر رہی ہے کہ لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے بعد بلوغ باپ کے نکاح کو قبول کرے اور چاہے نہ کرے۔

پس مندرجہ بالا سوال کا یہی جواب ہے کہ لڑکی جب پہلے رشتے کو نہیں چاہتی اور باپ سے اتفاق رکھتی ہے تو اسی کا اعتبار ہوگا۔ واللہ اعلم

سوال: مقتدی امام کی دوسری، تیسری، چوتھی رکعت میں ملا ہو تو مقتدی کی کونسی رکعت ہوئی اور امام کے نماز ختم کرنے کے بعد مقتدی اپنی نماز پوری کر لے تو ثنا پڑھے یا نہیں؟ [جلد: ۱ش: ۱۴ص: ۱۴۔۱۵]

جواب: قاعدہ کلیہ یاد رکھیے کہ مقتدی جب امام سے کسی بھی رکعت میں ملا مقتدی کی یہ پہلی رکعت شمار ہوگی۔ مثلاً دوسری رکعت میں ملا تو مقتدی کی یہ پہلی رکعت شمار ہوگی۔ اب سلام کے بعد ایک رکعت پڑھے گا تو ثنا نہیں پڑھے گا۔ کیونکہ یہ دوسری رکعت ہے اور دوسری میں ثنا نہیں ہوتی علی ھذا القیاس تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی یہی اصول سمجھیے۔ دلیل یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ نماز کی طرف جب آئے تو نہایت اطمینان اور وقار سے چلے دوڑ دوڑ کر جماعت میں شامل ہونے کی کوشش نہ کرے۔ آگے فرماتے ہیں:

مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

یعنی امام کے ساتھ جو رکعت تم نے پائی اس کو تو پڑھنا ہی ہے اور جو رہ جائے اس کو پورا کرو۔ حدیث کا لفظ اتموا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مقتدی کچھ پڑھ چکا اور بقایا کو پورا کرنا ہے۔ پس اس کی یہی صورت ہے کہ مقتدی جب امام سے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکعت میں ملے گا تو اس کی پہلی رکعت ہوگی اور بقیہ کو پوری کرے گا۔ (تمام کا لفظ ایسی جگہ بولا جاتا ہے جہاں پہلے کچھ بنیاد رکھی گئی ہو اور کچھ کام رہ چکا تھا اس کو پورا کرنا ہے۔)

سوال: نماز میں اگر یہ شبہ ہو جائے کہ ایک ہی سجدہ کر کے کھڑا ہو گیا تو قیام کے عالم میں کیا کرے جو نماز درست ہو جائے۔

جواب: بخاری شریف میں حسن بصری رحمہ اللہ کا فتویٰ نقل کیا گیا ہے جس کو یہ نسیان ہو گیا ہو کہ شاید میں نے ایک ہی سجدہ کیا ہے تو وہ ایک اور سجدہ کرے۔ گویا جب دوسری رکعت میں کھڑا ہو گیا پھر خیال آیا کہ میں نے ایک ہی سجدہ کیا ہے اس کو چاہیے کہ فوراً اسی وقت سجدہ میں چلا جائے اس کی تفصیل ابن ابی شیبہ میں یوں مروی ہے۔

اَیُّ رَجُلٍ نَسِیَ سَجْدَةً مِنْ اَوَّلِ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یَذْکُرْهَا حَتّٰی اِذَا کَانَ فِیْ آخِرِ رَکْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ یَسْجُدُ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ فَاِنْ ذَکَرَهَا قَبْلَ السَّلَامِ یَسْجُدُ سَجْدَةً وَاحِدَةً وَاِنْ ذَکَرَهَا بَعْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ یَسْتَأْنِفُ الصَّلَاةَ.

یعنی جو شخص پہلی رکعت میں ایک سجدہ بھول جائے حتی کہ آخری رکعت میں یاد آیا تو تین سجدے کرے یعنی دو تو آخری رکعت کے ہیں اور ایک یہ سجدہ بھول سے رہ گیا تھا اور اگر سلام پھیرنے سے تھوڑا قبل یاد آ گیا تو ایک سجدہ ہی کرے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھول سے رہ گیا تھا اور اگر بعد سلام یاد آئے تو نئے سرے سے نماز ادا کرے۔

سوال: نمازی کو تشہد پڑھتے ہوئے یہ شبہ ہو کہ رکوع نہیں کیا تو نماز کس طرح درست ہوگی یا سجدہ میں شبہ کیا کہ رکوع نہیں کیا یا نماز ختم کر کے یہ شبہ ہو تو ہر سہ پہلو پر واضح روشنی ڈالئے۔

جواب: رکوع نہ کرنے کا اگر شبہ ہے تو اسی طرح کرے جیسے پچھلے سوال میں سجدہ کا بیان ہوا ہے۔ واللہ اعلم

سوال: اگر رکعت اول میں نمازی سورۃ پڑھنا بھول جائے یا شبہ ہو تو کیا حکم ہے۔ نیز یہ خیال چوتھی رکعت کے قعدہ میں ہو تو کیا کرے۔

جواب: سورۃ پڑھنا بھول جائے تو کوئی مضائقہ نہیں نماز ہو جاتی ہے۔ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ سورہ زائد پڑھنا فرض نہیں۔

سوال: اگر نمازی کو سورۃ فاتحہ بھول جائے یقین یا شبہ ہو تو دونوں حالتوں میں کیا حکم ہے چوتھی رکعت کے سجدہ میں شبہ ہو تو کیا کرے۔

جواب: اگر سورہ فاتحہ پڑھنا بھول گیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ میں نے فاتحہ نہیں پڑھی تو اس رکعت کو دوبارہ پڑھے۔ شبہ ہو تو کوئی حرج نہیں نماز صحیح ہے۔ حدیث شریف میں ہے شک کو دفع کیا کرو۔ اور یقین پر بنا کیا کرو۔ واللہ علم

سوال: دو رکعت پڑھ کر تشہد میں بیٹھنا بھول گیا تیسری کے لیے کھڑا ہوا ابھی سورہ فاتحہ نہیں شروع کی تو کیا بیٹھ کر تشہد پڑھے یا تیسری رکعت میں بیٹھے یا بالکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری رکعت میں صرف سجدہ سہو کافی ہے۔ واضح لکھئے (ایس الرحمٰن کراچی)

جواب: جو شخص تشہد اول بھول گیا اور دوسری رکعت میں کھڑا ہو گیا۔ تو اس کو لازم ہے نماز پڑھتا رہے آخر میں جا کر جب تشہد پڑھ کر سلام پھیرنے کو ہو تو قبل سلام سجوۂ سہو کر لے۔ اتنا ہی کافی ہے۔

ایک استفتاء:

ہمارے گاؤں میں رواج ہے کہ مردہ کی کفنی پیراہن پر کلمہ شریف عہد نامہ وغیرہ لکھتے ہیں اور یوں بیان کرتے ہیں کہ جب مردہ سے قبر میں سوالات ہوتے ہیں تو مردہ اپنے پیراہن سے دیکھ کر کلمہ شریف پڑھ دیتا ہے۔ تب فرشتے بول اٹھتے ہیں کہ ہمارے سوالوں کا جواب ہو گیا اسی وقت اس کی قبر سے جنت کی طرف کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔

اب سوال اول یہ ہے کہ کیا اس عقیدے کا ثبوت مطابق مسلک اہلسنت و جماعت ملتا ہے یا نہیں؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پیراہن مبارک پر کلمہ شریف اور عہد نامہ لکھا گیا ہے یا نہیں اگر لکھا گیا ہے تو کس نے لکھا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شادی شدہ صاحبزادیوں میں سے کسی صاحبزادی کا حضور کی زندگی میں انتقال ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو ان کے پیراہن مبارک پر سرکار دو عالم ﷺ نے خود کلمہ شریف یا عہد نامہ لکھا ہے؟ یا کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی کو لکھنے کا حکم فرمایا ہے؟ یا حضور کے سامنے آپ کی صاحبزادیوں کے پیراہن مبارک پر کلمہ شریف یا عہد نامہ لکھا گیا اور حضور نے سکوت فرمایا۔

چوتھا سوال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد چاروں خلفاء راشدین بالترتیب خلیفہ ہوئے اور دارالبقاء کی طرف رحلت فرما گئے کیا ان کے پیراہن مبارک پر کلمہ شریف یا عہد نامہ وغیرہ لکھا گیا ہے یا نہیں؟ اگر لکھا گیا ہے تو کس نے لکھا ہے اگر نہیں تو کیوں؟ جواب فقط قرآن مجید اور صحیح حدیث سے ہو۔

والسلام

خریداری نمبر ۲۶۷۔ ایم محمد یوسف مدرس مقام منڈل ڈاکخانہ خاص تحصیل گوجرانوالہ ضلع راولپنڈی۔ [جلد: ۱ش: ۱۵ص: ۱۳۔۱۴]

جواب: ان چاروں سوالوں کی چونکہ ایک ہی نوعیت ہے اس لیے سب کا جواب بھی ایک ہے۔ کہ حضور ﷺ کی زندگی میں ایک نہیں بیسیوں صحابی اور صحابیات اور خود حضور ﷺ کی اولاد آپ کے سامنے فوت ہوئے۔

نہ تو حضور ﷺ نے پیراہن پر کلمہ لکھانہ حکم دیا نہ ہی کسی صحابی نے آنحضور ﷺ کے بعد ایسا کیا اور نہ ہی خلفاء نے نہ ہی آئمہ نے نہ ہی صلحاء واتقیاء نے ایسا کیا۔

اس کے خلاف شرع ہونے میں یہی کافی ہے کہ کسی سلف کا اس پر عمل نہ تھا بعد کی ایجاد کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ اعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: زید کی عورت صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے۔ شاید ہی کوئی نماز قضا اور رمضان المبارک کے روزہ ترک کیئے ہوں۔ تہجد گزار بھی ہے۔ لیکن صرف ایک بات کی کسر اس میں ہے وہ یہ کہ مرد کی خدمت گزار نہیں۔ اس کے نان شبینہ کا کوئی خیال نہیں کرتی اور نہ ہی اس کے حکم کی فرمانبرداری کرتی ہے۔ ان واقعات کی روشنی میں آیا اس عورت کی یہ عبادت اس کو جنت کا مستحق بنا سکتی ہے یا نہیں؟ اور اگر جنت کا مستحق نہیں بنا سکتی تو پھر ایسی عورت کا شمار کن لوگوں میں ہوگا۔ جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں مطلوب ہے۔ [جلد:۱ش:۱۵ص:۱۳۔۱۴]

سوال: زید اپنے جائز اخراجات کے لیے باپ سے کچھ رقم مانگتا ہے لیکن باپ نہیں دیتا۔ بہ حالت مجبوری وہ باپ کی دولت سے کچھ رقم چوری کر کے اپنی جائز ضروریات کی تکمیل کرتا ہے اخلاقاً چوری خواہ باپ کے ہاں کی ہو یا کسی اور کی یہ جرم ہے لیکن شریعت میں واقعات بالا کی روشنی میں یہ فعل جرم ہے یا نہیں۔

[جلد:۱ش:۱۵ص:۱۳۔۱۴]

ہر دو سوالوں کے جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں تحریر فرمائے جائیں اور انہیں الارشاد میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔ عبدالقدیر ثمر۔ کراچی

جواب: اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر شوہر کی اطاعت واجب کی ہے اور حدیث شریف میں بھی سخت تاکید کی گئی ہے بلکہ فرمایا کہ اگر سجدہ غیر خدا کو جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی عورت جس کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے اور اس کی عبادت کا بھی شہرہ ہے۔ مگر شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے وہ سخت گنہگار ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی ہی ایک عورت کے متعلق فرمایا کہ جہنمی ہے۔ اس کی عبادت بالکل ضائع ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اکثر عورتوں کو میں نے جہنم میں دیکھا جن کا جرم صرف یہ تھا کہ اپنے شوہر کی نمک حرامی کرتی تھیں۔ لڑتے وقت مخالف پر لعن طعن کثرت سے کرتی تھیں ان احادیث کی روشنی میں ایسی عورت جہنمی ہے۔

جواب: اگر والد نے اپنے بیٹے کا خرچ اپنے ذمہ لے لیا ہو کہ میں تیرے خرچ کا ذمہ دار ہوں اور پھر اس کو پورا نہیں کرتا تو بیشک بیٹا حسب ضرورت بغیر علم باپ کے اپنی ضروری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے لے سکتا ہے اگرچہ اس مسئلہ میں خاص جزئی مجھے نہیں ملی۔ مگر بخاری شریف میں اصولی طور پر حدیث موجود ہے۔ ایک عورت نے حضور ﷺ کے پاس شکایت کی کہ میرا شوہر مجھے اور بچوں کو پورا خرچ نہیں دیتا تو کیا میں اس صورت میں اس کے مال سے بغیر علم کے اتنا لے لوں کہ میرا اور بچوں کا خرچ پورا ہو سکے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اجازت دی کہ بے شک تو اس کے مال سے اپنی ضرورت کے مطابق لے سکتی ہے۔ واللہ اعلم

سوال: زید جائداد منقولہ و غیر منقولہ چھوڑ کر فوت ہوا متوفی کے پس ماندگان میں ایک بیوی، ایک لڑکا اور دو لڑکیاں موجود ہیں۔ نیز والد، بھائی اور بہن وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی زندہ ہیں ایسی صورت میں پس ماندگان کے متوفی کے والد اور دیگر اقرباء کو وراثت میں حصہ ملے گا یا نہیں۔ اگر ملے گا تو کس قدر اور کن احکام کے تحت۔

[جلد: اش: ۱۵اص: ۱۴]

سوال: بینک اور شراب کی دوکان میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہ حلال کمائی ہوگی یا حرام۔ اگر حرام ہے تو کن احکام کے تحت۔ زید اس کو حرام اور یہ جانتے ہوئے کہ ذراسی کوشش سے دوسری جگہ ملازمت مل بھی سکتی ہے۔ ملازمت ترک نہ کرے تو شریعت میں زید کا شمار کن لوگوں میں ہوگا۔

ہر دو سوالات کے جوابات رسالہ الارشاد میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔

فقط تاریخ تحریر ۲۶ جنوری ۵۳ء

اختر عمر انصاری۔ کوارٹر ۵۸/ ۷ ناظم آباد۔ کراچی

جواب: میت کی کل جائداد سے بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ الخ [القرآن] یعنی میت کے اولاد ہوتے ہوئے بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا اور کل جائداد سے باپ کو چھٹا حصہ ملے گا۔

وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ

[القرآن]

یعنی میت کی اولاد ہوتے ہوئے ماں باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور لڑکے کو لڑکی سے دوگنا حصہ ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ [القرآن]

یعنی مرد کو لڑکی سے دوگنا دیا جائے گا بہنیں اور بھائی ایسی صورت میں محروم ہیں۔

جواب: بنک کی ملازمت مطلقاً منع نہیں ہاں وہ ڈیپارٹمنٹ جس میں سود کا کاروبار ہو اور وہاں اس کو لکھنا پڑھنا پڑتا ہے وہاں ملازمت درست نہیں۔

شراب کی دوکان میں مطلقاً ملازمت درست نہیں سب کچھ حرام ہے اس کا اصل کاروبار ہی کلیۃً حرام ہے۔ وہاں ملازمت درست نہیں۔ احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے۔

زید کو چاہئے کہ ایسی ملازمت سے جلدی دست برداری کر لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال: زید اور اس کی بیوی میں بعض وجوہات کی بناء پر تعلقات زوجین اس قدر کشیدہ ہو گئے ہیں کہ سوائے علیحدگی کے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ زید محض اس وجہ سے طلاق نہیں دیتا کہ اس کو مہر ادا کرنی پڑتی ہے۔ اور فی الحال مہر کی ادائیگی اس کے بس کی بات نہیں ہے اس کی بیوی بھی شوہر کے برعکس خلع اسی وجہ سے حاصل نہیں کرتی کہ اس کا کثیر نقصان ہوتا ہے صورت حال یہ ہے کہ ازدواجی تعلقات ختم اور گفتگو بند ہے آیا یہ زندگی شریعت میں مناسب ہے اگر نہیں تو صحیح طریقہ ہر دو کی زندگیاں سنوارنے کا کیا ہونا چاہیے۔ [جلد: اش: ۲۰ ص: ۳۵]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختر عمر انصاری کراچی

جواب: زید کو مہر ادا کرنے کی ابھی طاقت نہیں اور بیوی کا کوئی اور سہارا نہیں تو جس طرح ہو زندگی گزاریں۔ البتہ بیوی اگر مہر معاف کردے تو بہتر ہے کہ وہ خلاصی حاصل کر کے کسی دوسری ایسی جگہ چلی جائے جو پہلے سے بہتر ہو۔ چنانچہ سورہ نساء پ ۵ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنْ یَتفرَّقَا یُغنِ اللّٰهُ کُلًّا مِنْ سَعَتِه

اگر میاں بیوی دونوں جدائی اختیار کرلیں تو خدا تعالیٰ دونوں کو اپنی وسعت سے غنی کردے گا۔

اصل میں رب العزت کے احکام کی پابندی کرنے سے کوئی نہ کوئی بہتر صورت نکل آتی ہے لہٰذا میاں بیوی یہی صورت اختیار کریں۔

سوال: بکر اپنی زوجہ کو اس کی اصلاح کی وجہ سے طلاق رجعی دیتا ہے زوجہ چند ہی ایام میں معافی مانگ لیتی ہے اور بکر اس کو معاف کر کے رجوع کر لیتا ہے کچھ عرصہ بعد پھر ایسا ہوتا ہے۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہو گیا کہ بکر نے طلاق دی کیا اس تیسری مرتبہ طلاق بائن ہو گئی اور زوجہ خارج از نکاح ہو گئی اگر ہاں تو اس کو بیوی بنانے کی صورت ہو گی؟ سائل ایضاً [جلد:۱ش:۲۰ص:۳۵]

جواب: تیسری طلاق کے بعد رجوع حرام ہے۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مرد نے اگر تیسری طلاق دے دی تو مرد کو یہ عورت حلال نہیں ہوسکتی ہاں عورت کسی دوسرے سے نکاح کرلے اور پھر وہ اپنی مرضی سے اس کو طلاق دے دے پھر ایسی صورت میں پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے۔ پ:۲ س: بقرہ

سوال: عمرو اپنے احباب کا پسندیدہ ہے لیکن وہ خود اپنے احباب کو ڈوباتا رہتا ہے یعنی دعوتیں وغیرہ لیتا رہتا ہے اور خود کبھی کسی کو دعوت وغیرہ نہیں دیتا۔ احباب اس کی اس خرابی کو ظاہر بھی کرتے ہیں لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آیا شرعی نقطہ نظر سے اس کا بائیکاٹ کیا جاسکتا ہے اگر نہیں تو پھر کیا صورت اختیار کی جائے۔
سائل ایضًا [جلد: ۱ش: ۲۰ص: ۳۵]

جواب: سوال عجیب ہے اور تو عمرو اپنے دوستوں کا پسندیدہ ہے اور وہ اس کو چاہتے بھی ہیں تو پھر کیا گلہ۔ اگر ان کو اعتراض ہے تو اس کو دعوت نہ دیں اور نہ نقصان اٹھائیں لیکن یہ کیا دوستی کہ اگر وہ نہ کھلائے تو یہ ناراض ہوں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ کَ جو تم سے بدسلوکی کرے تم اس سے سلوک کرو یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم

سوال: صدقہ عید الفطر کیا امیر وغریب ہر شخص پر فرض ہے؟ اگر غریب پر بھی فرض ہے تو کسی صحیح حدیث میں اس کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ سائل ایضًا

جواب: صدقۃ الفطر بخاری و مسلم و دیگر کتب صحاح میں موجود ہے کہ خواہ مرد ہو یا عورت بچے ہوں یا جوان آزاد ہوں یا غلام سب پر فرض ہے۔ اگر غریب پر نہ ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کو مستثنیٰ فرما دیتے اس لیے حکم ہے کہ عید سے پیشتر صدقہ نکالو اس میں یہ ہوگا کہ غریب کو جب آپ دے دیں گے تو وہ اپنا صدقہ کسی دوسرے کو بھی دے سکے گا۔ ہاں بالکل نہ ہو تو خدا معاف کر دے گا یا اتنا کم ہے کہ بال بچے بھی نہ گزارہ کر سکیں تو بے شک مستثنیٰ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”طلوعِ اسلام“ کو علامہ صاحب رحمہ اللہ کی للکار کا عکس

منکرِ قرآن پرویزی فرقہ کے ایک سوال کے جواب میں علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کا مبینہ سوال نامہ جس کا آج تک جواب نہ آ سکا۔

[الارشاد جدید، ج:۱، ش:۱، ص:۱۰ تا ۱۱]

الارشاد جدید کراچی ۔۔۔ ۱۰ ۔۔۔ یکم رمضان [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تدوینِ حدیث

(از مولانا محمد یوسف صاحب ۔۔۔ صدر جمعیت اہلحدیث کراچی)

صحیفہ اہلحدیث کراچی مجریہ ۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں ایک مضمون طلوعِ اسلام کا درج کیا گیا ہے جس میں حدیث شریف کے بارے میں سوال کیا گیا ہے کہ جس طرح قرآن پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں لوگوں کو دے دیا اور ایک مصحف کی شکل میں چھوڑا۔ اس طرح حدیث کو کیوں مدون نہ کیا اور کتابی شکل نہ دی۔ تمام مضمون کا ماحصل یہ ہے۔

طلوعِ اسلام کے مضمون نگار نے آخر میں بڑی فیاضی کا ثبوت پیش کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ان سوالات کا جواب دے گا تو طلوعِ اسلام کے صفحات اس کے مضمون کے شائع کرنے کے لیے موجود ہیں۔

آخر میں کچھ کمزوری بھی دکھائی گئی ہے۔

فرماتے ہیں کہ صرف اس سوال کا جواب ہونا چاہیے۔ ادھر ادھر کی باتیں نہ ہوں۔

ہم ان شاء اللہ ادھر ادھر کی باتوں میں ہرگز وقت ضائع نہ کریں گے صرف تمہیدی اور بنیادی حل کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ مضمون تمام دنیا کے سامنے ایسا حل ہو جائے ۔۔۔ کہ آئندہ کسی سائل کو سوال کی نوبت ہی نہ پہنچے۔ اور جتنے شبہات احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیدا کیے جاتے ہیں۔ سب کا جواب ہو جائے۔ اور دکھایا گیا ہے کہ جس طرح قرآن مجید واجب الاتباع ہے اسی طرح احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی امت پر واجب الاتباع ہے۔

سوالات

احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دین کا ایک حصہ یا جزو دین ہے تو یک کیوں نہ تسلیم کیا جاتا ؟

(۱) کیا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث کو مجموعہ کتابی شکل میں قوم کے حوالے نہیں کیا ؟

(۲) کیا اس لئے کہ صحابہ کرام کو حفظ کرنے کا حکم نہیں دیا ؟

(۳) کیا اس لئے کہ کسی کو حدیث کے لکھنے کا حکم نہیں دیا ؟

(۴) کیا یہ ضروری ہے کہ ہر نبی اپنی امت کو علاوہ کتاب کے اپنی احادیث بھی کتابی شکل میں مدون کر جائے ؟

(۵) کیا یہ مسلم ہے کہ ہر نبی صرف کتاب اللہ ہی کے احکام پیش کرتا رہا ہے اور کسی رموز و لطائف و مطالب و ملل و احکام خود بیان نہ کرے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تدوین حدیث

از مولانا محمد یوسف صاحب .... صدر جمعیت اہل حدیث کراچی

صحیفہ اہل حدیث کراچی مجریہ ۱۱۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں ایک مضمون طلوع اسلام کا درج کیا گیا ہے۔ جس میں حدیث شریف کے دین ہونے پر سوال کیا گیا ہے کہ جس طرح قرآنِ پاک رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں لوگوں کو یاد کرایا اور ایک مُستند مجموعہ کتاب کی شکل میں چھوڑا۔ اس طرح حدیث کو کیوں نہ حفظ کرایا اور کتابی شکل نہ دی۔ تمام مضمون کا ماحاصل یہ ہے۔

طلوعِ اسلام کے مضمون نگار نے آخر میں بڑی فیاضی کا ثبوت بھی پیش کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ساری دنیا میں سے اس کا جواب دیگا تو طلوعِ اسلام کے صفحات اس کے مضمون کے درج کرنے کے لیے موجود ہیں۔

آخر میں کچھ کمزوری بھی دکھائی گئی ہے۔

فرماتے ہیں کہ صرف اس سوال کا جواب ہونا چاہئے ادھر ادھر کی باتیں نہ ہوں۔ ہم ان شاء اللہ ادھر ادھر کی باتوں میں ہرگز وقت ضائع نہ کریں گے۔ صرف تمہیدی اور بنیادی حل کرانا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ چل کر یہ مضمون تمام دنیا کے سامنے ایسا حل ہو جائے .... کہ آئندہ کسی سائل کو سوال کی نوبت ہی نہ پہنچے۔ اور جتنے شبہات احادیثِ رسول ﷺ کے متعلق پیدا کئے جاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔سب کا جواب ہو جائے اور دنیا دیکھ لے کہ جس طرح قرآن مجید واجب الاتباع ہے۔اسی طرح احادیثِ رسول ﷺ بھی اُمت پر واجب الاتباع ہے۔

سوالات

احادیثِ رسول ﷺ دین کا ایک حصہ یا جزوِ دین آپ کے نزدیک کیوں نہیں تسلیم کیا جاتا؟

(۱) کیا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیث کا مجموعہ کتابی شکل میں قوم کے حوالے نہیں کیا؟

(۲) کیا اس لیے کہ صحابہ کرام کو حفظ کرنے کا حکم نہیں دیا؟

(۳) کیا اس لیے کہ کسی کو حدیث کے لکھنے کا حکم نہیں دیا؟

(۴) کیا یہ ضروری ہے کہ ہر نبی اپنی اُمت کو علاوہ کتاب کے اپنی احادیث بھی کتابی شکل میں مدون کرائے؟

(۵) کیا یہ لازم ہے کہ ہر نبی صرف کتاب اللہ ہی کے احکام پیش کرے اور اس کے رموز و تفاسیر و مطالب و مغلق احکام خود بیان نہ کرے۔جس کو ہم آج کی اصطلاح میں حدیثِ رسول کہتے ہیں؟

(۶) کیا قوم کی ہدایت صرف کتاب اللہ سے ہی ہوتی ہے یا پیغمبر بغیر کتاب اللہ کے اور بھی خدائی وحی سے جس کو الہام یا القا یا وحی کہتے ہیں، ہدایت کرتا ہے؟

(۷) کیا اختلافِ احادیث جو ظاہری طور پر کسی حدیث میں نظر آتا ہو یہ مانع ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبولِ حدیث سے؟

(۸) کیا بہ سبب رواۃِ حدیث کہ فلاں صحیح ہے فلاں ضعیف ہے، یا فلاں مجروح ہے یا فلاں میں تشیع ہے۔ یا فلاں کاذب تھا یا فلاں کو نسیان تھا۔ وغیرہ ذالک۔ یہ احادیث کے رد کی وجہ ہے؟

(۹) کیا وہی اعتراض جو احادیث پر وارد ہوتے ہیں۔ خواہ کوئی بھی اور کیسا بھی ہو وہی اعتراض اگر قرآن مجید پر منکر قرآن پیش کرے۔ یا آپ کا خصم بطور الزام پیش کرے تو قرآن پاک کو رد کیا جائے گا؟

(۱۰) کیا جس مجموعہ مُستند کا آپ نے ذکر کیا ہے کہ قرآن مجید کو کتابی شکل میں حضور ﷺ نے پیش کیا تھا۔ یہ موجودہ قرآن مجید وہی ہے؟

(۱۱) کیا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے تمام نسخے جلا دیئے تھے۔ صرف ایک رکھا تھا۔ کیا یہی حضور ﷺ نے مستند اور کتابی شکل میں صحابہؓ کو دیا تھا۔ یا جو جلا دیئے گئے ان میں سے کوئی تھا۔ یا وہ کل نسخے رسول اللہ ﷺ نے مختلف زبانوں اور مختلف لغات میں صحابہ کو دیئے تھے آخر کیوں وہ جلائے گئے۔ اور کیوں ایک نسخہ رکھا گیا اور وہ کون سی لغت و زبان صحیحہ کی بنا پھر راجح الوقت قرار دیا گیا ہے۔

(۱۲) پھر اس کا کیا ثبوت کہ موجودہ قرآن پاک یہ وہی ہے اور ہو بہو وہی ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے جبریل کے سامنے بطور تلاوت پیش کیا تھا۔ یا جبرئیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضور پر اس کو پیش کیا تھا۔

جب تک ان بارہ سوالوں کا مفصّل جواب نہ دیا جائے گا۔ اُس وقت تک آپ کے سوال کا حل نہیں ہوگا۔

میں یقین اور پورے وثوق سے کہوں گا۔ کہ میری تشفّی اگر آپ کر دیں گے تو پھر ہر ایک حدیث یا مجموعہ احادیث یا مطلق احادیث کے دینی حصہ ہونے کا ثبوت قرآن ہی سے پیش کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ

حاجی یوسف کلکتہ والے

مالک فرم اے۔ ایل جوزف اینڈ سنز عامل روڈ۔ کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورہ سعودی عرب

سعودی سفیر کا علامہ صاحبؒ کے درس میں آنا:

علامہ صاحبؒ کا درس قرآن اس زمانہ میں جاری تھا۔ کراچی میں متعین سعودی سفیر خود علامہ صاحبؒ کے درس میں باقاعدہ شامل ہوتا۔ چنانچہ جماعت کے چند مخیّر حضرات نے پروگرام بنایا کہ سعودی حکومت سے مراسم قائم کیے جائیں۔ کیونکہ سعودی عرب ان دنوں ترقی کی منازل طے کر رہا تھا۔ ان کے نئے نئے پروگرام اخبارات میں چھپ رہے تھے۔ مسجد نبوی کی توسیع کی جاری تھی اور اللہ تعالیٰ تیل جیسی نعمت سے انھیں خوب نواز رہا تھا۔ اس بنا پر جماعت نے ایک تجارتی مشن جماعت اہل حدیث کے پلیٹ فارم سے تشکیل دیا اور سعودی سفیر کی معرفت اپنا پروگرام سعودی حکومت کو الریاض میں روانہ کر دیا۔ اس وقت اس وفد میں نو افراد شامل تھے۔ ایک عالم دین جو کہ خود علامہ صاحبؒ تھے اور باقی آٹھ افراد کاروباری حضرات تھے۔

سعودی عرب سے بہت جلد وزٹ ویزہ کی منظوری آ گئی۔ ہر ایک نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری سازو سامان اور اپنی ذاتی اشیاء تیار کر لیں۔ فیصلہ ہوا کہ بادشاہ وقت سعودی فرمان روا سعود بن عبدالعزیز کے شایان شان کوئی تحفہ ساتھ لے جانا چاہئے۔ چنانچہ لکڑی کا ایک باکس تیار کرایا گیا جس کے تین خانے تھے۔ ہینڈل پکڑ کر جب اس کا ڈھکن اوپر کو اٹھایا جاتا تو بیک وقت تین عدد چاندی کی ٹرے ہر خانے سے باہر کی طرف نکل آتے۔ ہر ایک ٹرے میں کراچی کا مشہور و معروف حلوہ سوہن سجا دیا گیا۔ جب ڈھکن بند کر دیں تو ہر ٹرے اپنے خانے میں چلی جاتی۔ اس کے علاوہ بیگمات کے لئے سپیشل خالص ریشم کے پارچہ جات بنوائے گئے۔ جہاز کی سیٹیں بک کرالی گئیں اور نو افراد پر مشتمل یہ وفد علامہ محمد یوسف خان رحمہ اللہ کلکتہ والے کی سربراہی میں حجاز مقدس روانہ ہو گیا۔ جماعت کے بے شمار افراد اس وفد کو الوداع کہنے کے لئے ائر پورٹ پر موجود تھے۔ فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔ یہ منظر واقعی دیدنی تھا۔

اس وفد کے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا اور کن کن حالات سے یہ وفد گزرا۔ یہ سارے حال احوال وفد نے واپس آ کر بیان کئے جس کا مختصر خاکہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے:

وفد کی سفری روداد

جوں ہی طیارہ فضا میں بلند ہوا سعودی حکومت کو روانگی کی اطلاع دے دی گئی۔ طیارہ جدہ ائر پورٹ پر اترا۔ ساتھ ہی حکومت کے نمائندے پہنچ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے وفد کے ارکان کا پر جوش استقبال کیا اور اپنی گاڑیوں میں انہیں جدہ شہر لے گئے۔انہیں بہترین ائر کنڈیشنڈ ہوٹل میں ٹھہرایا۔کچھ دیر آرام کرنے کے بعد گورنر جدہ سے ملاقات کرائی گئی اور دوسرے دن گورنر جدہ نے بڑی پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا۔اب یہ وفد بالکل سعودی حکومت کا مہمان تھا۔انہوں نے دو روز قیام کے بعد وفد کو مکہ مکرمہ پہنچایا یہاں وفد کے ارکان نے عمرہ ادا کیا۔اور گورنر مکہ نے مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیئے۔بیت اللہ کی حاضری کے ساتھ ساتھ زیارتیں بھی کرائی گئیں جس سے ارکان بہت محظوظ ہوئے۔

تین دن مکہ مکرمہ میں گزارے۔اس دوران مختلف علماء سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔جن میں امام کعبہ، وزیر صنعت اور جامعہ ام القری کے اساتذہ شامل تھے۔

اس کے بعد وفد علامہ صاحبؒ کی سربراہی اور سعودی حکومت کے انتظام میں طائف پہنچا۔گورنر طائف نے بڑے خاص انداز میں ان کا استقبال کیا اور دو دن کی مہمانی کا شرف حاصل کیا۔

طائف سے مدینہ منور کی طرف جانا تھا۔یہاں سے روانہ ہوتے ہی گورنر مدینہ کو وفد کی آمد کا پتہ چل گیا۔گورنر نے بڑے والہانہ انداز میں وفد کا استقبال کیا۔حرم مدینہ کے بالکل ہی قریب وفد کو ٹھہرایا گیا۔ہوٹل کے دروازہ کے باہر تین عدد کاریں ہر وقت تیار کھڑی رہتی تھیں۔مدینہ منورہ میں حضور اقدس ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں پانچوں وقت با جماعت نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ روضۂ رسول ﷺ کی زیارت اور شیخین کی قبروں پر دعا کے علاوہ روضة من رياض الجنة میں تلاوت قرآن پاک اور نوافل کی ادائیگی کے لئے کافی وقت میسر رہا۔

ان دنوں مسجد نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کی توسیع کی جا رہی تھی۔ بنیادیں کھودی جا چکی تھیں۔ ان میں کنکریٹ بھرا جا رہا تھا۔ علامہ صاحبؒ نے خواہش ظاہر کی کہ میرے وفد کے ارکان کی دلی خواہش ہے کہ ہم بھی مسجد نبوی کی بنیادوں میں کنکریٹ اپنے سر پر اٹھا کر بھریں۔ جس کا حکومتی نمائندوں نے فورا ہی بندوبست کر دیا۔ وفد کے تمام ارکان اپنے سروں پر ٹوکریاں اٹھا کر والہانہ انداز میں بنیادوں کو بھرنے میں مصروف ہو گئے۔ وہ اس کام کو اپنے لئے بہت بڑی سعادت خیال کر رہے تھے۔ ارکان کہہ رہے تھے کہ ہمارے حصے کا یہ کارنامہ ہمارے سارے دورے کا روح رواں تھا۔ جس کو ہم ساری زندگی نہیں بھول سکتے اور قیامت کے دن بھی ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالی ہمیں اس کام کا بہترین معاوضہ عطا فرمائے گا اور ہمارے گناہ معاف کر دے گا۔ دوسرے دن مسجد قبا میں نوافل ادا کئے اور امام مسجد قبا سے ملاقات کی انہوں نے بھی بڑے عز وشرف سے وفد کو سعودی قہوہ پیش کیا۔

ایک دن زیارتوں کے لئے مخصوص تھا۔ سبع مساجد، کعب بن اشرف کا قلعہ، جبل احد اور وہاں پر ستر صحابہ کرامؓ کا قبرستان پرانی یادیں تازہ کر رہے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرستان کے باہر کھڑے ہو کر ہم سب نے دعا کی اور بعد میں وہ پہاڑی دیکھی جس پر درہ تھا۔ جہاں حضور ﷺ نے پچاس تیر انداز صحابہ کرامؓ کو کھڑے رہنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن انہوں نے درہ چھوڑ کر مال غنیمت اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا جس سے صحابہؓ کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔

حکومتی نمائندے ایک دن وفد کو جنت البقیع میں لے گئے۔ مسجد نبوی کے تھوڑے فاصلے پر واقع یہ ایک وسیع قبرستان ہے جس میں بڑے بڑے صحابہؓ اور صحابیات مدفون ہیں۔

علامہ صاحبؒ نے بڑے رقت انگیز انداز میں دعا کرائی جس سے پورے وفد کی آنکھیں اشک بار تھیں۔

مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کو الوداع کہتے ہوئے وفد سعودی عرب کے دار الخلافہ الریاض روانہ ہو گیا۔ الریاض میں شاہ سعود بن عبد العزیز کی مہمان داری میسر آئی۔ یہاں انہیں شاہی مہمان خانہ میں جگہ ملی۔ عصر کی نماز ایک بڑے لان میں پڑھنے کا موقع ملا۔ امام صاحب کے مصلی کے پیچھے بادشاہ کا مصلی بچھا ہوتا ہے اور بادشاہ کے بالکل ساتھ ہی وفد کے اراکین کو نماز ادا کرنے کا موقع ملا۔ ننگی تلوار لیے ایک فوجی پہرہ دے رہا تھا۔ سلام پھیرنے کے بعد بادشاہ عربی زبان میں علامہ صاحبؒ کے ساتھ ہم کلام ہوا اور کچھ دینی مسائل کا تبادلہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوان خاص:

صبح کی نماز کے بعد اطلاع ملی کہ بادشاہ سلامت کے ساتھ دیوان خاص میں وفد کے ارکان کی نشست ہے۔ چنانچہ تمام ممبران تیار ہوکر دیوان خاص پہنچے۔ شاہ برادران اور شاہی خاندان کے دیگر افراد وہاں پر موجود تھے۔ وفد کے اراکین کو بھی سٹیج کے قریب جگہ دی گئی اور بڑی عزت سے ان کا استقبال ہوا۔ سب سے پہلے قاری صاحب نے تلاوت قرآن کی اور اس کے بعد شاہی مسجد الریاض کے خطیب صاحب نے ایک حدیث شریف پڑھی اور عربی زبان میں مختصر تشریح کی۔ جس ہال میں یہ تقریب منعقد ہوئی۔ بڑے خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ماحول بڑا ہی پرسکون تھا۔ بہترین پرلطف خوشبو روح کو معطر کر رہی تھی۔ اس پر قرآن پاک کی تلاوت اور حدیث مبارکہ کی تشریح، دل چاہتا تھا کہ محفل سجی رہے اور ہم اراکین وفد اسے سنتے رہیں۔ دوران مجلس بادشاہ یک دم آواز دیتا ''گاوا'' (قہوہ) فوراً ہی ٹرے میں رکھے ہوئے چھوٹے چھوٹے کپ حاضرین کے سامنے رکھ دیئے جاتے گویا کہ خدام اس انتظار میں تھے کہ کب بادشاہ آواز دیتا ہے اور تیار قہوہ حاضرین مجلس کے سامنے آجاتا۔ یہ قہوہ مخصوص قسم کا تھا جس میں سبز الائچی اور زعفران کی آمیزش تھی اور مقدار صرف دو تین گھونٹ۔ یوں سمجھیں کہ ایک گھنٹے کے اجلاس میں 4 مرتبہ قہوہ کا دور چلا۔ درس حدیث کے بعد بادشاہ نے نظام مملکت اور پھر گھریلو معاملات نبٹائے اس طرح یہ پروقار تقریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہانہ آداب کو ملحوظ خاطر رکھے ہوئے اختتام پذیر ہوئی۔

دیوان عام:

دوسرے دن علی الصبح ہمیں پیغام ملا کہ آج دیوان عام میں شاہ سعود آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔اس لئے اپنی تیاری کر لیں۔حسب دستور ہم تمام ارکان علامہ صاحبؒ کی معیت میں دیوان عام پہنچے۔ ہماری سیٹیں پہلے روز کی طرح مخصوص تھیں اور بالکل بادشاہ کے پہلو میں تھیں۔ یہ دوسرا بہت بڑا ہال تھا۔جو کہ رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔بہترین قسم کی خوشبو ہال کو معطر کیے ہوئے تھی۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ایک اطمینان بخش سکون لئے ہوئے دل کو راحت پہنچا رہی تھی۔حسب سابق تلاوت اور حدیث شریف کا درس۔عربوں کی عربی زبان میں گفتگو۔ایک عجیب پر لطف سماں پیدا کر رہی تھی۔ جو عربی زبان سے ناواقف تھے وہ عربی زبان کی چاشنی اور مٹھاس اپنے کانوں میں محسوس کرر ہے تھے۔ سارے ہال میں سکتہ طاری تھا۔بادشاہ کی طرف سے (گاوا) کا آرڈر ہوتا اور قہوہ نوش مفرح شاہی قہوہ نوش کر کے بہت ہی فرحت محسوس کرتے۔اس طرح بعد میں مختلف ممبران کی طرف سے سوال کیے جاتے اور جوابات سے ان کو مطمئن کیا جاتا۔ایک گھنٹہ کی مجلس اپنے اختتام کو پہنچی اور ہم لوگ اپنے اپنے کمروں کی طرف روانہ ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہی دعوت:

یوں تو ہم جس دن سے سعودیہ میں داخل ہوئے شاہی مہمان کی حیثیت سے ہمیں خوب نوازا گیا۔ پرلطف اور پرتکلف کھانے، مشروبات، فروٹ اور آئس کریمیں بھی پیش کی گئیں۔ ہم اپنی طبیعت کے مطابق کھاتے۔ بادشاہ کی دعوت کی خاص بات یہ تھی کہ ایک بہت بڑے ہال میں انتظام تھا۔ بڑے بڑے میز اور ان کے گرد کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک میز کی طرف ہمیں اشارہ ہوا کہ یہاں تشریف رکھیں۔ ہمارے ممبران کے قریب ایک کرسی خالی تھی۔ تھوڑی دیر انتظار کے بعد بادشاہ کی آمد ہوئی اور وہ اس خالی کرسی پر براجمان ہو گئے جو ہمارے میز کے گرد خالی پڑی تھی۔ بڑی خوشی محسوس ہوئی۔ علامہ صاحبؒ ان کے بالکل ساتھ والی کرسی پر بیٹھے تھے۔ بادشاہ نے آتے ہی گفتگو شروع کی۔ میز پہلے سے ہی سجائے ہوئے تھے اور ہر قسم کے کھانے سے پُر تھے۔ ان کے اوپر ایک کپڑا دے کر ڈھانکا ہوا تھا۔ جوں ہی بادشاہ تشریف لائے۔ کپڑا اٹھا دیا گیا اور کیا دیکھتے ہیں کہ دو بڑی ڈشوں میں سالم بکرے پکے ہوئے پڑے ہیں۔، ساتھ کانٹے اور چھریاں رکھی ہوئی ہیں اور خالی پلیٹیں بھی ہیں۔ سب سے پہلے بادشاہ نے چھری پکڑی اور گوشت کاٹا اور اپنی پلیٹ میں رکھ لیا۔ تمام ممبران نے ایسا ہی کیا، سالم بکروں کے اندر سے زردہ، پلاؤ بھی نکل رہا تھا اور اس طرح دوسرے لوازمات بھی رکھے ہوئے تھے۔ سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ بادشاہ ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ گفتگو بھی جاری رکھے ہوئے اور کھانا بھی کھا رہا تھا اور علامہ صاحبؒ سے سوال بھی کر رہا تھا کہ آپ کے ملک میں چاول کیسا پیدا ہوتا ہے۔ ہمیں تو دوسرے ملکوں سے چاول آتا ہے اور مختلف قسم کے سوال و جواب کا سلسلہ دعوت کے اختتام تک جاری رہا۔ یہ انوکھی قسم کی دعوت جو ہم نے پہلی دفعہ دیکھی تھی۔ بڑے مزے سے کھائی اور بعد میں قہوہ کا کپ پیا۔ جس نے کھایا پیا ہضم کر دیا۔

تاجروں سے ملاقات:

حکومت نے ہمیں جو ایک گائیڈ دیا ہوا تھا۔ ہم نے اس سے گفتگو کی کہ ہم یہاں کے بڑے بڑے تاجروں سے ملنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے وفد میں کچھ تاجر حضرات بھی تھے وہ چاہتے تھے کہ سعودیہ کے تاجروں سے ملاقات کی جائے۔

چنانچہ اس نے ایک وفد کا بندوبست کیا جو اردو سپیکنگ تاجروں پر مشتمل تھا۔ گفتگو کے بعد معلوم ہوا کہ سعودیہ کی زیادہ تر تجارت ہندوستان کے ساتھ ہے اور وہ سعودیہ کی تجارت پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس طرح تجارت کا براہ راست پاکستان کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں ہے۔

گاؤن کی پیشکش:

ایک دن وزیر مہمان داری نے ایک چھوٹی سی دعوت کا بندوبست کیا اور ہمیں ہر ایک کو ایک شاہی گاؤن عطا کیا، یہ گاؤن حکومت کے اپنے ہی اونٹوں کی اون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تیار کردہ تھے۔اون حاصل کر کے امریکہ روانہ کی جاتی ہے اور وہاں سے پہلے کپڑا اور پھر یہ گاؤن تیار کرا کر واپس حکومت کے حوالے کیے جاتے ہیں۔ یہ گاؤن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک اعلیٰ اور دوسرے ادنیٰ، ہمیں جو قسم عطا ہوئی وہ اعلیٰ تھی۔علامہ صاحبؒ نے واپس کراچی پہنچ کر اس کی شیروانی بنوائی تھی۔ جوان کی وفات تک چلتی رہی۔

تین دن تک ہم الریاض میں ٹھہرے۔ ہر قسم کے بازار، مارکیٹیں، محلات اور باغات وغیرہ کی سیر کرائی گئی۔آخر میں بادشاہ نے آرڈر دیا کہ وفد کو مخصوص رقم تک شاپنگ کرائی جائے۔چنانچہ ہمیں مارکیٹ لے جایا گیا اور ہر ایک نے اپنے اپنے پسند کی شاپنگ کی۔ بادشاہ سے آخری ملاقات ہوئی اور ہم یہاں سے الوداع ہو کر شاہی ٹکٹ پر کراچی پہنچے۔دوست، احباب رشتہ دار، جنہیں اطلاع مل چکی تھی وہ ائر پورٹ پر ہمیں لینے پہنچے ہوئے تھے۔اس طرح قافلہ کے یہ اراکین پندرہ دن کے سعودی عرب کے دورے کے بعد اپنے گھر پہنچے۔مندرجہ بالا روداد راقم نے مختلف ارکان سے سنی اور قارئین کی دلچسپی کے لئے حاضر کر دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ سعود کی کراچی آمد

شاہ سعود کو دعوت:

علامہ صاحبؒ جب الریاض میں بادشاہ سے مل کر واپس آنے لگے تھے تو انہیں معلوم ہوا تھا کہ شاہ سعود کراچی پاکستان کا دورہ کریں گے۔حکومت پاکستان کی طرف سے دعوت مل چکی ہے۔لہٰذا یہ دورہ 1953ء میں ہوگا۔علامہ صاحبؒ نے بادشاہ سے وعدہ لے لیا کہ جب آپ کراچی میں تشریف لائیں گے تو جماعت اہل حدیث کی طرف سے ایک پروگرام میں ہماری دعوت قبول کر لیں۔چنانچہ بادشاہ نے یہ دعوت قبول کر لی اور حکومت پاکستان کو اس دعوت کا پروگرام دے دیا۔حکومت کے نمائندے علامہ صاحبؒ کے پاس آئے اور دریافت کرنے لگے کہ آپ کے پاس کونسی کوٹھی ہے جو بالکل محفوظ بھی ہو اور بادشاہ کے معیار کے مطابق بھی۔تاکہ اس کا سروے کیا جائے لیکن جماعت اہل حدیث کے پاس ایسی کوئی جگہ نہ تھی جو اس معیار پر پورا اترتی۔لہٰذا حکومت اور علامہ صاحبؒ کے درمیان طے پایا کہ دعوت ایک گراؤنڈ میں رکھی جائے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سیکورٹی کا پورا انتظام حکومت کرے گی اور تقریب جماعت کی طرف سے ہو گی۔

چنانچہ دعوت نامے شائع ہو گئے اور یہ طے ہوا کہ دعوت کے بغیر کوئی آدمی احاطۂ تقریب میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ جماعت کے 100 آدمیوں کو دعوت نامے جاری ہوئے۔ مقررہ وقت پر بادشاہ سعود بن عبدالعزیز حکومت کے زیر انتظام پارک میں داخل ہوئے، جماعت کے ارکان پہلے ہی اپنی سیٹوں پر براجمان تھے۔ علامہ صاحبؒ نے بادشاہ کی خدمت میں عربی زبان میں سپاس نامہ پیش کیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے اس کا جواب دیا اور جماعت کی کوششوں کو سراہا اور آئندہ کی کامیابی کے لیے دعا کی۔ اس طرح یہ پروقار دعوت اختتام پذیر ہوئی۔ جس کی وجہ سے علامہ صاحبؒ اور جماعت اہل حدیث کا وقار بہت بلند ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکی زندگی

قادیانیوں کے خلاف تحریک:

1953ء میں امیر تحریکِ ختم نبوت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی صدارت میں فیصلہ ہوا کہ حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دے اور ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹا دیا جائے۔ اس سلسلہ میں تمام مکتبہ ہائے فکر کے علماء کراچی میں جمع ہو گئے ان دنوں پاکستان کا دارالحکومت کراچی تھا۔ اور یہاں سے ہی تحریک کا آغاز ہونا تھا۔ چنانچہ سارے پروگرام بنالئے اور جلسے اور جلوسوں کو آخری شکل دے دی گئی۔ تمام علمائے کرام رات کو ایک جگہ پر اپنا جلسہ کرتے رہے۔ پروگرام بناتے رہے اور رات کو ایک ہی جگہ پر سو گئے۔ حکومت نے اچانک چھاپہ مار کر تمام علماء کو گرفتار کرلیا اس طرح یہ پروگرام سبوتاژ ہو گیا۔ پھر بھی جو بچ گئے انہوں نے فرداً فرداً جلسے جلوسوں کی قیادت کی اور گرفتار ہوتے رہے۔

قادیانیوں کو علامہ صاحب رحمہ اللہ کا کھلا چیلنج:

علامہ صاحب رحمہ اللہ بھی اس میں پیچھے نہ رہے۔ ایک بہت بڑا اشتہار قادیانیوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف نکالا۔ ان کی تمام خرافات اور جھوٹے نبی کے دعوے لوگوں کو بذریعہ اشتہار بتائے۔ اس پر بھی بس نہ کی۔ ایک جمعہ کو بندر روڈ پر واقع موتی مسجد میں نہایت پرجوش خطاب کیا اور قادیانیوں کی تمام غلط باتیں لوگوں کو برملا بتائیں۔

قادیانیوں کے خلاف تحریک کے دوران علامہ صاحب رحمہ اللہ کے ایک مطبوعہ اشتہار کا عکس

بقول مرزا غلام احمد قادیانی

تمام مسلمان خواہ وزراء ہی کیوں نہ ہوں کافر، کنجریوں کی اولاد اور جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں اور بیگمات کتیاں ہیں۔

اور بقول مرزا بشیر احمد قادیانی قائد اعظم اور وزیر اعظم کافر اعظم نہیں تو بھی کافر ضرور ہیں۔

[illegible]

مولوی محمد یوسف خان کلکتہ والے [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفتاری

سی آئی ڈی نے حکومت کو علامہ صاحبؒ کے متعلق رپورٹ دی۔ جس پر ان کی گرفتاری کا حکم ہوا۔ چنانچہ رات ایک بجے تک سی آئی ڈی کے آدمیوں نے علامہ صاحبؒ کے گھر کو گھیرے رکھا۔ رات ایک بجے پولیس کی گاڑی علامہ صاحبؒ کے گھر کے باہر آئی، علامہ صاحبؒ کو اٹھا کر اپنی گاڑی میں بٹھایا اور سنٹرل جیل کراچی میں بند کر دیا۔ صبح اخبارات میں علامہ صاحبؒ کی گرفتاری کی خبر چھپی۔ جمعیت اہل حدیث کے ارکان علامہ صاحبؒ کے گھر پہنچنا شروع ہو گئے اور کافی نعرہ بازی کی گئی۔ حکومت کو پتہ چلا تو انہوں نے پولیس بھیج کر لوگوں کو منتشر کر دیا۔

تحریک چند روز چلی اور آہستہ آہستہ ختم ہو گئی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ساری قیادت تو پہلے ہی پکڑی جا چکی تھی اور رہے سہے علماء بعد میں گرفتار ہوتے رہے۔ اب لوگ کراچی میں اپنے اپنے علماء سے ملاقاتیں کرتے اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل بناتے۔ مگر حکومت کی سختی نے ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہونے دی۔ خواجہ ناظم الدین بنگالی ان دنوں وزیراعظم تھا۔

چند ماہ میں کئی علما حکومت سے مذاکرات کرنے کے بعد رہائی حاصل کر گئے اور جو باقی بچ رہے وہ بھی مذکرات کے بعد جیل سے باہر آنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان دنوں خواجہ ناظم الدین صاحب وزیراعظم تھے۔ علامہ صاحبؒ کو کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ حکومت کی طرف سے پیشکش دی کہ آپ بھی معافی نامہ لکھ دیں، آپ کو رہا کر دیا جائے گا۔

مگر علامہ صاحب رحمہ اللہ حق پر ڈٹے رہے اور معافی نامہ لکھنے سے انکار کر دیا۔ حکومت نے علامہ صاحب رحمہ اللہ کو جیل میں بی کلاس دے رکھی تھی۔ یومیہ خرچہ اس وقت کے حساب سے سات روپے دیا جاتا تھا۔ جو کہ ایک آدمی کے لئے دو وقت کی روٹی اور ناشتے کے لئے کافی تھا، کچھ چیزیں کھانے پینے کی گھر سے بھی سپلائی کی جاتی تھیں۔

علامہ صاحب رحمہ اللہ چونکہ عالم ہونے کی ساتھ ساتھ تاجر بھی تھے اور باقاعدہ گورنمنٹ کے کھاتے میں انکم ٹیکس دہندہ تھے۔ ان دنوں حکومت ٹیکس دینے والے افراد کی قدر کرتی تھی۔ آٹھ نو ماہ جیل میں رکھنے کے بعد حکومت نے سوچا کہ تحریک کا کوئی بھی ممبر جیل میں نہیں ہے اور تمام افراد باہر جا کر خاموش ہو چکے ہیں۔ کوئی بھی دوبارہ تحریک شروع کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ اگر علامہ صاحب رحمہ اللہ کو ہم رہا کرتے ہیں تو یہ کیا کر لیں گے۔ لہذا حکومت نے علامہ صاحب رحمہ اللہ کو گیارہ ماہ بعد جیل سے باعزت رہا کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الارشاد جدید جلد:۱،ص:۲،ش ۲۱،۲۲ میں مطبوعہ خبر میں مولانا یوسف کلکتوی ؒ کی قادیانیوں کے خلاف برپا تحریک کے سلسلہ میں گرفتاری کے بعد رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مولانا محمد یوسف صاحب کی رہائی کا مطالبہ

جمعیت اہل حدیث کراچی کا ایک عام جلسہ زیر صدارت حکیم عبدالعزیز صاحب یمین بتاریخ ۱۴ مئی ۵۳ء بمقام تمیز سوشیل ہال بوقت دس بجے دن منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ جمعیت اہل حدیث کراچی کا یہ عام جلسہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی (صدر جمعیت اہلحدیث کراچی و قائم مقام صدر جمعیت اہلحدیث کل پاکستان و پرانے مسلم لیگی کارکن) کو غیر مشروط طور پر رہا کر دے۔ صاحب موصوف کی عدم موجودگی کی وجہ سے اس بابرکت ماہ صیام میں تبلیغی سرگرمیوں سے جماعت اور درس قرآن کے فیوض سے عوام محروم رہے ہیں۔ حکومت کا یہ اقدام عوام کی بے چینی کو دور کرنے اور عوام و حکومت کے مابین خوشگوار تعلقات قائم کرنے کا باعث ہوگا۔ عوام کے احساسات اور وقت کے تقاضا کا لحاظ کرتے ہوئے مقتدر حکام فوری توجہ فرما کر مولانا موصوف کو جلد رہا کر کے نئی کابینہ اپنے نیک عزائم کا عملی نمونہ پیش کر کے عوام کو مطمئن اور ملک میں سازگار فضا پیدا کرے۔

محرک: محمد صالح عظیم

مؤید: مرزا حمید الدین صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوپت ڈاکو

جیل کا ساتھی (صَاحِبَیِ السِّجْنِ)

قادیانیوں کے خلاف چلنے والی تحریک کے سلسلہ میں علامہ صاحبؒ کو جیل جانا پڑا۔ جیل میں علامہ صاحبؒ کا پڑوسی ایک قیدی تھا، جس کا نام بھوپت تھا وہ راجھستان کا رہنے والا تھا۔ آٹھ دس آدمیوں نے مل کر عہد کیا کہ ہم کانگریس کی حکومت اور اس کے عہدے داروں کو قتل کریں گے۔ جو بھی لیڈر ہمارے سامنے آیا اسے زندہ نہ چھوڑا جائے گا۔ اس گروپ کا لیڈر بھوپت تھا۔ انہوں نے سب سے پہلے ایک پولیس اسٹیشن پر حملہ کیا اور ان کے اسلحہ خانہ سے اسلحہ حاصل کیا۔ پھر یہ گروپ دیہاتوں میں جاتا اور کانگریس کے لیڈروں کو چن چن کر قتل کرتا۔ تھوڑے ہی دنوں میں اس گروپ کا بہت چرچا ہو گیا اور پولیس پارٹی ان کو گرفتار کرنے کے لئے ان کے تعاقب میں چل پڑی۔ مگر انہوں نے رات کہیں اور دن کو کہیں دوسرے شہر میں کانگریس کے لیڈروں کا صفایا کرنا شروع کر رکھا تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں ان کے شکار کانگریس کے لیڈروں کی تعداد سو تک پہنچ گئی۔ کئی دفعہ پولیس پارٹیوں سے آمنا سامنا بھی ہو جاتا۔ مگر انہوں نے چونکہ جان کی بازی لگا رکھی تھی۔ اس لئے پولیس والے اپنی جان بچانے کے لئے دور دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہی فائر کھول دیتے تھے۔ انڈیا گورنمنٹ نے انھیں زندہ یا مردہ گرفتار کرنے والوں کو بہت بڑے بڑے انعامات دینے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ آہستہ آہستہ ان کے افراد کم ہونا شروع ہو گئے، ایک دو بھاگ گئے اور ایک دو قتل ہو گئے۔ حکومت نے ملٹری کو بھی ان کے پیچھے لگا دیا۔ کیونکہ کئی کانگریسی لیڈر قتل ہو رہے تھے اور عوام میں خوف وہراس بڑھ رہا تھا۔ بھوپت اور دوسرے چند لوگ اس کے ساتھ رہ گئے تھے۔ انہیں بھی یقین ہو گیا کہ اب ان کا زندہ رہنا مشکل ہے، ہر طرف پولیس اور ملٹری والے ان کا پیچھا کر رہے ہیں اور وہ عنقریب مارے جائیں گے۔

لہٰذا بھوپت ڈاکو نے فیصلہ کیا کہ اگر وہ لوگ پاکستان میں داخل ہو جائیں تو انہیں امان مل سکتی ہے۔ ایک رات سرحد پار کر کے پاکستان میں داخل ہو گئے اور اپنے آپ کو حکومت پاکستان کے حوالے کر دیا۔ جب ان کی گرفتاری کی خبر پاکستان نے دی تو انڈیا حکومت کے کانگریسیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اب وہ اپنی جان کو محفوظ شمار کرنے لگے۔

حکومت پاکستان نے ان تین افراد کو پکڑ کر سکھر جیل میں ڈال دیا، کئی ماہ یہ لوگ سکھر جیل میں رہے۔ حکومت پاکستان کی نرمی سے یا کسی اور وجہ سے ایک آدمی جیل سے فرار ہو گیا، آج تک اس کا پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کہاں گیا اور اس کے ساتھ کیا بیتی۔ دوسرا آدمی جیل میں ہی طبعی موت مر گیا۔ اب سکھر جیل میں صرف بھوپت ڈاکو باقی رہ گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے سوچا کہ اب وہ واپس انڈیا جا کر کیسے رہے گا۔ وہاں پر تو حکومت انڈیا نے اسے زندہ یا مردہ پکڑنے پر بہت انعام مقرر کر رکھا ہے۔ لہذا اپنی زندگی کے دن پاکستان میں ہی گزار دیئے جائیں۔

حکومت نے اپنے ہی کسی پروگرام کے تحت اس کو سکھر سے کراچی جیل میں منتقل کر دیا، اس شخص کو جیل میں بی کلاس دی ہوئی تھی۔ اس جگہ چونکہ علامہ صاحبؒ پہلے ہی موجود تھے۔ ساتھ والی کوٹھڑی میں اسے جگہ مل گئی۔ چنانچہ رات کو قیدی اپنے اپنے کمرے میں بند کر دیئے جاتے اور صبح ان کو کمرہ سے نکال کر برآمدہ میں پھرنے اور ایک دوسرے سے بات چیت کی اجازت ہوتی۔

علامہ صاحبؒ کا بھوپت کو مسلمان کرنا:

چند روز ایک دوسرے سے تعارف کے بعد علامہ صاحبؒ نے بھوپت کو مشورہ دیا کہ اگر تم نے پاکستان میں ہی رہنا ہے تو پھر ایک شریف شہری کی حیثیت سے رہو چونکہ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے، تم بھی مسلمان ہو جاؤ اور اپنی زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزار کر پچھلی زندگی کے گناہوں کی اللہ رب العزت سے معافی مانگو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے پچھلے گناہ معاف فرما کر تمہیں جنت عطا کرے گا۔ علامہ صاحبؒ کی وعظ ونصیحت کا اس پر گہرا اثر ہوا اور اس نے مسلمان ہونے کا پروگرام بنا لیا۔ علامہ صاحب نے جیل میں ہی اسے مسلمان ہونے کے لئے کلمہ پڑھایا اور اس کا نام امین یوسف رکھ دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند ہی دنوں میں علامہ صاحبؒ نے اس کو دین کی موٹی موٹی باتیں ازبر کروائیں۔ سورۂ فاتحہ اور اس کے علاوہ چند سورتیں اس نے یاد کر لیں۔ نماز باقاعدگی سے شروع کر دی۔ اور دیگر مسائل بھی علامہ صاحبؒ سے اس نے سیکھ لئے۔

بھوپت اب امین یوسف بن چکا تھا۔ اب اس نے پاکستان میں ہی اپنی بقیہ زندگی گزارنے کا پروگرام بنالیا اور ایک شریف شہری کے طور پر اپنے آپ کو پیش کرنا شروع کر دیا۔ جلد ہی جیل میں اس بات کا چرچا ہو گیا اور یہ خبر کراچی میں آگ کی طرح پھیل گئی اور اخبارات نے بڑی بڑی سرخیوں سے اس کے مسلمان ہونے کا تذکرہ کیا۔

داروغہ جیل کی ناراضی:

مسلمان ہونے کی خبر جیل کے داروغہ کو پہنچی۔ وہ اخبارات میں آنے والی اس خبر کی تصدیق کے لیے فوراً جیل کوٹھڑی گیا، جہاں موجودہ امین یوسف رہائش پذیر تھا۔ اس کو بلایا اور حاکمانہ انداز میں اس نے اس خبر کی تصدیق چاہی۔ امین یوسف نے برملا اعلان کیا کہ اب وہ مسلمان ہو گیا ہے اور پاکستان کا شریف شہری بن کر زندگی گذارے گا۔ اس کے بعد داروغہ علامہ صاحبؒ کی کوٹھڑی کی طرف لپکا اور علامہ صاحبؒ سے دریافت کرنے لگا کہ آپ نے اس ڈاکو کو کیسے مسلمان کیا ہے۔ آپ کو کس نے اختیار دیا تھا۔ میری اجازت کے بغیر جیل میں پتا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہل سکتا۔ کمبائنڈ انڈیا میں مَیں بڑی بڑی جیلوں کا داروغہ رہا ہوں۔ بڑے بڑے کانگریسی لیڈر میرے پاس جیلوں میں قید رہے ہے، پنڈت جواہر لعل نہرو۔ مولانا ابوالکلام آزاد، خان بہادر، اندرا گاندھی اور مولانا محمد علی جوہر جیسے لیڈروں نے جیل میں میری سرکردگی میں اپنے دن گزارے مگر جیل میں کسی کو جرأت نہیں تھی کہ میری اجازت کے بغیر کوئی کام کرے۔ آپ نے خلاف توقع یہ کام کر کے میری توہین کی ہے اور میرے وقار کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ جس کے آپ اور صرف آپ ذمہ دار ہیں۔ آپ کو چونکہ میں نے مذہبی رہنما نہیں بلکہ اپنا استاد بنا رکھا ہے۔ اس بنا پر میں آپ کے خلاف اب کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا۔ وگرنہ آپ دیکھتے کہ میں آپ کو وہ مزہ چکھاتا کہ آپ تا وفات یاد رکھتے کہ کوئی ملا تھا۔ علامہ صاحبؒ فرمانے لگے کہ اس داروغہ نے بہت کچھ کہا۔ مگر ایک قیدی کی حیثیت سے میں بالکل خاموش کھڑا اس کی کڑوی کسیلی سنتا رہا۔ آخر کار وہ اپنے حواریوں کے ساتھ بڑ بڑا کر واپس چلا گیا۔

امین یوسف کی رہائی:

مجھے جیل سے رہا ہوئے چند روز ہی ہوئے تھے کہ حکومت نے امین یوسف کا جیل میں رکھنا ایک بوجھ تصور کیا اور ارادہ کیا کہ اسے رہا کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی پاکستانی اس کے پُر امن رہنے کی ضمانت دے دے۔ حکومت اسے بارڈر پر زمین الاٹ کر دیتی ہے اور وہاں پر زمینداری کر کے اپنا پیٹ پال لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اس نے زمین کا قطعہ لینے سے قطعاً انکار کر دیا اور کہا کہ انڈیا حکومت کو اگر معلوم ہو گیا کہ بھوپت بارڈر پر کاشتکاری کر رہا ہے تو راتوں رات اسے اٹھا کر لے جائیں گے۔ جہاں پر اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ لہٰذا اگر حکومت پاکستان میری ضمانت طلب کرتی ہو تو میں اپنے محسن مولانا محمد یوسف کلکتہ والے جو کہ میرے جیل کے ساتھی رہے ہیں۔ ضمانت کے لئے ان کا نام پیش کرتا ہوں۔

سی آئی ڈی کا ایک انسپکٹر یہ کام سرانجام دینے کے لیے مقرر کیا گیا۔ اس نے علامہ صاحب ؒ سے گھر پر رابطہ کیا اور امین یوسف کی رہائی کا وعدہ کیا۔ علامہ صاحب ؒ نے فوراً ضمانت دینے کی حامی بھر لی اس طرح امین یوسف کی رہائی عمل میں آئی۔

امین یوسف رہائی کے بعد:

پولیس کی نگرانی میں ضمانت کے کاغذات مکمل کرنے کے بعد امین یوسف کو علامہ صاحب ؒ کی سپردگی میں دے دیا گیا۔ اخبارات میں یہ خبر بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ چھپی۔ اور اہل کراچی جو بھوپت کے واقعات ایک ڈاکو کی حیثیت میں اخبارات میں کئی دفعہ پڑھ چکے تھے۔ علامہ صاحب ؒ کی رہائش گاہ کی طرف جوق در جوق آنے لگے اور امین یوسف کا دیدار کرنے کے علاوہ ان سے واقعات بنفس نفیس خود سنتے رہے۔

امین یوسف نے بتایا کہ میرا قد کاٹھ پہلے کی نسبت تین گنا کم ہو گیا ہے۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جیل میں رہ کر خود اپنا وزن کم کیا ہے۔ میری بڑی بڑی داڑھی تھی اور سر پر جوڑا تھا۔ مونچھیں بڑی بڑی بل کھاتی کہ کانگریسی دیکھ کر یک دم دہشت زدہ ہو جاتا اور کسی کو میرے ساتھ آنکھ ملا کر بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ جس طرح شیر کے سامنے بلی کیا حیثیت رکھتی ہے۔ اب تو میں خود بھیگی بلی کی طرح بن گیا ہوں۔ مجھ پر علامہ صاحبؒ کا احسان ہے جنھوں نے مجھے مسلمان بنایا اور راہ راست پر لگا دیا ہے۔

امین یوسف جلسوں میں:

کراچی میں علامہ صاحبؒ مختلف جلسوں میں امین یوسف کو اپنے ساتھ لے جاتے اور اس سے سورۂ فاتحہ اور نماز کے الفاظ ٹوٹے پھوٹے انداز میں لوگوں کو سنواتے۔ بھوپت کا اس دوران میں کھانا اور رہائش علامہ صاحبؒ کے ذمہ رہی اور ہر ہفتہ سی آئی ڈی کے دفتر میں حاضری رہتی۔

چند ماہ بعد میمن قوم کے ایک آدمی نے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دینے کا اعلان کر دیا۔ اس پر تمام قوم سراپا احتجاج بن گئی۔ کہ ایک ڈاکو کو میمن قوم کی لڑکی نہیں دی جا سکتی۔ مگر وہ آدمی ڈٹ گیا اور اعلان کیا کہ میں اپنی لڑکی دے رہا ہوں کسی کو کیا اعتراض ہے۔ آہستہ آہستہ یہ بات دب گئی اور اس کا نکاح ہو گیا۔

تھوڑے عرصہ تک وہ سسرال میں رہا اور پھر ایک مخیر شخص نے کراچی میں فلیٹ خرید کر امین یوسف کو علیحدہ مکان میں آباد کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضری سے استثناء:

امین یوسف کی حاضری سی آئی ڈی کے انسپکٹر کے پاس کئی ماہ جاری رہی۔ ایک دن سندھی انسپکٹر کے پاس اس کا ایک دوست بیٹھا ہوا تھا جو کہ انگلینڈ میں رہائش پذیر تھا اور اس کی سانگھڑ کے علاقہ میں بڑی جاگیر تھی۔ ادھر امین یوسف جب حاضری کے لئے گیا تو اس وڈیرے نے اپنے دوست انسپکٹر سے امین یوسف کی حاضری کے متعلق سوال کیا کہ یہ شخص کس جرم میں حاضری کے لئے آتا ہے۔ انسپکٹر نے اسے سارا کیس سنایا اور اسی وڈیرے کی سفارش سے اس کو حاضری سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔ یہ وڈیرے کا امین یوسف پر احسان تھا۔

بھینسوں کا کاروبار:

تھوڑے عرصہ بعد امین یوسف نے ہمت سے کام لے کر لیاری کے علاقہ میں اپنا مکان بنا لیا اور وہاں پر دو تین بھینسیں خرید کر ان کا دودھ فروخت کرنے لگا۔ آہستہ آہستہ بھینسیں بڑھتی گئیں اور ان کی تعداد ایک سو تک ہو گئی۔ ایک ڈیری کے ساتھ دودھ کا معاہدہ کیا خود ڈیری والے اپنے ملازمین کی مدد سے دودھ دوہ کر لے جاتے اور جو رقم دودھ کی بنتی امین یوسف کے حوالے کر جاتے۔ چونکہ امین یوسف نہایت ایمانداری سے کاروبار چلا رہا تھا اور ایک قطرہ بھی پانی کا دودھ میں ملانا پسند نہیں کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کاروبار میں برکت ڈال دی اور تھوڑے عرصے میں اچھا خاصا کام چل گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظم آباد کے علاقہ میں اس نے اپنا بنگلہ بنالیا اور بچوں کو بڑے بڑے سکولوں میں داخل کرادیا اور خود بھینسوں کی نگرانی کرتا اور بڑی پرسکون زندگی گزارنے لگا۔

سانگھڑ میں مینیجری:

سانگھڑ کا وڈیرا جس کا انگلینڈ میں قیام تھا۔ سال بعد پاکستان آتا اور اپنی زمین جو کہ ایک مینیجر کے سپرد تھی حساب کتاب کر کے رقم لے جاتا۔ اس نے محسوس کیا کہ یہ مینیجر مجھے آمدن صحیح نہیں دے رہا۔ اس نے امین یوسف کو تلاش کیا اور سانگھڑ کی زمین کی مینیجری اس کے حوالے کرنے کو کہا۔

امین یوسف نیک اور رحمدل تھا مگر احسان فراموش نہ تھا۔ وڈیرے کی آفر کو قبول کرلیا اور اپنی تمام بھینسیں فروخت کر دیں اور سانگھڑ میں وڈیرے کی زمین کا قبضہ لے لیا۔ مستقل رہائش کراچی میں رہی اور ہر ہفتہ زمین سے کراچی آتا اور بیوی بچوں کو مل کر واپس چلا جاتا۔ بقول امین یوسف کے کہ وڈیرہ اس پر بہت خوش ہے اور پہلے سے دوگنی آمدن ہو رہی ہے۔ یہ امین یوسف کی نیک نیتی کا نتیجہ تھا۔ بعد میں معلوم نہیں اس کے ساتھ کیا بیتی اور پھر راقم کی کبھی اس سے ملاقات نہ ہوسکی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلچسپ و عجیب زندگی

انڈے کا تحفہ

علامہ صاحبؒ اکثر دوستوں اور علماء کرام سے میل ملاپ رکھتے تھے۔ کراچی میں جب کبھی مولانا مودودیؒ تشریف لاتے ان کا پی۔ اے علامہ صاحبؒ کو فون پر اطلاع دے دیتا۔

علامہ صاحبؒ وقت نکال کر مولانا موصوف سے ملنے جایا کرتے اور کافی مسائل پر گفتگو ہوتی۔ دینی اور ملکی مسائل زیر بحث آتے۔ کراچی میں ایک ادارہ ''قرآن محل'' کے نام سے چل رہا ہے۔ اس کا مالک اکثر علامہ صاحبؒ سے مختلف مسائل حل کرانے کے لئے رابطہ کرتا تھا۔ ایک دن علامہ صاحبؒ اس کے گھر تشریف لے گئے اور بہت سے مسائل پر گفت وشنید کے بعد علامہ صاحبؒ کو انہوں نے ایک انڈہ تحفہ میں پیش کیا۔ علامہ صاحبؒ انڈے کے تحفہ پر حیران رہ گئے۔ بعد میں قرآن محل کے پروپرائٹر نے انڈے کی وجہ تسمیہ بیان کی اور بتایا کہ جس طرح مہاتما گاندھی کی بکری کو فروٹ کھلا کر اس سے دودھ حاصل کیا جاتا تھا اور وہ دودھ مہاتما گاندھی استعمال کرتا تھا۔ اس طرح فروٹ کی تاثیر دودھ میں شامل ہو جاتی تھی۔ بالکل اسی طرح ان مرغیوں کو مغزیات کھلا کر ان سے انڈے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کیے جاتے ہیں ۔ چونکہ میں ہر وقت دماغی کام میں مصروف رہتا ہوں اور ایسی مرغیوں کے انڈے استعمال کر کے اپنی دماغی صلاحیت پوری کر لیتا ہوں۔ آپ کی خدمت میں پیش کرنا سعادت خیال کر رہا ہوں لہٰذا یہ تحفہ قبول کر لیں۔

سیٹھ صاحب کی پیش کش ٹھکرانا

علامہ صاحب رحمہ اللہ کی خطابت بڑے انوکھے انداز کی تھی۔ سامعین پر جادو کا سا اثر ہو جاتا تھا۔ آپ کا خطاب سننے کے لئے کراچی کے اطراف سے لوگ کھچے کھچے چلے آتے تھے۔ آپ پنجابی نژاد ہونے کے باوجود اردو زبان میں خطاب کرتے تھے اور کراچی کے اردو دان آپ کا خطاب سن کر بڑے محظوظ ہوتے تھے۔

ایک سیٹھ صاحب نے علامہ صاحب رحمہ اللہ کو اپنی مسجد میں خطابت کی دعوت دی یہ سیٹھ صاحب اپنے مدرسے کے کرتا دھرتا تھے اور سارا خرچہ مدرسہ پر اپنی گرہ سے صرف کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت بڑے بڑے کاروبار دے رکھے تھے۔ اور لاکھوں کروڑوں کی جائیداد کے مالک تھے۔ انہوں نے علامہ صاحب رحمہ اللہ کو اپنی مرضی کا خطبہ دینے کی طرف توجہ دلائی۔ مگر علامہ صاحب رحمہ اللہ نے قرآن وسنت کے مطابق بیان کیا اور ان کے اشاروں کی طرف بالکل توجہ نہ دی۔ ایک میٹنگ میں فرمانے لگے کہ اگر آپ میری مرضی کے مطابق خطبہ دیتے تو میں نے آپ کو روپوں کی ایک تھیلی پیش کرنی تھی۔ مگر اب آپ محروم رہ گئے۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا مجھے آپ کی تھیلی کی ضرورت نہیں اللہ آپ کو مبارک کرے۔اور بہ بانگ دہل اعلان کیا کہ میں نے ساری زندگی قرآن وسنت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور نہ ہی کسی کی چاپلوسی کی ہے۔جو علم مجھے اللہ تعالی نے عطا کیا ہے اس کی روشنی میں تبلیغ کرنا اپنے لئے فخر محسوس کرتا ہوں دین حنیف کی اشاعت میں جان کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کروں گا۔ میں غزنوی خاندان کا شاگرد ہوں۔ان کے والد مولانا عبداللہ غزنوی نے اپنا ملک افغانستان چھوڑ کر ہجرت کر کے ہندوستان آنا قبول کر لیا تھا مگر حکومت کی ہاں میں ہاں نہیں ملائی۔اللہ تعالی کی توفیق سے علامہ صاحب رحمہ اللہ بھی آخری دم تک کسی حکمران یا امیر زادے کے حاشیہ بردار نہیں بنے۔

پنجاب کا سفر صندوق کی تبدیلی کا واقعہ

علامہ صاحب رحمہ اللہ کا قبیلہ اکثر پنجاب میں آباد تھا اور آپ سال دو سال بعد انہیں ملنے پنجاب کا سفر کیا کرتے۔آپ کی عادت تھی کہ کراچی سے اپنے ساتھ کراچی کا تحفہ حلوہ سوہن لاتے اور رشتہ داروں اور دوستوں کو تحائف دیتے۔اس غرض کے لئے ایک بڑا صندوق جستی چادر کا ساتھ لاتے جس میں تحائف کے علاوہ کپڑے اور دیگر سامان ضرورت ہوتا۔آپ کا معمول ہوتا کہ آپ ہمیشہ فرسٹ کلاس میں سفر کرتے، سیٹ پہلے سے بک تھی اور کراچی سے لاہور جانا تھا۔سفر کا آغاز ہوا اور مسافروں سے گفتگو کے بعد رات آرام سے اپنی سیٹ پر سو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچانک آدھی رات کے وقت ایک سٹیشن پر ایک مسافر نے اترنا تھا اس نے اسٹیشن پر اتر کر قلی سے کہا کہ سیٹ کے نیچے سے صندوق نکال کر لاؤ۔

چنانچہ قلی نے جلدی سے علامہ صاحبؒ والی سیٹ والا صندوق نکال لیا اور سٹیشن پر اتر گیا۔ گاڑی روانہ ہوگئی۔ ابھی گاڑی نے کچھ فاصلہ ہی طے کیا تو علامہ صاحبؒ کو یک دم خیال آیا کہ میرا صندوق تو نہیں اتار لیا گیا۔

فوراً سیٹ پر بیٹھے اور دیکھا کہ ان کا صندوق غائب ہے۔ ساتھیوں کو جگایا تو فوراً فیصلہ کیا کہ زنجیر کھینچی جائے۔ کچھ لمحوں میں گاڑی رک گئی گارڈ آیا اور پوچھا کہ کیا معاملہ ہے بتایا کہ میرا صندوق اتار لیا گیا ہے اور یہ دوسرا صندوق پڑا ہے۔ گارڈ نے علامہ صاحبؒ کو مشورہ دیا کہ اب معاملہ نزدیکی کا ہے اور آپ کو ایک سپاہی دیتے ہیں جو آپ کو اس اسٹیشن پر لے جائے گا وہاں سے اس مسافر کا معلوم ہو سکے گا۔ اور آپ کو اپنا صندوق مل جائے گا۔ علامہ صاحبؒ نے گاڑی سے اترنے کا فیصلہ کر لیا اور رات کی تاریکی میں ایک دو کلومیٹر کا فاصلہ بڑی تکلیف میں گذارا۔ اسٹیشن پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ مسافر دوبارہ اسٹیشن پر آ گیا ہے اور اپنے صندوق کے بدلنے کا بتا رہا ہے۔ چنانچہ علامہ صاحبؒ نے اپنا صندوق قبضے میں لیا اور رات ویٹنگ روم میں انتظار کیا اور صبح دوسری گاڑی سے لاہور پہنچے۔

جنات کا شاگردی اختیار کرنا

علامہ صاحبؒ اگرچہ تدریسی میدان میں بڑی شہرت حاصل کر چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔لیکن آپ کی خطابت میں بھی وہ جادو تھا کہ سامعین متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔آپ کا چرچا پنجاب سے نکل کر بنگال میں بھی بہت ہو گیا تھا اور بنگال والے اہل حدیث آپ کو ہر سال بنگال لے جاتے اور ایک دو ماہ خوب تبلیغ ہوتی۔بنگال کے کونے کونے سے لوگ آپ کا بیان سننے کے لئے بے چین ہوتے۔علامہ صاحبؒ کی تدریسی قابلیت طالب علمی دور سے ہی تھی اور جب سندِ فراغت کے بعد امرتسر کے مدرسہ غزنویہ میں آپ نے تدریس کا باقاعدہ آغاز کیا تو ہر طالب علم کی یہ خواہش ہوتی کہ میرا سبق علامہ صاحبؒ کے پاس ہو اور علامہ صاحبؒ کی شاگردی کا مجھے بھی شرف حاصل ہو۔اس وقت مدرسہ غزنویہ میں کچھ مسلمان جن علامہ صاحبؒ کے شاگرد بن چکے تھے اور خفیہ طور پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ کلاس میں بیٹھتے اور علامہ صاحبؒ سے استفادہ کرتے تھے۔

ایک دن ان جنوں نے علامہ صاحبؒ سے مشورہ کیا کہ آپ ہمارے قبیلہ میں چلیں اور وہاں پر تبلیغ کریں۔آپ کی تبلیغ سے ہمارے بہت سے بھائی مسلمان ہو جائیں گے اور راہ راست پر آ جائیں گے۔چنانچہ جن علامہ صاحبؒ کو اٹھا کر اپنی بستیوں میں لے گئے اور ایک ہفتہ آپ سے وعظ و نصیحت سنتے رہے۔ اس پروگرام کا اتنا اثر ہوا کہ جنوں کے بہت سے قبیلے اسلام لے آئے۔ایک ہفتہ کے بعد وہ جن علامہ صاحبؒ کو واپس مدرسہ میں چھوڑ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ صاحبؒ کے یک دم غائب ہونے کا علم ہوا تو ان کے گھر والے اور مدرسہ کے ناظمین پریشان ہو گئے اور علامہ صاحبؒ کی تلاش شروع کر دی لیکن مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ تلاش کرنے والے ہر طرف روانہ کیے گئے مگر کوئی سراغ نہ ملا۔ آخر ایک ہفتہ بعد علامہ صاحبؒ خود ہی مدرسہ پہنچ گئے اور بڑی پریشانی کے عالم میں سارا واقعہ خود بیان کیا۔ جس کو سننے کے بعد بہت سے طالب علم خوفزدہ ہو گئے اور کچھ حیران و پریشان ہوئے۔ علامہ صاحبؒ نے بتایا کہ جنوں نے انہیں ایک وظیفہ بتایا ہے کہ جب کسی تکلیف میں ہوں یا ان کو جنوں کی ضرورت ہو تو وظیفہ پڑھنے سے وہ جن ان کے پاس حاضر ہو جائیں گے۔

علامہ صاحبؒ نے ان جنات سے کسی بھی قسم کا مالی فائدہ نہیں اٹھایا وہ اس کو حرام سمجھتے تھے۔ کیوں کہ اگر ان سے کچھ لے لیا جائے تو وہ کہیں نہ کہیں سے وہ چرا کر لائیں گے۔ ہماری اور ان کی دنیا میں فرق ہے۔ ہماری کام کی چیز وہ ہماری دنیا سے ہی تو لائیں گے۔

مہمان نوازی

ایک آدمی اپنی بساط کے مطابق مہمانوں کی قدر و منزلت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ علامہ صاحبؒ میں یہ خوبی تھی کہ وہ تکلف کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور گھر میں جو چیز بھی حاضر ہوتی پیش کر دیتے تھے۔ کبھی مہمان کو بساط کے مطابق ہوٹل میں لے جاتے اور ضرورت کے مطابق ان کو کھانا وغیرہ پیش کرتے۔ گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں چائے کے لئے ہر وقت چولہا جلتا رہتا تھا۔ شاید ہی کوئی وقت ایسا ہو کہ ان کے ملنے والے گھر میں موجود نہ ہوں۔ کاروباری حضرات سے لے کر جماعت کے اراکین، مقتدی اور شاگردوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ عشاء کے بعد بڑے بڑے امراء کا گروپ بھی علامہ صاحبؒ کی حاضری میں رہنے کے لئے سعادت تصور کرتے تھے۔ دوستوں کی خواہش کے مطابق کبھی ہوٹل میں جاتے تو ہوٹل کا بل علامہ صاحبؒ اپنی جیب سے ادا کرتے۔ اگر کسی سیٹھ نے بل ادا کرنے کی جرأت کر بھی لی تو فوراً کاؤنٹر پر جا کر اس کے پیسے واپس کراتے اور خود اپنی جیب سے رقم ادا کرتے۔ اس طرح بس وغیرہ یا ریل کا سفر کرنا ہوتا۔ خواہ کتنے ہی آدمی ان کے ساتھ کیوں نہ ہوں ٹکٹ خود لیتے۔

سحری کا پیالہ

رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی علامہ صاحبؒ دودھ، بادام کھجلا اور پھینیوں کا بندوبست کر لیتے اور ایک سپیشل قسم کا پیالہ تیار کراتے۔ سحری کے کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے سب مہمانوں کو جگاتے اور انہیں یہ پیالہ پیش کرتے۔ جس نے ایک دفعہ پیالہ پی لیا۔ اس کی بعد میں خواہش ہوتی کہ یہ پیالہ بار بار ملتا رہے۔

اعلیٰ ترین خطابت:

علامہ صاحبؒ کی خطابت کا تو لوگوں کے درمیان بہت چرچا تھا۔ لوگ ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب سننے کے لئے جوق در جوق آتے اور دل کو راحت پہنچاتے اور مختلف مسائل سے آگاہی حاصل کرتے۔ جب بھی علامہ صاحبؒ لاہور تشریف لاتے تو حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ کو ملنے ان کی قیام گاہ پر تشریف لے جاتے۔ حافظ صاحب فوراً ہی علامہ صاحبؒ سے فرماتے کہ اگلا جمعہ ہماری مسجد چوک دالگراں میں آپ نے پڑھانا ہے۔ جس کا اعلان کر دیا جاتا اور مسجد لوگوں سے بھر جاتی۔

عظیم الشان مناظر

خطابت کے ساتھ ساتھ علامہ صاحبؒ بہت اچھے مناظر بھی تھے۔ یہ زمانہ متحدہ ہندوستان کا تھا۔ اہل حدیث علماء کے مناظرے ہندوؤں، بریلویوں اور قادیانیوں سے اکثر ہوتے رہتے تھے۔ ان مناظروں کی وجہ سے بہت سے لوگ اہل حدیث ہوجایا کرتے تھے۔ علامہ صاحبؒ بھی مناظروں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے اور ان کے بیان کے مطابق کہ کسی ایک مناظرے میں بھی انہوں نے شکست نہیں کھائی بلکہ دلائل دے کر دشمن کو بھاگنے پر مجبور کر دیا جاتا۔ کئی مناظرے ایک ہفتہ سے بھی زیادہ دیر تک چلتے رہتے۔ علامہ صاحبؒ اپنی خداداد صلاحیت کی وجہ سے مخالف کا دائرہ اتنا تنگ کر دیتے کہ اس کو جواب دینے کی ہمت نہ ہوتی اور فتح کا سہرا علامہ صاحبؒ کے سر پر سج جاتا۔

مناظرہ گلاّں والا

بستی گلاں والا چھانگا مانگا چونیاں روڈ کے وسط میں برلب سڑک واقع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں دو بھائی ولی محمد اور علی محمد ارد گرد کی بستیوں میں خطیب تھے۔ دونوں بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے توحید کی نعمت سے نوازا ہوا تھا۔ اکثریت بریلوی حضرات کی اس علاقہ میں آباد تھی۔ بڑے بڑے زمیندار سکھ تھے۔ مسلمان غریب اور کمزور تھے۔

1930ء سے 1940ء کی دہائی کا واقعہ ہے۔ اس زمانہ میں اہل حدیثوں کے ساتھ ہندوؤں، بریلویوں اور قادیانیوں کے مناظرے اکثر ہوتے رہتے تھے۔ فاتحہ خلف الامام پڑھنے کا مسئلہ چل پڑا۔ دونوں فریق اپنے اپنے دلائل دیتے رہے۔ لیکن پائیدار حل نہ نکل سکا۔

آخر علی محمد نے رائے دی کہ مناظرہ کر لیا جائے تم اپنے علما کو بلا لو اور ہم اپنے علما کو بلاتے ہیں۔ جو فیصلہ ہو سب اس کو تسلیم کریں۔ علما حضرات کے ساتھ رابطے ہوئے اور مناظرہ کی تاریخ اور جگہ کا تعین کیا گیا۔ دونوں فریقوں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ثالث کے فرائض سکھ سردار انجام دے گا۔ ان دنوں علامہ محمد یوسف صاحب تعلیم مکمل کر کے امرتسر میں رہائش پذیر تھے۔ جلسوں اور مناظروں میں ان کی شہرت پھیل چکی تھی۔ جوانی کا عالم تھا۔ جوش اور جذبہ بھی بہت تھا۔ چنانچہ لاہور اور امرتسر سے علما اہل حدیث کی ٹیم مناظرے کے لیے گلاں والا پہنچی۔ جن میں مولانا محمد یوسف کلکتوی بھی تھے۔

کافی لوگ مناظرہ کو سننے کے لیے گلاں والا پہنچے۔ علامہ محمد یوسف نے قرآن وحدیث سے ثابت کیا کہ سورۃ فاتحہ خلف امام پڑھنا صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالف فریق لاجواب ہوگیا اور اس طرح میدان اہل حدیثوں نے مار لیا۔

ثالث نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ اہل حدیثوں کے دلائل قوی ہیں اور یہ حق پر ہیں۔ بریلوی حضرات کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکے۔ یہ مناظرہ اختتام کو پہنچا۔ جس کا سہرا علامہ محمد یوسف کے سر پر سجا۔

ڈی سی کراچی کی حیرت

چونکہ علامہ صاحبؒ میں مذہبی اور سیاسی ہر دو رنگ پائے جاتے تھے اور مختلف انجمنوں کے صدور کے طور پر بھی کام کرتے رہے تھے اس لحاظ سے ان کی شہرت حکومت کے کارندوں تک بھی پہنچتی رہتی اور سی آئی ڈی والے اکثر علامہ صاحبؒ کے خطبات کی رپورٹیں حکومت تک پہنچاتے رہتے تھے۔ اس کے علاوہ کراچی میں جمعیت اہل حدیث کے صدر ہونے کی حیثیت سے بھی ڈی سی اکثر انہیں بلاتا رہتا بلکہ حکومت کے نمائندے ہر فرقے کے صدور کو ان کا جائزہ لینے کے لئے ملاقاتیں کرتے رہتے تاکہ شہر میں امن وامان کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ اور ان صدور کو حکومت کی طرف سے مختلف شکلوں میں امداد کی پیش کش بھی ہوتی رہتی تھی۔

اس سلسلے میں ڈی سی کراچی نے علامہ صاحبؒ کو بتایا کہ ہمارے پاس بے سہارا، غریب لوگوں کی امداد کے لئے غیر ممالک سے اشیاء آتی رہتی ہیں۔ آپ کو ان میں سے کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتائیں۔ علامہ صاحبؒ خاموش رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری ملاقات پر پھر ڈی سی صاحب نے امداد کا ذکر کیا تو علامہ صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ امداد غریب، بے سہارا لوگوں کے لئے ہے اور مجھے اس کی ضرورت نہیں آپ ضرورت مند افراد کی مدد کریں۔ آپ کی اس بات پر ڈی سی بہت تعجب کرنے لگا اور حیران ہو گیا۔ اس نے علامہ صاحبؒ کو بتایا کہ کئی جماعتوں کے لوگ ہمارے پاس بار بار یہ امداد لینے آتے ہیں اور آپ کو میں خود پیش کش کر رہا ہوں اور آپ اسے قبول نہیں کر رہے۔ آپ جیسے خوددار آدمی میں نے کم ہی دیکھے ہیں۔

گوجرانوالہ میں استقبال

ایک دفعہ لاہور سے گوجرانوالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ مسجد اہل حدیث دال بازار میں جانا تھا۔ ریل گاڑی کا سفر کیا۔ ریلوے اسٹیشن پر اترے اور تانگہ سامنے لیا۔ اس کو بتایا کہ دال بازار لے چلو۔ چنانچہ جیسے ہی تانگہ بازار میں داخل ہوا۔ جماعتی حضرات جن کی دکانیں اس بازار میں تھیں۔ جونہی انھوں نے علامہ صاحبؒ کو تانگے میں آتے دیکھا۔ نعرہ تکبیر بلند کیا اور علامہ صاحبؒ کو ملنے کی غرض سے والہانہ تانگے کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ مسجد تک جاتے جاتے کافی آدمی جمع ہو گئے۔ اچھے بھلے باریش آدمیوں کو تانگے کے پیچھے بھاگتا دیکھ کر لوگ حیرانی سے کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور ایک دوسرے سے سوال کرنے لگے کہ کونسی شخصیت جا رہی ہے جس کے دیدار کے لیے لوگ بھاگے جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں۔

مسجد کے دروازے پر تانگہ رکا۔ اور علامہ صاحبؒ بمع ساتھیوں کے نیچے اترے۔ پر جوش استقبال دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ سب لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ علامہ صاحبؒ نے فرمایا آپ کا جوش وخروش دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ علماء کی قدر کرنے کی اور توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں اپنا سچا اور پکا خادم بنائے۔

مسجد کیتھوریہ کی تعمیر

علامہ صاحبؒ کا ایک مقتدی جس کا نام محمد شفیع کیتھوریہ تھا۔ متمول خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اور علامہ صاحبؒ کی مجالس میں بڑے شوق سے شریک ہوتا تھا۔ ایک دن اس نے علامہ صاحبؒ کو پیش کش کی کہ میرے پاس خطیر رقم مسجد کی تعمیر کے لیے پڑی ہے۔ آپ کہیں ایک مکمل مسجد میرے خرچہ پر بنوا دیں۔ علامہ صاحبؒ نے فرمایا کہ رقم اپنے پاس رکھیں کہیں مسجد کی فرمائش آئی تو آپ کو اطلاع کردی جائے گی۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد ایک سائل آیا اور عرض کی کہ ہمارے محلّہ میں مسجد نہیں ہے کسی صاحب خیر سے کہیں کہ محلّہ میں مسجد بن جائے۔ ہمیں نماز کے لیے دور جانا پڑتا ہے۔ اور اس طرح ہماری کئی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور ہمارے چھوٹے بچے تعلیم حاصل کرنے اتنی دور نہیں جا سکتے۔ علامہ صاحبؒ نے فوراً کیتھوریہ صاحب کو فون پر اطلاع دی کہ جلد تشریف لے آئیں تاکہ مسجد کے متعلق بات چیت کی جا سکے۔ علامہ صاحبؒ کی تجویز پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیتھور یہ صاحب خود اس آدمی کے ساتھ جگہ دیکھنے گئے اور اپنی نگرانی میں مسجد تعمیر کروادی۔ اور علامہ صاحب رحمہ اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

عبداللطیف صاحب حمیدیہ پریس والے

علامہ صاحب رحمہ اللہ کے پڑوس میں دوسری گلی میں ایک فلیٹ میں عبداللطیف نامی ایک شخص رہائش پذیر تھا۔ یہ شخص ہر وقت علامہ صاحب رحمہ اللہ کی محبت میں بیٹھا رہتا تھا۔ صبح، دوپہر، شام اکثر اس کو وہاں پایا۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ کا بہت شیدائی تھا۔ اس کو علما کی کیسٹیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا۔ معمولی پڑھا لکھا تھا۔ مسئلے مسائل اکثر پوچھتا رہتا تھا۔ اپنے بچوں کو کام پر لگا کر علامہ صاحب رحمہ اللہ کی حاضری ضروری سمجھتا تھا۔ جہاں جلسہ کی خبر اس کو ملی۔ کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈر لے کر پہنچ جاتا۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ کے کارخانے کے چھپوائی کے کام اسی کے سپرد تھے۔ یہ بڑی دل جمعی سے سارا کام کروا کر علامہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ اور ساتھ ہی بل دے دیتا۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ شفقت کے ساتھ رقم ادا کر دیتے اور یہ بڑا خوش ہوتا۔

شیخ محمد بشیر قصوری

عبداللطیف کا ایک دوست جس کا نام شیخ محمد بشیر قصوری تھا۔ کاروبار کی غرض سے قصور سے نقل مکانی کر کے کراچی میں آباد ہو گیا تھے اور بجلی کے سامان کا کاروبار کرتا تھے۔ پہلے ان کی دکان آرام باغ کے علاقے میں تھی۔ بعد میں ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بلدیہ کے سامنے بھی بندر روڈ پر پرفیکٹ الیکٹرک کے نام سے دوکان خرید لی۔ اور کاروبار کو وسیع کر دیا۔ ان کے پاس گاڑی بھی تھی۔ برنس روڈ کے علاقہ میں ایک فلیٹ کا مالک تھا۔ اس کے بعد انہوں نے سندھی مسلم سوسائٹی میں ایک بڑی کوٹھی بنوائی تھی اور وہاں رہائش اختیار کر لی تھی اور بقیہ زندگی وہیں بسر کی۔

فرصت میں عشاء کے بعد اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر آتے اور علامہ صاحبؒ سے عرض کرتے کہ آپ کو کلفٹن کی سیر کراتے ہیں یہ تینوں حضرات گاڑی میں بیٹھ کر کلفٹن کے ساحل پر جاتے۔ اور وہاں پر بیٹھ کر تنہائی میں علامہ صاحبؒ سے دینی مسائل دریافت کر کے اپنی پیاس بجھاتے۔ واپسی پر علامہ صاحبؒ کو کسی ہوٹل میں لے جاتے اور ان کی مہمانی کا حق ادا کرتے۔

بریگیڈیر (ر) اے آر ناصر

جناب ناصر صاحب علامہ صاحبؒ کے دروس اور محفلوں میں اکثر شریک ہوتے تھے۔ ناصر صاحب حافظ آباد کے رہنے والے ہیں۔ اور اوائل عمر میں کراچی تشریف لے آئے۔ حافظ آباد سے درس نظامی کر چکے تھے۔ شعبہ درس وتدریس سے ان کا تعلق تھا۔ حاجی عبدالقیوم صاحب جماعت کے بڑے مخیّر حضرات میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ کوئی بھی سفیر ان کے ہاں سے خالی نہیں جاتا تھا۔ ان کا بنگلہ کراچی میں قائد اعظم کے مزار کے قریب تھا۔ گرمیوں میں اکثر مری جاتے رہتے تھے۔ ناصر صاحب ان کے گھریلو مدرس تھے اور ان کو بھی ساتھ مری لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ واپسی پر ناصر صاحب نے بتایا کہ عید الفطر ہمیں مری میں ہی ادا کرنی پڑی۔ عید کی جماعت میں نے کرائی۔ جب مدینہ منورہ میں جامعہ کا افتتاح ہوا اور پہلی بار پاکستانیوں سے بھی داخلے کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں تو ناصر نے درخواست دے دی اور اللہ سے دعا کی اور ان کا داخلہ جامعہ میں ہو گیا۔ جامعہ سے فارغ ہو کر انہوں نے ملٹری جائن کر لی اور کافی عرصہ سعودی عرب، افغانستان، میں گذارا۔ فرماتے تھے۔ کہ میں بادشاہوں کے درمیان مترجم کے فرائض بھی انجام دیتا رہا ہوں۔ بعد میں ان کی ٹرانسفر پاکستان ہو گئی اور ترقی کرتے کرتے بریگیڈیئر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور اسلام آباد میں F/8 کے علاقہ میں مکان بنا کر رہنے لگے۔ جنرل ضیاء الحق کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ضیاء صاحب اکثر میٹنگوں میں ناصر صاحب کو شامل کرتے اور ان سے مشورہ طلب کرتے۔

ناصر صاحب کا ایک بیٹا جس کا نام حسن ناصر ہے مکہ میں رہائش پذیر ہے۔ ایک دن جب 1996ء میں میرے بیٹے شفیق الرحمٰن فرخ حج کے لئے گئے تو ان کی ملاقات ہوئی اور گفت و شنید کے بعد پتہ چلا کہ دونوں کے والد دیرینہ دوست ہیں۔ علامہ صاحبؒ جن دنوں حافظ آباد میں قیام پذیر تھے۔ تو ان کی ملاقات ناصر صاحب کے بڑے بھائی حکیم بشیر احمد سے ہوئی۔ جو کہ مومن مسلمان، صالح، پرہیز گار، اور پابند شریعت تھا اور علامہ صاحبؒ اکثر ان سے معجون فلاسفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنوا کر کھایا کرتے تھے۔

ناصر صاحب جب کراچی میں تھے تو علامہ صاحبؒ کے بیٹے شعیب سے ان کا گہرا تعلق تھا۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ اور اکثر مل کر پروگرام بناتے تھے۔ سیر و تفریح اور خورو نوش میں ایک دوسرے کے معاون ہوتے تھے۔

ابھی ناصر صاحب سروس میں ہی تھے کہ راقم کا اسلام آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ ناصر صاحب سے ملاقات ہوئی بڑی محبت سے پیش آئے اور تحفے تحائف پیش کیے۔ اس طرح کئی سالوں کے بعد دوبارہ خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور کئی سال تک چلتا رہا۔

ایک دفعہ خط لکھا کہ مجھے عارضہ قلب لاحق ہو گیا ہے اور میں 3 ماہ بیت اللہ میں گزار کر آیا ہوں اور اپنا علاج آب زم زم سے کرتا رہا ہوں۔ پہلے سے بہتر ہوں آپ کے پاس کوئی ٹوٹکہ ہو تو ارسال کریں۔ میں نے جوابی خط میں لکھا کہ آب زم زم تو آپ کے پاس موجود ہے اگر اس میں چھوٹی مکھی کا خالص شہد دو چمچہ ملا کر صبح نہار منہ اور عصر کے بعد نوش کر لیا جائے تو سنت پر بھی عمل ہو جائے گا اور اللہ تعالی کے فرمان کے مطابق فیه شفاء للناس پر بھی عمل ہو جائے گا۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا آپ صبح اور عصر کے وقت شہد پانی میں ملا کر ایک پیالہ نوش فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ناصر صاحب نے مجھ سے شہد منگوا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عمل شروع کیا اور جوابا لکھا کہ کافی فائدہ ہوا ہے۔

2000ء میں مجھے مکہ مکرمہ جانے کا اتفاق ہوا میرے ساتھ میرا بیٹا شفیق الرحمٰن فرخ مدیر اعلیٰ مجلہ نداء الجامعہ بھی تھا۔

جبکہ دوسرا بیٹا حافظ عتیق الرحمٰن ان دنوں مکہ مکرمہ میں جامعہ ام القری میں زیر تعلیم تھا اور یہ بمع فیملی کے مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھا۔ ہمیں اللہ کی توفیق سے وہاں 3 ماہ رہنے کا موقع ملا۔ ایک دن گھر میں ناصر صاحب کا فون آیا کہ میں عمرہ کی غرض سے مکہ آیا ہوا ہوں اور حسن ناصر (بیٹے) کے ہاں قیام ہے۔ اگر موقع ملے تو ملاقات کر جائیں۔ میں صاحب فراش ہوں لیکن ملاقات کی کوئی راہ نہ نکل سکی۔

ناصر تخلص اور نام عبدالرحمٰن عالم فاضل اور ملٹری میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہونے کے باوجود چہرہ سنت رسول سے مزین۔ علما کی قدر کرتے اور آنے والوں کی پر تکلف مہمانی کرتے۔ توحید پرستوں کے مسائل حل کرواتے تبلیغ کا فریضہ بڑے احسن طریقے سے انجام دیتے۔ ایک ملاقات میں فرمانے لگے کہ میں نے کئی مشرک فیملیوں کو پکا توحید پرست بنا دیا ہے۔ حفظہ اللہ!

معروف شاگرد

علامہ صاحبؒ کے شاگردوں کی تعداد بہت تھی۔ اپنے پہلے دور کے شاگرد اکثر جلسوں میں ملتے تو ان کی عمر سے زیادہ عمر رسیدہ معلوم ہوتے اس کی وجہ یہ تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ علامہ صاحب رحمہ اللہ تعلیم کے دوران ہی تدریس کے فرائض بھی انجام دیا کرتے تھے اور ان میں اکثر طلباء علامہ صاحب رحمہ اللہ سے بڑے ہوتے تھے۔ درمیانہ دور زیادہ تر خطابت اور کاروبار میں گذار دیا۔ آخری عمر میں دوبارہ تدریس کا موقع ملا جس سے پنجاب، کراچی اور بلتستان کے طالب علم استفادہ کر سکے جن میں سے چند ایک معروف نام حسب ذیل ہیں:

1 مولانا عبدالحق صدیقی مرحوم ساہیوال

2 علامہ عبدالعزیز حنیف خطیب اعظم اسلام آباد (سابق ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان)

3 قاری یحی رسول نگری ساہیوال

4 ملک بشیر احمد پاکیزہ ہنی ٹریڈرز چھانگا مانگا ضلع قصور

5 حافظ محمد جمیل ڈھاکہ

6 ہارون الرشید حساس استاد اسلام آباد

7 حاکم الدین رحمانی گورنمنٹ پروف ریڈر کراچی

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے طلباء تھے۔ مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ و سرپرست مجلّہ ''نداء الجامعہ'' فضیلۃ الشیخ مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی حفظہ اللہ بھی کچھ عرصہ کے لیے علامہ صاحب رحمہ اللہ کے حلقۂ ارادت میں بیٹھتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات

علامہ محمد یوسف کلکتوی اپنے روزانہ کے دینی، تدریسی اور ملی معمولات میں پیہم استوار تھے کہ داعی اجل پیغام لے آیا۔

29 اگست 1970ء بروز ہفتہ بمطابق 26 ربیع الثانی 1390ھ کا دن انہوں نے اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے گزارا پچھلے پہر بحر العلوم میں طلبا کو بخاری شریف پڑھائی۔ شام کو گھر پہنچے، نماز عشاء ادا کرنے کے بعد بہو سے کہا گھٹن ہو رہی ہے اور میرا دل گھبرا رہا ہے، ذرا آرام کروں گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا۔ بیٹے شعیب اختر نے ڈاکٹر بلایا، اس نے انجکشن دیا اور تجویز پیش کی کہ اگر انہیں ہسپتال لے جایا جا سکے تو بہتر ہے، لیکن ابھی پروگرام بن ہی رہا تھا کہ گھڑیال نے رات گیارہ بجے کا گھنٹہ بجا کر ان کی حرکتِ قلب بند ہونے کا اعلان کر دیا کہ علم و عمل کا یہ آفتاب، جید عالم دین، خطیب لاثانی، ختم نبوت کے محافظ، طلبا کا ہمدرد، بہترین مدرس، دینی نشر و اشاعت میں منہمک، بیک وقت بے مثال صحافی، تاجر، جماعتی و ملی اتحاد و یگانگت کا شیدا، حکومتوں کو ان کی غلط پالیسیوں پر للکارنے والا، لادینی قوتوں کے آگے کوہ گراں، پکا مسلم لیگی، انتہائی مشفق باپ، سسر اور خاوند دنیا فانی میں اپنا کام مکمل کر چکا اور اسے بارگاہِ الٰہی سے بلاوا آ چکا ہے۔ چنانچہ اہل خانہ نے بڑھ کر دیکھا تو سرخ و سفید چہرہ انتہائی پرسکون کیفیت اختیار کر چکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر کو پھر بلایا گیا جس نے آ کر علامہ صاحبؒ کے عالم بالا میں پہنچ جانے پر تصدیق ثبت کر دی۔

یاایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

راتوں رات ٹیلی فون سے بے شمار لوگوں تک ان کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ صبح کے اخبارات نے علامہ صاحبؒ کی وفات کی خبریں شائع کیں اور سہ پہر تقریبا تین بجے ان کی نماز جنازہ ان کے معتمد ساتھی ممتاز عالم دین مولانا قاری عبدالخالق رحمانی نے انتہائی پرسوز انداز میں پڑھائی۔

جنازہ کیا تھا۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ایک سمندر، کون ہوگا کہ جسے علامہ صاحب کی وفات کا علم ہوا ہو اور وہ رسائی پانے کے باوجود نہ پہنچا ہو۔

چنانچہ ان گنت راہ ہدایت پانے والوں کا راہنما، بے شمار طلبا کا پیارا استاد، لاتعداد عقیدت مندوں کا محترم، کثیر تعداد نمازیوں کا خطیب دل پذیر اور بڑی تعداد میں موجود قارئین کا محسن صحافی صدر مرکزی جمعیت اہلحدیث کراچی و نگران پندرہ روزہ الارشاد ۷۰ سالہ علامہ محمد یوسف کلکتوی کو یوسف پورہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

رہے نام اللہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

وفات پر اخبارات وجرائد کی رپورٹس

علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات پر مختلف شہروں سے جمعیت اہل حدیث کے کارکنوں کے تعزیتی مراسلات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

روزنامہ جسارت کراچی

جسارت
کراچی

۱۳ اگست ۱۹۷۰ء، ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ، قیمت ۲۵ پیسے، پوسٹ بکس ۳۶، جلد ۱، شمارہ ۹۹

علامہ یوسف کلکتوی رحلت فرما گئے

[illegible]

مؤتمر اہلحدیث کا تعزیتی اجلاس

[illegible]

علامہ یوسف کلکتوی کی وفات پر ... اسلامی کراچی کا اظہار رنج و غم

[illegible]

علامہ یوسف کلکتوی

[illegible]

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ یوسف خان کلکتویؒ رحلت فرما گئے

کراچی ۳۰ اگست (سٹاف رپورٹر) ممتاز اہل حدیث عالم اور مشہور ادارے بحر العلوم سعودیہ کے بانی و سرپرست علامہ محمد یوسف خان کلکتویؒ آج رات گیارہ بجے حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ۶۹ سال تھی۔ علامہ محمد یوسف کلکتوی کے انتقال سے علم دین کی تدریس کے باب میں زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے۔ علامہ مرحوم پاکستان میں اور پاکستان سے باہر دینی حلقوں میں نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ملک کے گوشے گوشے میں اور بیرونی ممالک میں بھی ان کے ہزاروں شاگرد پھیلے ہوئے ہیں۔ مرحوم تحریک پاکستان کے نہایت سرگرم کارکن تھے۔ اس جدوجہد میں انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں۔

علامہ محمد یوسف کلکتوی ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ امرتسر کے مدرسہ غزنویہ سے فارغ التحصیل تھے۔ ۵۴ء میں آپ جمعیت اہل حدیث کے صدر منتخب ہوئے۔ کراچی میں آپ نے ۱۹۶۳ء میں بحر العلوم سعودیہ قائم کیا۔ ان دنوں مرحوم موتی مسجد کے خطیب کے فرائض بھی انجام دے رہے تھے۔ تحریک ختمِ نبوت کے دوران بھی مرحوم قید کے مراحل سے گزرے۔ جیل میں آپ کی تبلیغ سے ہی بھوپت ڈاکو نے اسلام قبول کیا تھا۔ رات گئے علامہ محمد یوسف کلکتوی مرحوم کے صاحبزادے محمد شعیب نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ جنازہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل صبح بحر العلوم برنس روڈ سے اٹھایا جائے گا اور گڑ باغیچہ کے یوسف پورہ قبرستان میں دفن کر دیا جائے گا۔[۳۱ اگست ۱۹۷۰ء۔جلد:۱،شمارہ:۹۹]

مؤتمر اہل حدیث کا تعزیتی اجلاس

کراچی ۳۱ اگست :مؤتمر اہل حدیث کی مجلسِ عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس آج زیر صدارت مولانا عبدالحنان علوی منعقد ہوا جس میں ایک تعزیتی قرارداد کے ذریعہ علامہ محمد یوسف کلکتوی کی رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ علامہ موصوف کی وفات سے اسلامیانِ پاکستان ایک جید عالم دین سے محروم ہو گئے۔قرار داد میں مرحوم کے سوگوار خاندان سے دلی ہمدردی کرتے ہوئے مؤتمر نے یقین دلایا ہے کہ علامہ مرحوم کے جاری کردہ دارالعلوم کی ہر طرح سے امداد اور تعاون کرے گی۔اس سلسلے میں ایک شوریٰ طلب کی جارہی ہے۔[روزنامہ جسارت ۳۱ اگست ۱۹۷۰]

مولانا کلکتوی رحمہ اللہ کی وفات پر جماعت اسلامی صوبہ سندھ کا اظہار افسوس اور مولانا کو خراج عقیدت

کراچی ۳۰ اگست آج جماعتِ اسلامی صُوبہ سندھ کی مجلسِ عاملہ کی قرارداد کے ذریعے مولانا یُوسف کلکتوی کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس آج مولانا جان محمد عباسی امیر جماعت اسلامی سندھ کی زیر صدارت منعقد ہوا،قرارداد میں مولانا یوسف کلکتوی کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا گیا کہ انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایسے وقت میں جبکہ بیرونی طاقتوں کے اشارے پر ملک دشمن عناصر نے علیحدگی کا نعرہ لگایا، تمام فروعی اختلافات کو بھلا کر ایمان اور یقین کے ساتھ ان طاقتوں کو للکارا اور قوم کو اس خطرہ کے خلاف ابھارنے کی کوششیں کیں اور مرحوم نے اپنی پیرانہ سالی اور ضعیفی کے باوجود پورے جوش و خروش کے ساتھ قوم کا ساتھ دیا اور نوجوانوں کے لیے بہترین مثال چھوڑ گئے۔ قرارداد میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند درجات سے نوازے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ [۳۱ اگست ۱۹۷۰]

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الارشاد جدید کراچی

ماہنامہ الارشاد جدید کراچی کے شمارہ اکتوبر 1970ء میں علامہ صاحب رحمہ اللہ کی وفات پر قرارداد تعزیت کا عکس

موتُ العالِم موتُ العالَم

حضرت علامہ محمد یوسف خانصاحب کلکتوی کی اچانک اندوہناک سانحہ ارتحال پر جمعیت اہلحدیث کراچی رجسٹرڈ کے اجلاس مجلس منتظمہ منعقدہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۷۰ء میں درج ذیل قرارداد تعزیت

قرارداد تعزیت

جمعیت اہلحدیث کراچی رجسٹرڈ حضرت علامہ محمد یوسف خانصاحب کلکتوی کی وفات پر اپنے گہرے دلی رنج وغم کا اظہار کرتی ہے ——

مولانا موصوف اہلحدیث علماء میں ممتاز شخصیت کے مالک تھے۔ بحیثیت عالم دین مرحوم نے اپنی عمر کا بڑا حصہ علم دین کی خدمت میں صرف کیا اور ہزاروں طالبان دین اس سرچشمہ علم وفضل سے استفادہ کرتے رہے ——

مولانا محترم تحریک پاکستان میں پیش پیش رہے اور جانبازی سے بہترین اور بے مثال خدمات انجام دیں اور پاکستان میں بھی اسلام کی سربلندی اور عامۃ المسلمین کی فلاح وبہبود کے لئے جب ضرورت پیش ہوئی آپ نے بڑھ چڑھ کر خصوصاً اسلامی دستور کی تدوین کے لئے علماء کے فیصلوں میں شرکت کی اور جماعت اہلحدیث کے شایان شان نمائندگی فرمائی۔

مولانا مرحوم ذاتی اور اجتماعی مسائل میں دین حق کی ترجمانی کا فریضہ انتہائی خلوص وتندہی سے انجام دیتے رہے ——

جماعت اہلحدیث کے تمام افراد کو آپ کی ذات بابرکات پر بجا طور پر فخر تھا آپ کی جدائی عامۃ المسلمین اور خاص طور پر جماعت اہلحدیث کے تمام افراد کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ یہ اجلاس بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا محترم کو اپنے جوار رحمت میں مقام اعلیٰ علیین عطا فرمائے اور تمام شاگردان ورپس ماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے اور ہمیں ان کا نعم البدل نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الارشاد جدید میں علامہ صاحب رحمہ اللہ کی وفات پر ایک تعزیتی مضمون کا عکس

(و ذا العلو مراد ذا النوال)

ایک شمع بجھی اور بڑھی تاریکی

یہ بات تو واقعی صحیح ہے کہ موت اللہ تعالیٰ
اٹل اور ناقابل تغیر فیصلہ ہے زندگی کی
پنچہ رفتار ہے منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے
مسافر یہاں اترا تو کوئی وہاں خواہ کوئی کتنا
الٰہی اور برگزیدہ شخص کیوں نہ ہو آخر کار
کی تیز رفتار گاڑی سے عالم برزخ کے پلیٹ
پر ضرور ہی اترے گا۔ خواہ وہ شاعر کے اس

"رہنے کے لئے دیدہ و دل جن کے مکان تھے
جو پیکر ہستی کے لئے روح رواں تھے"

مصداق کیوں نہ ہو۔ مگر بعض مسافر جب چل
ہیں تو باقی مسافروں کی حالت دیدنی و شنیدنی
رہے گاڑی کی تنہائی انہیں انتہائی یاس و ناامیدی
مبتلا کر دیتی ہے اور تمام گاڑی جو کہ پہلے مسرت
و رشادمانی کا گہوارہ تھی ماتم کدہ نظر آتی ہے۔
چنانچہ علامہ زمان مفتی پاکستان شیخ الحدیث
و القرآن مناظر اسلام اور مبلغ دین متین حضرت
العلام مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی کی وفات
حسرت آیات بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے
آپ کی وفات کی حسرت انگیز طوفان خیز اور روح فرسا

سے لبریز خبر سے مسلمان پاکستان کو بالعموم اور
جماعت اہلحدیث کو خصوصاً سخت صدمہ ہوا۔
ابھی تک غزنوی، روپڑی اور لکھوی خاندانوں
کے مرحومین اور بقیۃ السلف مولانا محمد اسمٰعیل صاحب
سلفی و دیگر نامور علماء و خطباء رحمہم اللہ علیہم
جیسی مایہ ناز ہستیوں کی مفارقت کے غم مندمل
نہیں ہونے پائے تھے کہ ایک کاری زخم اور لگا جس نے
پہلے زخموں کو تازہ ہی نہیں بلکہ اور گہرا کر دیا۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
جماعت اہلحدیث جو کہ اس سے پہلے ہی بہت سے
قابل قدر بڑی بڑی علمی ہستیوں سے محروم ہو چکی ہے
اتنی بڑی علمی ہستیوں سے محروم ہو چکی ہے اتنی بڑی
علمی ہستی کے اٹھ جانے کو بڑا المیہ گردانتی ہے۔
جس کا پورا کرنا محال ہے۔ و للہ در القائل۔

قیس سا ذا اٹھا کوئی پھر نہ بنی عامر میں
فخر ہوتا ہے سدا گھرانے کو ایک ہی شخص پر

اور سب سے بڑی غم اندوہ کی بات یہ ہے کہ جو جانا ہے
اس کا نعم البدل کیا بلکہ بدل بھی نہیں ملتا کسی نے
کیسی عجیب ترجمانی کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٠

الارشاد جدید کراچی

؎ نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی ہے آب و گل ایراں وہی تبریز ہے ساقی

علامہ صاحب پاکستان کے بہت بڑے عالم تھے طلبہ کے حقیقی بابا مشفق و مہربان، تشنگانِ اخلاص عمل کا پیکر حسن خلق کا مجسمہ ہر فن مولا علم و فضل کے بحر بیکراں خطابت و تدریس کے انتھک مجاہد تبلیغ دین قویم کے شیدائی اور فن مناظرہ کے شہسوار تھے۔ خصوصاً مرزائی۔ عیسائی اور چکڑالوی جیسے گمراہ اور بے دین فرقوں کے لئے شمشیر بے نیام تھے ہر طالب علم آپکے علمی سمندر سے لعل و جواہر حاصل کرنیکا متمنی اور آپکے دیدار کا مشتاق رہتا تھا مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا۔ ہر طالب علم کے دلی احساسات کی کیسی ترجمانی کی ہے۔

؎ سنورتے تھے کہ اک عالم کی آنکھیں ہم کو دیکھیں گی
خبر کیا تھی کہ ہماری مجلسِ ماتم کو دیکھیں گی

آپ طلباء کے ساتھ بے پناہ محبت کرتے تھے خدا ترس ہمدرد تھے اکثر اوقات خوف الٰہی سے روتے رہتے تھے رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مسند کو ان جیسی ہستی سے پُر کرے۔ اسی طرح آپکو بہترین نیابت نصیب ہوگی۔ ہم انہیں الفاظ کے ساتھ آپ کے لواحقین جماعت اہلحدیث کے غم میں شریک ہوتے ہیں اور دعا گو ہیں مرحوم کو اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْعُلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ الاعتصام لاہور

ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں مولانا محمد یوسف خان کلکتوی رحمہ اللہ کے حادثۂ ارتحال کی خبر کا عکس

ہفت روزہ الاعتصام لاہور

آہ علامہ محمد یوسف کلکتوی

(حافظ صلاح الدین یوسف — لاہور)

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

علمی اور تبلیغی حلقوں میں یہ خبر انتہائی دکھ اور الم سے سنی جائے گی کہ جماعت اہل حدیث کے نامور عالم دین ... محمد یوسف کلکتوی کراچی میں بروز ہفتہ ۲۱ اگست ... ربیع الثانی ... کو انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ایک دل دوز اور روح فرسا یاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعتصام میں علامہ یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر شائع ہونے والی تعزیتی قراردادوں کا عکس

ہفت روزہ الاعتصام

طلوع و غروب

مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی کا حادثہ ارتحال! تعزیتی قراردادیں

لاہور / کراچی [illegible]

حضرت العلام مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی بانی بحر العلوم سعودیہ کے انتقال پر دار الحدیث رحمانیہ کے اساتذہ اور طلبہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں حضرت العلام مرحوم کی وفات پر [illegible]

[illegible]

حیدرآباد [illegible]

وہاڑی [illegible]

[illegible]

دینی، ملی، سیاسی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ [illegible]

ٹھٹھہ جمعیت اہل حدیث [illegible] مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا [illegible]

سالانہ تبلیغی جلسہ [illegible]

مدعوین علماء کرام:

- حضرت مولانا [illegible]
- حضرت مولانا حافظ [illegible]
- حضرت مولانا حافظ [illegible]
- حضرت مولانا عبدالصمد صاحب [illegible]

[illegible]

نوٹ: [illegible]

مدرسہ تحفیظ القرآن [illegible] سے تعاون کی اپیل [illegible]

اپیل [illegible]

مدرسہ میں تعلیم [illegible]

خریداران الاعتصام کی خدمت میں ضروری گذارش [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعتصام میں شائع شدہ تعزیتی قراردادیں

لاہور:

جامع مسجد مبارک اہل حدیث میں مؤرخہ ۴ ستمبر کو مولانا محمد یوسف خان رحمہ اللہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

کراچی:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت علامہ مولانا محمد یوسف خان کلکتوی رحمہ اللہ بانی بحر العلوم سعودیہ کے انتقال پر دارالحدیث رحمانیہ کے اساتذہ اور طلبہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں حضرت العلامہ موصوف کی وفات پر جو مسلمانوں کے لئے عموماً اور جماعت اہل حدیث کے لئے خصوصاً ایک حادثہ جانکاہ ہے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ نیز علامہ موصوف کی دینی اور سیاسی خدمات پر ان کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ علامہ موصوف نے ہر میدان میں کلمۃ اللہ کی سربلندی کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی اور آخر عمر تک قال اللہ وقال الرسول پر عمل پیرا رہے۔ موصوف اپنی وفات سے چھ گھنٹے پہلے بخاری شریف کے درس سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے گئے تھے جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کا بلاوا آ گیا۔ اور آپ اپنے رشتہ داروں، احباب اور خصوصاً ہزاروں تلامذہ کو چھوڑ کر جن کی تکلیف کو اپنی تکلیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اپنی تکلیف پر بھی ان کو ترجیح دیتے تھے، خالق حقیقی سے جا ملے۔

مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ کے اساتذہ اور طلبہ مرحوم کے صاحبزادے محمد شعیب اختر خان اور دیگر لواحقین کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ مرحوم کی لغزشوں کو معاف فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

(غمزدہ اساتذہ وطلبہ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ سولجر بازار کراچی)

حیدر آباد:

علامہ محمد یوسف خان کلکتوی صاحب کے انتقال پُر ملال کی غم انگیز خبر نے حیدر آباد کی جماعت اہل حدیث اور مرحوم کے دوستوں کو بڑے حزن و ملال اور دردناک غم میں مبتلا کر دیا مرحوم ہر میدان کے مرد تھے اور بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے خوش اخلاق اور شفیق بزرگ تھے۔ عالم ایسے کہ کبھی ان کی تجارت نے انہیں تبلیغ دین کے فریضہ سے غافل نہیں کیا۔ اپنے قیام کلکتہ کے دوران تبلیغ دین، اپنی تجارت اور جہاد فی سبیل اللہ کا حق پورا پورا ادا کیا اور ۱۹۴۷ء کے فسادات میں ان کی خدمات کے معترف مرحوم سہروردی خود تھے۔ پھر کراچی کے قیام کے دوران بھی ہر محاذ پر ڈٹے رہے۔ حتیٰ کہ اپنے نام کی نسبت سے سنت یوسف علیہ السلام بھی ادا کی اور ختم نبوت کے دوران جیل میں تبلیغ کر کے ہندوستانی نامور ڈاکو بھوپت اور اس کے ساتھیوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطور خراج تحسین اپنا نام امین یوسف رکھا اور آج پاکستان کا باعزت شہری ہے۔

مرحوم بحر العلوم سعودیہ اور دوسرے کئی ایک اداروں کے بانی تھے۔ بڑی یاد آنے والی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے بے شمار شاگردان کے لیے صدقہ جاریہ ہوں گے۔ اللہ ان کی اولاد اور ہم سب پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام مرحمت فرمائے (آمین)

حیدر آباد میں نماز جمعہ 4 ستمبر کو مسجد الجامع محمدی اہل حدیث قلعہ دروازہ میں نماز جنازہ غائبانہ ادا کی گئی۔

(محمد عبد الکبیر ناظم جمعیت اہل حدیث حیدر آباد سندھ)

وہاڑی:

حضرت العلام مولانا محمد یوسف خان صاحب کلکتوی ؒ مفتی جماعت اہل حدیث کی وفات حسرت آیات پڑھ کر جمعیت طلبہ مدرسہ دار السلام محمدیہ وہاڑی کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد شمعون ضیغم صدر مدرس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا نے حضرت العلام کو خراج عقیدت پیش کیا اور مولانا محمد یوسف کی وفات کو تمام مسلمانوں کے لیے عموماً اور جماعت اہل حدیث کے لیے خصوصاً ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ موصوف کی تمام خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے مولانا شمعون ضیغم نے فرمایا کہ آپ دینی طلبہ کے لیے ایک شفیق باپ کی حیثیت رکھتے تھے طلبہ کی ہر ضرورت کو پورا کرنا اپنا اولین فریضہ سمجھتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے مغفرت کے بعد ایک قرار داد تعزیت بالا تفاق منظور کی گئی۔

جمعیت طلبہ اہل حدیث مدرسہ دارالسلام محمدیہ وہاڑی کا یہ اجلاس حضرت العلام مولانا محمد یوسف مفتی جماعت اہل حدیث کی وفات پر شدید غم کا اظہار کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس آپ کی دینی، علمی، ملی سیاسی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اور بارگاہ ایزدی میں بدست دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پس ماندگان کو صبر کی توفیق دے اور یہ اجلاس آپ کے صاحبزادے شعیب اختر خان اور دیگر لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے (غم زدگان جمعیت طلبہ اہل حدیث مدرسہ دارالسلام محمدیہ وہاڑی)

ہڑپہ:

جمعیت اہل حدیث ہڑپہ شہر میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت علامہ محمد یوسف خان صاحب کلکتوی رحمہ اللہ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا، ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور ان کے متعلقین سے اظہار ہمدردی کیا گیا اور ان کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی گئی، اجلاس میں ان کی موت کو جماعت اہل حدیث کے لئے ایک عظیم حادثہ قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت سے نوازے۔ (شیخ محمد یوسف ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث ہڑپہ ضلع ساہیوال)

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ اہل حدیث لاہور

ہفت روزہ اہل حدیث لاہور میں علامہ یوسف کلکتوی کی وفات پر شائع ہونے والی خبریں

علامہ یوسف کلکتوی انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

۳۰ / اگست۔ صبح چار بجے قاری عبدالخالق صاحب رحمانی (ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث کراچی) نے ٹیلیفون کے ذریعے یہ اندوہناک خبر دی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے بزرگ راہنما کراچی کی جمعیت اہل حدیث کے نائب امیر علامہ محمد یوسف صاحب کلکتوی وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ اسی روز دو بجے اٹھایا گیا۔ جنازہ میں شرکت کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے جناب شیخ محمد اشرف ناظم طبع و تالیف مرکزی کراچی روانہ ہو گئے تھے۔ مگر ہوائی جہاز میں سیٹ نہ ملنے کی وجہ سے شیخ صاحب جنازہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنماؤں کی

علامہ یوسف کلکتوی کی وفات پر اظہارِ تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے راہنماؤں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب گوجرانوالہ۔ مولانا محمد صدیق فیصل آبادی، مولانا معین الدین لکھوی، حافظ احسان الٰہی ظہیر، مولانا یحییٰ صاحب شرقپوری، حافظ عبدالحق صدیقی ساہیوال، مولانا محمود احمد میرپوری اور شیخ محمد اشرف نے علامہ یوسف صاحب کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں مولانا کی دینی اور سیاسی خدمات پر ان کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے اور ان کی وفات کو ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے۔ تعزیتی بیان میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا محمد یوسف کلکتوی (مرحوم) کی وفات پر اظہارِ تعزیت

غائبانہ نمازِ جنازہ

جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نامور اور جید عالم دین علامہ محمد یوسف خان صاحب کلکتوی کی اچانک وفات کی خبر سنتے ہی ٹنڈو الہ یار میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مختلف مساجد اور تعزیتی اجلاسوں میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

بعد نمازِ عصر جامع رحمانیہ منڈی میں مولانا حافظ بنیامین صاحب مدرس جامعہ سلفیہ نے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد مولانا محمد شریف اشرف نے علامہ مرحوم کی زندگی کے کارہائے نمایاں اور دینی خدمات سے سامعین کو آگاہ کیا۔

— محمد حنیف، ناظم دفتر جمعیت اہلحدیث سندھ ٹنڈو الہ یار

تعزیت نامہ

علامہ محمد یوسف کلکتوی کے انتقال پر ملال کی غم انگیز خبر نے حیدر آباد کی جماعت اہلحدیث اور مرحوم کے دوستوں کو شدید صدمہ ملال اور درد و غم میں مبتلا کر دیا۔ مرحوم ہر میدان کے مرد تھے۔ اور بڑا کاروبار کے مالک تھے۔ بڑے خوش اخلاق اور شفیق رنگ تھے انہیں کبھی ان کی تجارت نے تبلیغ دین کے فریضہ سے غافل نہیں کیا۔ اپنے قیام کلکتہ کے دوران میں تبلیغ دین اور جہاد فی سبیل اللہ کا حق پورا پورا ادا کیا اور ۱۹۴۷ء کے پرآشوب دور میں ان کی خدمات کے معترف مرحوم سہروردی خود تھے۔ پھر کراچی کے قیام کے دوران میں بھی ہر محاذ پر ڈٹے رہے حتیٰ کہ اپنے نام کی نسبت سے سنت یوسف علیہ السلام بھی ادا کی اور ختم نبوت کے دوران میں جیل میں تبلیغ کر کے ہندوستانی نامور ڈاکو حیرت اور اس کے ساتھیوں کو مشرف باسلام کیا جنہوں نے بطور خراج تحسین اپنا نام یوسف امین رکھا اور آج پاکستان کا باعزت شہری ہے۔ مرحوم بحر العلوم سعودیہ اور دوسرے کئی ایک اداروں کے بانی تھے۔ وہ بڑی پائے دار شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے بے شمار شاگرد ان کے لئے صدقہ جاریہ بن گئے۔ اللہ ان کی اولاد اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے (آمین)

— جمعیت اہلحدیث (رجسٹرڈ) حیدر آباد

اظہارِ تعزیت

جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان کے ناظم مولانا حافظ عبدالغفار سلفی فاروقی نے جماعت اہل حدیث کے مشہور

ممتاز عالم حضرت مولانا علامہ محمد یوسف صاحب کلکتوی کے سانحۂ ارتحال پر شدید رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مرحوم بڑے پارسا، نیک اور متقی تھے اور اپنے مسلک اہل حدیث پر انہیں پوری استقامت حاصل تھی۔ انہوں نے زندگی کے کسی دور میں بھی اس سے انحراف نہیں کیا اور مسلسل جماعت اہلحدیث کی خدمت میں لگے رہے۔ مرحوم ممتاز و متبحر عالم تھے اور دینی کاموں میں بڑی فراخ دلی سے دلچسپی لیتے تھے اور ایسے امور میں انہیں بڑا انہماک اور شغف تھا۔ مرحوم غیر متعصب، صاف دل، راست باز اور حق گو تھے اور انہوں نے اپنے اخلاقی اوصاف سے دوسرے طبقے کے لوگوں کو بھی اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (آمین)

— مرکزی دارالامارت جماعت غرباء اہلحدیث، برنس روڈ۔ کراچی

تعزیتی قرارداد

ممتاز عالم اہل حدیث عالم اور مشہور بحر العلوم سعودیہ کراچی کے بانی و سرپرست محمد یوسف صاحب کلکتوی کے انتقال پر اہل حدیث میرپور خاص مرحوم کے لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ مرحوم کی رحلت سے علم دین کی تدریس میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اسے پُر کرنا مشکل ہے۔ علامہ مرحوم پاکستان اور پاکستان سے باہر دینی حلقوں میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور تحریک پاکستان کے نہایت سرگرم کارکن تھے۔ موجودہ وقت بھی رضائے الٰہی اور اسلام کی بقا کے لئے کوششوں میں مصروف تھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ علامہ کی کوششوں کو قبول فرمائے اور مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین ثم آمین)

— محمد رمضان، نائب ناظم شعبہ نشر و اشاعت، جمعیت اہل حدیث میرپور خاص

جمعیت اہل حدیث کامونکی کے زیر اہتمام

جلسۂ عام

زیر صدارت

میاں فضل حق صاحب

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

بروز اتوار ۱۳ ستمبر ۱۹۸۱ء بعد نماز عشاء

بمقام جامع مسجد اہل حدیث کامونکی

مقررین :- ٭ مولانا حافظ عبدالحق صاحب صدیقی ساہیوال
٭ مولانا محمد مکی صاحب شیخوپوری ٭ مولانا عبدالعزیز راشد گوجرانوالہ
٭ مولانا حافظ محمد یحییٰ صاحب عزیز میرمحمدی ٭ جناب ظہیر شیراز بیگ صاحب شیخوپوری

الداعی الی الخیر: محمد اسماعیل صاحب امیر جمعیت اہل حدیث کامونکی (ضلع لاہور)

انجمن اہل حدیث (رجسٹرڈ) صدر بازار لاہور چھاؤنی کے زیر اہتمام

نواں سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ مورخہ ۲۵ – ۲۶ ستمبر

شب جمعہ و ہفتہ۔ زیر صدارت میاں فضل حق صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان منعقد ہو رہا ہے

جس میں — مولانا محمد حسین شیخوپوری — مولانا حافظ احسان الٰہی ظہیر — حافظ عبدالحق صدیقی — مولانا محمد عبداللہ گوجرانوالہ و دیگر علماء کرام تقاریر فرمائیں گے۔

— حاجی سراج الدین ناظم اعلیٰ انجمن ہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ یوسف کلکتوی انتقال فرما گئے

۳۰ اگست، صبح چار بجے قاری عبدالخالق صاحب رحمانی (ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث کراچی) نے ٹیلیفون کے ذریعے سے یہ اندوہناک خبر دی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے بزرگ راہنما، کراچی کی جمعیت کے نائب امیر علامہ محمد یوسف کلکتوی وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ اسی روز دو بجے اٹھایا گیا۔ جنازہ میں شرکت کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے جناب شیخ محمد اشرف ناظم طبع و تالیف کراچی روانہ ہو رہے تھے مگر ہوائی جہاز میں سیٹ نہ ملنے کی وجہ سے شیخ صاحب جنازے میں شریک نہ ہو سکے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (ادارہ) [جلد ا، شمارہ ۳۴، صفحہ ۲!]

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے رہنماؤں کا

علامہ یوسف کلکتوی کی وفات پر اظہارِ تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب گوجرانوالہ، مولانا محمد صدیق لائل پوری، مولانا محی الدین لکھوی، حافظ احسان الٰہی ظہیر، مولانا یحییٰ شرقپوری، حافظ عبدالحق صدیقی ساہیوال، مولانا محمود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد میرپوری اور شیخ محمد اشرف نے علامہ محمد یوسف صاحب کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں مولانا کی دینی اور سیاسی خدمات پر ان کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے اور ان کی وفات کو ایک سانحہ قرار دیا ہے۔تعزیتی بیان میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور پس ماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی ہے۔[جلد ۱، شمارہ ۳۴، صفحہ ۱۳]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور میں علامہ صاحبؒ کی وفات کی خبر کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ید اللہ علی الجماعۃ — جماعتِ اہل حدیث کا خصوصی ترجمان — لاجماعۃ الا بامارۃ

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث
لاہور (پاکستان)

بانی: حضرت مولانا محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ
مدیر: حافظ عبدالقادر روپڑی

بدل اشتراک
معاونین سے: ۱۵/- روپے
سالانہ: دس روپے
ششماہی: پانچ روپے
فی پرچہ: ۳۰ پیسے

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۷۳۶۹ — ٹیلیفون نمبر: ۶۱۲۸۸

جلد: ۲۳ • ۲۵ جمادی الثانی، ۲ رجب ۱۳۹۰ھ • جمعۃ المبارک • ۲۸ اگست، ۴ ستمبر ۱۹۷۰ء • شمارہ: ۲۶-۲۷

ایک شمع اور بجھی

علامہ محمد یوسف کلکتویؒ رحلت فرما گئے

نہایت حزن و ملال کے ساتھ سوائے قرطاس کی جا رہی ہے کہ پاکستان کے جید عالم، نامور خطیب و مفتی استاذ العلماء حضرت علامہ محمد یوسف کلکتویؒ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ ۲۳ اگست ۱۹۷۰ء بروز اتوار ۱۱ بجے شب بعمر قریباً ۷۰ سال کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ صحت حسب معمول تھی، وفات سے چند گھنٹے پیشتر بحر العلوم سعودیہ میں طلباء کو بخاری شریف پڑھا کر گھر تشریف لے گئے۔ معمولات سے فارغ ہو کر نماز عشاء ادا کی، ۱۰ بجے کے قریب اچانک طبیعت خراب ہوئی، ۱۱ بجے حرکت قلب بند ہو گئی اور علم و عرفان کا یہ آفتاب ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔

موت کے آہنی پنجہ سے کسی کو رستگاری نہیں اور یہ وہ اٹل قانون ہے جس سے پیغمبر بھی مستثنیٰ نہیں ہوئے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ آنا جانا، جانے کی تمہید ہے جو یہاں آیا وہ ضرور جائے گا۔ اس لئے موت کوئی انوکھا حادثہ نہیں مگر بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جو اپنے بعد ایک دنیا کو ویران کر جاتی ہیں اور ان کی یاد آنے والی نسلوں کو قیامت تک تڑپاتی ہے۔

علامہ مرحوم اس وقت کے بہت بڑے محقق، فاضل، جید عالم اور جامع العلوم تھے۔ علامہ کی ذات سے علمی، مذہبی اور جماعتی حلقوں میں ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر ہونا محال ہے۔ ان کی موت ملکی، ملی اور قومی حادثہ ہے۔ انکی دینی، مذہبی، علمی اور سیاسی خدمات تاریخ کا ایک سنہرا باب ہیں۔ ماضی قریب میں جماعت اہل حدیث جن بلند پایہ علماء سے محروم ہوئی وہ نہایت قلیل عرصہ میں یکے بعد دیگرے داغ جدائی دے گئے۔ علامہ مرحوم بھی اسی جماعت کی ایک ممتاز یادگار تھے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ الجنۃ الفردوس۔

علامہ کا جنازہ ۲۴ اگست کو قریباً تین بجے اٹھایا گیا، نماز جنازہ مولانا قاری عبدالخالق رحمانی نے پڑھائی۔ جنازہ میں اس قدر ہجوم تھا، دیکھنے والے ورطۂ حیرت میں رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان (خصوصاً ان کے بیٹے محمد شعیب) کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ راقم الحروف مع احباب کے ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

• اس وقت زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ قاری عبدالخالق صاحب کی خدمت میں گذارش ہے کہ علامہ کے سوانح حیات تنظیم اہلحدیث میں اشاعت کیلئے تحریر فرمائیں۔
حافظ عبدالقادر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شمع اور بجھی

علامہ محمد یوسف کلکتوی رحلت فرما گئے

یہ خبر نہایت حزن وملال کے ساتھ حوالہ قرطاس کی جا رہی ہے کہ پاکستان کے جید عالم، نامور خطیب ومفتی استاذ العلماء حضرت محمد یوسف کلکتوی ؒ ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۳۹۰ھ، ۳۰ اگست ۷۰ء بروز اتوار گیارہ بجے شب بعمر قریباً ۷۰ سال کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ صحت حسب معمول تھی، وفات سے چند گھنٹے پیشتر بحر العلوم سعودیہ میں طلبا کو بخاری شریف پڑھا کر گھر تشریف لے گئے۔ معمولات سے فارغ ہو کر نمازِ عشاء ادا کی۔ ۱۰ بجے کے قریب اچانک طبیعت خراب ہوئی۔ ۱۱ بجے حرکت قلب بند ہو گئی اور علم وعرفان کا یہ آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

موت کے آہنی پنجہ سے کسی کو بھی رستگاری نہیں اور یہ وہ اٹل قانون ہے جس سے پیغمبر بھی مستثنیٰ نہیں ہوئے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَان. یہاں آ جانا، جانے کی تمہید ہے۔ جو یہاں آیا وہ ضرور جائے گا۔ اس لیے موت کوئی انوکھا حادثہ نہیں مگر بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جو اپنے بعد ایک دنیا کو ویران کر جاتی ہیں اور ان کی یاد آنے والی نسلوں کو قیامت تک تڑپاتی ہے۔ علامہ مرحوم اس وقت کے بہت بڑے محقق، فاضل، جید عالم اور جامع العلوم تھے۔ علامہ کی وفات سے علمی، مذہبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جماعتی حلقوں میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا جس کا پر ہونا محال ہے۔ ان کی موت ملکی، ملّی اور قومی حادثہ ہے۔ ان کی دینی، مذہبی، علمی اور سیاسی خدمات تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں۔ ماضی قریب میں جماعت اہل حدیث جن بزرگ علماء سے محروم ہوئی وہ نہایت قلیل عرصہ میں یکے بعد دیگرے داغِ جدائی دے گئے۔ علامہ مرحوم بھی اسی جماعت کی ایک ممتاز یادگار تھے۔ اللھم اغفرله وارحمه وادخله الجنة الفردوس.

علامہ کا جنازہ ۳۱ اگست کو قریباً تین بجے اٹھایا گیا۔ نمازِ جنازہ مولانا قاری عبدالخالق رحمانی نے پڑھائی۔ جنازہ میں اس قدر ہجوم تھا کہ دیکھنے والے ورطۂ حیرت میں رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان (خصوصاً ان کے بیٹے شعیب) کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ راقم الحروف مع احباب کے ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

نوٹ: اس وقت زیادہ لکھنے کی سکت نہیں۔ قاری عبدالخالق صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ علامہ کے سوانح حیات تنظیم اہل حدیث میں اشاعت کے لیے تحریر فرمائیں۔ حافظ عبدالقادر (روپڑی) [جلد ۲۳ شمارہ ۲۶/ ۲۷]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنظیم اہل حدیث لاہور ۱۰

علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کی وفات کا عالمگیر صدمہ

ملک کے اکناف و اطراف سے پیغامہائے تعزیت

وہ علم کا ایک ستون تھے

مٹیاری بات میں حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی مفتی جماعت اہل حدیث کی وفات حسرت آیات پڑھ کر جمعیت طلبہ مدرسہ دارالعلوم محمدیہ دہاڑی کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد سمئول حنیم صدر مدرس منعقد ہوا جس میں مولانا نے فرمایا:

مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی کی وفات سے دینی و علمی حلقوں میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پر ہونا بہت مشکل ہے۔ آپ کی وفات سے تمام مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہل حدیث کو خصوصاً نا قابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ مولانا نے تمام زندگی علم اور علم دوستی کے احباب کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

انہوں نے مولانا مرحوم کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ:

"آپ دینی طلبہ کے لیے ایک شفیق باپ کی حیثیت رکھتے تھے، طلبہ کی ہر ضرورت کو پورا کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے تھے"

دعائے مغفرت کے بعد ایک قرارداد تعزیت باتفاق منظور کی گئی۔

جمعیت طلبہ مدرسہ دارالسلام محمدیہ دہاڑی کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت علامہ مفتی جماعت اہل حدیث مولانا محمد یوسف کلکتوی کی وفات پر شدید غم کا اظہار کرتا ہے اور آپ کی وفات کو علم کا ایک بہت بڑا ستون گرنے کے مترادف سمجھتا ہے۔ یہ اجلاس آپ کی دینی، علمی، سیاسی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ وہ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

یہ اجلاس آپ کے صاحبزادے شعیب صاحب اور دیگر لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

غم زدگان

جمعیت طلبہ مدرسہ دارالسلام محمدیہ

جناح روڈ دہاڑی (ضلع ملتان)

علامہ کی وفات حادثہ جانکاہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آج حضرت العلامہ مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی بانی بحر العلوم سعودیہ کی موت کی خبر سن کر دارالحدیث رحمانیہ کے اساتذہ اور طلبہ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت العلامہ کی وفات پر جو کہ تمام مسلمانوں کے لیے عموماً اور جماعت اہل حدیث کے لیے خصوصاً ایک حادثہ جانکاہ ہے، گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ علامہ موصوف کی دینی اور سیاسی خدمات سے ہر ایک اچھی طرح آگاہ ہیں۔ علامہ موصوف نے ہر میدان میں کلمۃ اللہ ہی العلیا کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی اور آخر عمر تک قال اللہ و قال الرسول پر عمل پیرا رہے۔

موصوف اپنی وفات سے صرف چند گھنٹے پہلے بخاری شریف کے درس سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے گئے تھے جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بلاوا آ گیا اور آپ اپنے رشتہ داروں، احباب اور خصوصاً ہزاروں تلامذہ کو چھوڑ کر (جن کی تکلیف کو آپ تکلیف سمجھتے تھے، بلکہ اپنی تکلیف پر بھی ترجیح دیتے تھے) خالق حقیقی سے جا ملے۔

مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ کے اساتذہ اور طلبہ مرحوم کے صاحبزادے محمد شعیب اور دیگر لواحقین کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ مرحوم کی لغزشوں کو معاف کرے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

غم زدگان اساتذہ و طلبہ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ سولجر بازار کراچی نمبر ۳۔

علامہ یوسف نے جہاد فی سبیل اللہ کا حق پورا ادا کر دیا

علامہ محمد یوسف صاحب کلکتوی کے انتقال پر ملال کی غم انگیز خبر نے حیدرآباد کی جماعت اہل حدیث اور مرحوم کے دوستوں کو شدید حزن و ملال اور دردناک غم میں مبتلا کر دیا۔ مرحوم ہر میدان کے مرد تھے اور بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے خوش اخلاق اور شفیق بزرگ تھے۔

عالم ایسے کہ کبھی ان کی تیز رفتاری نے انہیں تبلیغ … فریضہ سے غافل نہیں کیا۔ اپنے قیام کلکتہ … تبلیغ دین، اپنی تجارت اور جہاد فی سبیل اللہ کا حق پورا پورا ادا کر دیا اور ۱۹۴۷ء کے فساد … ان کی خدمات کے معترف مرحوم سہروردی … جو کراچی کے قیام کے دوران بھی سرعام … حق کو اپنے نام کی نسبت سے سنت یوسفی … بھی ادا کی اور ختم نبوت کے دوران جیل میں … ہندوستانی ناصر داؤد کو بلوپٹ اور اس کے ساتھ … مشرف باسلام کیا جس نے بطور خراج عقیدت … یوسف امین رکھا اور آج وہ پاکستان کا … ہے۔ مرحوم بحر العلوم سعودیہ اور درس سوسائٹی کے … بانی تھے۔ بڑی یاد رکھنے والی شخصیت کے مالک … ان کے بے شمار شاگردوں کے لیے صدقہ جاریہ … اللہ ان کی اولاد اور ہم پسماندگان کو صبر … بخشے۔ آمین۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں … مرحمت فرمائے۔ آمین۔

حیدرآباد میں مرحوم کی نماز جنازہ غائبانہ … بعد از نماز جمعہ مسجد الحاج محمدی اہل حدیث … ادا کی جائے گی (انشاء اللہ)

وہ متبحر عالم تھے

جامعہ غرباء اہل حدیث آل پاکستان کے … عبدالغفار سلفی فاروقی نے جماعت اہل … ممتاز عالم حضرت مولانا علامہ محمد یوسف … کے سانحہ ارتحال پر اپنے شدید رنج … انہوں نے کہا ہے کہ مرحوم بڑے پار… تھے اور اپنے مسلک اہل حدیث پر انہیں … حاصل تھی۔ اپنی زندگی کے کسی دور میں بھی … انحراف نہیں کیا۔ وہ مسلسل جماعت اہل … میں لگے رہے۔ مرحوم ممتاز متبحر عالم … میں بڑی فراخدلی سے دلچسپی لیتے تھے … میں انہیں بڑا انہماک اور شغف تھا … صاف دل، مستقبل شناس اور حق گو تھے … اخلاق اور صاف گوئی سے دوسرے طبقوں کے لوگ … بنا لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ … پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے … مرکزی دارالامارت جماعت غرباء اہل حدیث …

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ سوم

کچھ یادیں کچھ باتیں

عزیز واقرباء وتلامذہ کی تحریروں سے

حضرت علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کو پیش کردہ خراج عقیدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ابا جی

محترمہ پروین یوسفی صاحبہ کراچی (بہو)

مضمون مطبوعہ مجلّہ نداء الجامعہ، ش:4، ج:3 ص:13 تا 16

مجلّہ نداء الجامعہ کی گزشتہ اشاعتوں میں علامہ محمد یوسف؁ خاں کلکتوی کا ذکر جناب ملک بشیر احمد صاحب نے اپنے سادہ اور پُرخلوص انداز میں بہت ہی اچھا کیا ہے، یہ اُن کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بہت ہی عمدہ تبصرہ ہے۔

مگر میں اُن کا ذکر اُن کی گھریلو زندگی کے حساب سے کرنا چاہتی ہوں۔

علامہ صاحب؁ بہت سادہ طبیعت کے تھے۔ کھانا پینا اس حد تک سادہ تھا کہ اس دور کے لوگ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ مہمانوں کے لیے عمدہ سے عمدہ کھانے تیار کرنے کی تاکید کرتے اور خود رات کی روٹی اور اچار کھا لیتے۔ اسی بات پر اکثر مجھے اپنے شوہر شعیب صاحب سے بہت ڈانٹ پڑتی کہ رات کی روٹی رکھی کیوں، جو وہ کھا لیں۔ لیکن اُن کی نظر سے روٹی بچا لینا میرے بس کی بات نہ تھی میں کہتی ہی رہ جاتی کہ میں آپ کے لیے کچھ اور لاتی ہوں، لیکن ہرگز نہ مانتے۔ کہتے: کیا یہ کھانا نہیں، الحمدللہ بہت مزہ آیا۔

میری جب شادی ہوئی تو میں میٹرک بھی نہ کر سکی تھی۔ میری والدہ نے رشتہ طلب کرنے پر کہا کہ ایک سال رک جائیں، یہ میٹرک کر لے اور میں اسے کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانہ داری بھی سکھا دوں گی۔ تو آپ نے جواب دیا: کتنا چاہے گی میں پڑھا دوں گا اور خانہ داری اسے شعیب کی والدہ سکھا دیں گی، آپ بے فکر ہو جائیں اور واقعی انہوں نے اپنا وعدہ خوب نبھایا۔ جب میں نے پہلی بار چاول پکائے تو وہ بالکل نرم ہو گئے، جس پر میں بہت شرمندہ تھی۔ مگر انہوں نے میری تعریف کی۔ میں نے شرمندہ ہو کر کہا کہ بہت نرم ہو گئے ہیں۔ کہنے لگے: کوئی بات نہیں، چبانے نہیں پڑے اور مزہ بھی بہت ہے۔

میں دس سال کی تھی جب میرے والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ ابا جی (علامہ صاحبؒ) نے نہ صرف مجھے بلکہ میرے چھوٹے بہن بھائیوں کو بھی ایسی شفقت دی کہ وہ سب بھی اُن سے مانوس ہو گئے اور سب اُن کی دل سے عزت کرتے تھے۔ ابا جی نے مجھے پڑھانے کا وعدہ بھی ایسا پورا کیا کہ جب اُن کا انتقال ہوا، اُس سے چند دن پہلے میں نے انٹر کا امتحان دیا۔ جب میں پیپر دے کر کالج سے باہر آتی تو ابا جی مع بچوں کے مجھے لینے کے لیے موجود ہوتے اور اس بات سے بہت خوش ہوتے تھے کہ مجھے پڑھنے کا شوق ہے اور میں اُن سے کہتی کہ ذرا بچے بڑے ہو جائیں، میں نے آپ سے باقاعدہ عربی پڑھنا ہے۔ خود وہ بھی اتنے مصروف تھے بمشکل رات کے کھانے کے بعد گفتگو ہو پاتی تھی۔ جس میں مَیں بھی اُن سے مسائل پوچھتی رہتی تھی۔ افسوس جب میرا رزلٹ آیا تو وہ دنیا میں موجود نہیں تھے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی خوش طبعی بھی روزمرہ کی باتوں میں لطف دیتی تھی۔ میری ایک سہیلی کا نام ساجدہ تھا (اللہ اس کی مغفرت کرے) کہتے تھے کہ جب نمازیں پابندی سے پڑھو گی تو پھر تمہیں ساجدہ کہوں گا۔ کبھی کبھی پڑھتی ہو اس لیے تمہارا نام راکعہ ہے۔ میرے چھوٹے بھائی شوکت سے کہتے: آئی ایم گڈ بابا (I am Good Baba) وہ بھی جواب میں کہتا آئی ایم گڈ کاکا۔

میری چھوٹی بہن نماز کی پابند تھی تو اُسے مُلا جی کہتے اور اُس کے ہاتھ کے پکوڑے بہت پسند کرتے تھے اس سے چھوٹی والی گوشت شوق سے کھاتی تھی۔ کہتے اُسے بھی بلاؤ کھانے پر وہی تو ایک گوشت پسند کرنے والی ہے باقی تو تم سب دال خور ہو۔

اکثر میری والدہ اور بہن بھائیوں کی دعوت کرتے۔ میری امی نے ایک دفعہ کہہ دیا کہ بار بار بیٹی کے گھر آنا مناسب نہیں تو کہنے لگے: بہن جی! یہ آپ نے کیا کہا، یہ تو خود ابھی بچی ہے، گھر تو میرا ہے اور میں آپ کا بڑا بھائی ہوں، بڑے بھائی کے گھر آنے میں کیا ہچکچاہٹ۔

پنجاب سے مہمان تو آتے رہتے تھے، البتہ حج کے سیزن میں بہتات ہو جاتی تھی کیونکہ اُس زمانہ میں تمام حج فلائٹس کراچی سے روانہ ہوتی تھیں۔ تو اُن دنوں بڑے اہتمام سے ہمارے گھر میں نئے بستر تکیے بنائے جاتے کہ مہمان داری میں کوئی کمی نہ رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمول ہی میں ہمارے گھر میں بڑے پتیلوں میں کھانا چڑھا دیا جاتا اور ہر آنے والے کو ابا جی کھانے کی دعوت دیتے جاتے۔ اور اکثر ایسا ہوتا کہ ہم گھر والوں کے لیے کھانا نہ بچتا تو کسی کو انڈہ بنا دیتے تو کوئی مکھن سلائس کھا رہا ہوتا، کوئی دودھ پیتا، کوئی چائے، تاکہ دوبارہ کھانا بننے تک کچھ آسرا ہو جائے۔ اکثر ہوتا کہ اتنے میں ملازم چھوٹا لڑکا کہتا: مولوی صاحب کہہ رہے ہیں تین آدمی کا کھانا بھیجو۔ ہم نہ دیتے اور کہہ دیتے کہ کہہ دینا تیار کر رہے ہیں۔

مجھے شوق ہوتا تھا کہ ابا جی کے بستر پر عمدہ سی چادر بچھاؤں۔ آ کے دیکھتے تو چپ رہتے، صبح جب میں دیکھتی تو وہ غائب ہو جاتی۔ پوچھنے پر کہتے، چادر بہت اچھی تھی اس لیے میں نے مہمان کے لیے رکھ دی ہے، میری وہی پرانی چادر بچھا دینا، کوئی فرق نہیں پڑتا، اس چادر کے بچھنے سے پہلے بھی یوسف تھا اور اب بھی یوسف ہوں۔ اُن کی وفات پر ایک ڈھیر چادروں کا اُن کی الماری سے نکلا۔

علامہ صاحبؒ نے ایک گھر امرتسر میں بنوایا تھا۔ اس وقت شعیب صاحب کی والدہ حیات تھیں۔ اُنہوں نے زندگی کے کچھ دن اُس میں گزارے اور اُن کی وفات ہو گئی۔ علامہ صاحبؒ اُس کو بند کر کے کلکتہ روانہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد پاکستان بن گیا اور علامہ صاحبؒ کراچی آ گئے۔ علامہ صاحبؒ اپنی بے پناہ مصروفیات میں لگ گئے اور اپنی غنی طبیعت کی وجہ سے اُنہوں نے اس مکان کا کبھی کلیم نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نفسا نفسی کے دور میں اب ایسے درویش صفت لوگ کہاں؟

ابا جی کی شخصیت میں باوجود سادگی اور شفقت کے رُعب بھی بہت تھا۔ آپ غلط بات برداشت نہیں کرتے تھے۔ لوگوں کی غلط باتوں کا نہایت نرمی سے جواب دیتے لیکن اگر سامنے والا ہٹ دھرمی دکھاتا تو ایسی ڈانٹ پلاتے کہ آس پاس والے بھی سہم جاتے۔

بچوں سے بھی بہت محبت کرتے تھے میرا پہلا بیٹا ہوا تو کہنے لگے: مُنی دو نام ہیں، ایک پسند کرلو صہیب یا فُضیل۔ میں نے کہا صہیب اچھا ہے۔ کہنے لگے بس ٹھیک ہے۔ میری دوسری بیٹی ہوئی تو کہنے لگے یہ شمیم ہے۔ پھر مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا میں نے فریحہ سوچا تھا۔ کہنے لگے تو بس یہ فریحہ شمیم ہے اور پیار سے اُسے چھیمی کہتے۔ تیسرا بیٹا ہوا تو کہنے لگے جو تمہیں پسند ہو رکھ لو۔ میں نے کہا اس کا نام بھی آپ کی پسند کا ہوگا، اسے خُبیب کہیں گے۔ بہت خوش ہوئے۔

ایک بزرگ صاحب نے مجھے کہا اے بیٹا علامہ صاحبؒ کے تین بیٹے اس نام کے فوت ہوئے ہیں تم کیوں یہ نام رکھ رہی ہو؟ میں نے کہا: اماں کیا آدم سے لے کر اب تک کوئی نام ایسا ہے جسے موت نہ آ سکتی ہو؟ وہ لاجواب ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ یہ ہے علامہ یوسف کی بہو، اور بہت خوش ہوئیں۔

شعیب صاحب گھر دیر سے آتے اور میں اُن کے انتظار میں کھانا نہ کھاتی تو اپنے بیٹے کو بہت ڈانٹتے کہ آپ تو یار دوستوں میں کھا پی لیتے ہو گے اور یہ بیچاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوکی بیٹھی ہے۔ تمہیں اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ میں اس یتیم بچی کو اپنی ذمہ داری پر لایا ہوں، آئندہ ایسا نہ کرنا۔

ایک دفعہ اباجی گھر آئے تو میرے لیے بہت اچھا سوٹ لائے اور کہنے لگے:

آج اپنے ایک دوست کی باتیں سن کر بہت دکھ ہوا۔ اُس کی حالت پر اللہ رحم کرے اور اپنے حال پر میں اللہ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ ان صاحب کا نام بتانا مناسب نہیں۔ اباجی کے دیرینہ دوست تھے۔ اُنہوں نے اپنی تمام زندگی کماتے گزاری۔ اس عمر میں آ کر سوچا کہ میری بیوی تو فوت ہو گئی ہے، آل اولاد سب شادی شدہ ہیں، اپنی زمین جائیداد سب اولاد میں بانٹ دیا تاکہ سکون کیا جائے اور اللہ اللہ بھی کیا جائے۔ لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ اُن کی اپنے گھر ہی میں قدر و قیمت ختم ہو گئی۔ عضوِ معطل کی طرح صرف ایک کمرے تک محدود ہو گئے کہ وہیں کھانا پہنچا دیا جاتا اور کوئی تعلق نہیں، کوئی خدمت نہیں، کوئی دل داری نہیں۔ دن بھر کمرے میں پڑے پڑے تنگ آ جاتے۔ اگر گھر پر بچوں کے ساتھ بیٹھنے کو دل چاہتا تو بہوئیں کہہ دیتیں ابا اپنے کمرے میں آرام کریں۔ بچے پڑھ رہے ہیں اور ہمیں بھی گھر کے کام ہیں۔ رات کو بیٹے آتے تو وہ ملازم سے کہتے کہ میں سب کے ساتھ کھانا کھاؤں گا تو بیٹے کہتے آپ ابھی تک کیوں جاگ رہے ہیں، آرام کریں، کھانا جلدی کھا لیا کریں، ہمارا انتظار نہ کیا کریں۔ اگر آفس جا کر بیٹھتے تو بیٹے کہتے: ابا اب آپ کے بس کا کام نہیں، آپ گھر پر آرام کیا کریں وغیرہ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اُن صاحب نے پوچھا کہ شعیب تو آپ کا بہت تابعدار بیٹا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اُٹھتے ہیں تو وہ فوراً آپ کا جوتا لے آتا ہے، ہر محفل میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر لے جاتا ہے گھر میں بہو کیسا برتاؤ کرتی ہے؟ تو ابا جی نے کہا: الحمدللہ مجھے اس سے بھی کوئی شکایت نہیں، وہ میری بیٹی ہے۔

ایمانداری کی بات تو یہ ہے کہ وہ خود بہت اچھے تھے۔ ہمیشہ میرے گھر والوں کی عزت کی، محبت دی اور اُن کی وفات پر میرے بہن بھائی بھی روئے۔ آج بھی وہ سب اُن کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ بچے تو میرے بہت چھوٹے تھے البتہ میرے بڑے بیٹے کو اُن کی کچھ ہلکی سی یادیں آتی ہیں۔

ایک دفعہ اُنہیں (علامہ صاحب رحمہ اللہ کو) ملیریا ہوا تو بہت سردی لگ کر بخار چڑھا۔ پڑوس میں ایک لیڈی ڈاکٹر تھیں۔ میں اُنہیں بلانے گئی کہ آ کر دیکھ لیں۔ اُنہیں آنے میں اعتراض تھا کہ میں گھر پر وزٹ (Visit) نہیں کرتی، پھر کسی مرد کو بالکل نہیں دیکھتی۔ میں نے کہا پلیز چلی چلیں، اُنہیں بہت بخار ہے۔ اس وقت گھر پر کوئی مرد نہیں، میں اُنہیں کہاں لے کر جاؤں؟ آپ چل کر دیکھ لیں، بہت بزرگ ہستی ہیں۔ آپ کے والد کی عمر کے ہوں گے۔ میری پریشانی دیکھ کر وہ بولیں: آپ ان کی بیٹی ہیں، اسی لیے اُن کے لیے اتنی پریشان ہیں۔ میں نے اُنہیں بتایا کہ وہ میرے سُسر ہیں تو انہوں نے اپنی نرس سے کہا: چلو دیکھ لیتے ہیں۔ اگر ایک بہو اُن کے لیے اتنی پریشان ہے تو وہ ضرور بزرگ ہی ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن افسوس انہوں نے ہم سے کوئی خدمت نہیں لی۔ اُن کی وفات سے چند روز پہلے حکیم عبدالمجید صاحب شہداد پور سے علاج کرانے کراچی آئے ہوئے تھے۔ شوگر کا زخم خراب ہو گیا تھا، اُن کی ٹانگ کاٹنے کے لیے آپریشن ہونا تھا۔ وہ ہاسپٹل میں تھے اور اُن کے لواحقین گھر پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ خاصے لوگ تھے۔ بہت مہمان داری کا دور تھا۔ ابا جی مجھے کہنے لگے: مُنی دعا کرو حکیم صاحب صحتمند ہو جائیں اور خود انہیں معلوم نہ تھا کہ اُن کا وقت پورا ہو چکا ہے، اُس سے کچھ ہی دن بعد ۲۹ اگست کو حسبِ معمول گھر آئے اور کہنے لگے مُنی کھانا دے دو آج طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں فکر مند ہوئی تو کہنے لگے: پریشان مت ہو بس ذرا سانس پھول رہا ہے، آرام کروں گا، ٹھیک ہو جاؤں گا۔ کھانا کھا کر عشا پڑھی اتنے میں شعیب صاحب آ گئے۔ میں نے بتایا کہ ابا جی کا سانس پھول رہا ہے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اُنہوں نے ڈاکٹر کو بلایا۔ اُس نے انجکشن لگایا اور کہا ان کو ہاسپٹل لے جائیں۔ وہ باہر گیا اور ابا جی نے دم دے دیا۔ ہم تو یہی سمجھے کہ بیہوش ہو گئے ہیں۔ پھر ایک اور ڈاکٹر کو بلایا اور اُس نے دیکھتے ہی کہا کہ یہ تو علامہ کلکتوی ہیں، افسوس یہ چلے گئے۔ ہمیں یقین نہیں آتا تھا، مگر رہے نام اللہ کا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بہنوئی

جناب چوہدری محمد حفظہ اللہ

مضمون مطبوعہ مجلّہ نداء الجامعہ، ش:4، ج:4 ص:32 تا 35

علامہ محمد یوسف کلکتویؒ میرے بہنوئی تھے۔ میرے بڑے بھائی حافظ عبد اللطیف صاحب علامہ صاحبؒ کے شاگرد تھے، کچھ اس حوالے سے بعد ازاں رشتہ طے پا گیا۔ علامہ صاحبؒ آپس میں چار بھائی تھے: مولانا عبدالغنی صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب، مولانا عبدالحمید صاحب اور خود علامہ محمد یوسفؒ۔ مولانا عبدالغنی بہت اچھے عالم تھے۔ خان پور ضلع ہوشیار پور میں انہوں نے ایک مدرسہ کھول رکھا تھا۔ مولانا محمد یوسف کی ابتدائی تعلیم وہاں سے ہوئی۔ بعد میں مزید تعلیم کے لیے امرت سر تشریف لے گئے تھے۔

ادھر کلکتہ میں چنیوٹ کی شیخ برادری کثرت سے آباد تھی۔ ان کا خام چمڑے کا کاروبار تھا۔ اس شیخ برادری میں کہیں سے دو قادیانی گھس گئے اور باقاعدہ گمراہی پھیلانی شروع کر دی، توحید پرست مسلمانوں کو اس چیز کا بہت دکھ ہوا اور خوب فکر لاحق ہوئی۔ علامہ محمد یوسف رحمہ اللہ چونکہ قادیانیت کا جواب دینے میں بڑے تاک تھے۔ اس لیے یہاں سے کچھ لوگ امرت سر علامہ صاحبؒ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہوئے اور مرزائیوں کا سارا ماجرا بیان کیا اور بتایا کہ ہم لوگ آپ ہی کو لینے آئے ہیں ان میں ایک حاجی گلزار احمد بھی تھے۔ اس طرح آپ ان لوگوں کے ساتھ کلکتہ آ گئے اور یہاں پہنچ کر مرزائیوں کا رد کیا اور کئی لوگ گمراہی سے تائب ہوئے۔

کلکتہ میں چت پور روڈ سراج بلڈنگ میں مولانا کا حلقہ تبلیغ شروع ہوا اور چند دنوں میں ہی یہاں مرزائیوں کا قلع قمع ہوا۔ یہاں کو ہلوٹولہ سٹریٹ اور زکریا سٹریٹ کے درمیان واقع مسجد اہل حدیث میں خطابت کے فرائض ادا کرتے رہے۔ فاضل وقت میں یہیں درس دینا شروع کر دیا۔ اس حلقہ درس میں ایک شخص حاجی احمد حسن اللہ والے دہلوی شریک ہوا کرتے تھے وہ ان مسائل کو سن کر بے حد متاثر ہوئے۔ انہوں نے پیش کش کی کہ آپ اگر میری کوٹھی میں آ جائیں تو آپ کو بمع اہل وعیال رہائش بھی دیں گے اور مستقل درس کے لیے ایک ہال بھی دے دیں گے۔ چنانچہ علامہ صاحب رحمہ اللہ ۱۰ اکنائی سٹریٹ میں واقع اس جگہ تشریف لے گئے اور مستقل درس کا سلسلہ یہاں شروع کیا۔

اس دوران علامہ صاحب رحمہ اللہ اور ان کے برادر نسبتی میرے بڑے بھائی جان نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہمیں ساتھ کچھ کاروباری سلسلہ بھی شروع کرنا چاہیے۔ چنانچہ طے پایا کہ کلکتہ میں چونکہ سبزی کی بہت اچھی مارکیٹ ہے۔ لہٰذا ہم پنجاب سے سبزی لاکر یہاں تھوک کے لحاظ سے فروخت کریں۔ چنانچہ حافظ عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللطیف پنجاب سے کلکتہ گوبھی سپلائی کرتے اور مولانا اسے مارکیٹ سپلائی کر دیتے۔ اس طرح تمام ابتدائی فصلیں یہاں سے سپلائی کرتے۔

پھر یہ مشورہ ہوا کہ اس موسمی کاروبار کے مقابلہ میں مستقل کام کیا جائے۔ تاکہ سلسلہ روزگار جاری رہے اور سلسلۂ دعوت وارشاد بھی قائم رہے چنانچہ یہاں پر اے ایل یوسف اینڈ سنز A.L.YOUSAF & SONS کی داغ بیل ڈالی گئی یہاں مینوفیکچرنگ کا کام شروع کیا۔ جس میں ہیئر آئیل، ہیر کریم، نیل پالش اور فیس کریم وغیرہ مصنوعات تیار کرنا شروع کر دیں کچھ مدت کے بعد حافظ عبداللطیف صاحب جب فیروز پور آئے تو وہاں پر اپنے بھائی چوہدری محمد (راقم) سے ملاقات کی میں اس وقت گورنمنٹ ہائی سکول فیروز پور میں ساتویں جماعت کا طالب علم تھا جو اس وقت فیروز پور چھاؤنی اور شہر کے درمیان واقع تھا۔

میں نے بھائی جان کو بتایا کہ میں قرآن حفظ کرتا ہوں اور سکول میں بھی پڑھتا ہوں اس طرح مجھے کافی دقت ہوتی ہے لہٰذا حافظ عبداللطیف مجھے بھی کلکتہ لے آئے یہاں انہوں نے مجھے جوبلی ہائی سکول میں 1937ء میں داخل کرا دیا۔ پھر میں نے یہیں سے میٹرک کیا اس دوران بھائی جان حافظ عبداللطیف کا یہاں 1940ء میں انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد مولانا یوسفؒ نے مجھے اپنا شریک کاروبار کر لیا۔ اب سیل اور پرچیز راقم کے ذمہ تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جب مارکیٹ جاتا تو مسلمان ہمارا مال جلد قبول کر لیتے مگر ہندو ہماری فرم کا نام یوسف دیکھ کر اسے قبول نہ کرتے لہٰذا ہم نے مشورہ کیا کہ A.L.Yousaf کی جگہ A.L.Josaph لکھ دیا جائے، اور اس کے تمام لیبل تبدیل کر لیے۔ اب ہمارا مال ہندوؤں نے بھی قبول کرنا شروع کر دیا تھا، چنانچہ ہمارا کاروبار خوب چمکتا رہا۔

مولانا کے جیل جانے کی وجوہات:

ہندو مسلم فسادات میں ہم لوگ مسلمانوں کو اسلحہ فراہم کرتے تھے۔ جب کچھ فساد ختم ہوا تو ہندوؤں کی شکایت پر مولانا کی رہائش گاہ کو ملٹری نے گھیر لیا اور تین افراد مولانا یوسف، محمد (راقم) اور مولانا یوسف کے بھتیجے عبدالحیٔ کو گرفتار کر لیا۔ جو کہ مولانا عبدالحمید کا بیٹا تھا لہٰذا سیفٹی ایکٹ کے تحت ہمیں دو ماہ کے لیے گرفتار کر لیا گیا، وہاں پر جیل میں ہمیں C کلاس میں رکھا گیا۔

دوسرے روز وزیر جیل خانہ جات فضل الرحمٰن جیل کا معائنہ کرنے آئے۔ تو مولانا سے مل کر پوچھا کہ آپ یہاں کیسے؟ یہاں اس نے مولانا کو جیل میں A کلاس دینے کا آرڈر کر دیا چنانچہ باقی ایام یہیں گزرے۔ بعد میں ضمانت پر رہائی ہوئی اور بتایا گیا کہ آپ پر مقدمہ چلے گا۔ جماعت اہل حدیث نے کہا کہ ہم آپ کا دفاع کریں گے۔ مگر چونکہ پاکستان کا اعلان ہو چکا ہے اور کلکتہ ہندوستان میں آیا ہے۔ لہٰذا جماعت نے مشورہ دیا کہ ہندو تعصّبانہ طور پر آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سزا ضرور دیں گے اس لیے بہتر ہے کہ ہم آپ کو پاکستان بھیج دیں۔ چنانچہ پان امریکن ائیر لائن {P.A.A.}.PAN AMRICAN AIR LINS کے ذریعے ہمیں بھیجنے کا ارادہ کیا گیا۔ پھر ہمیں مغرب کے وقت DAM DAM ائیر پورٹ پر پہنچایا گیا یہاں سے فلائیٹ چلی تو رات دو بجے کراچی ائیر پورٹ پر آ کر اترے۔ وہاں ہمیں عزیز و اقارب کے علاوہ جماعتی احباب بھی لینے کے لیے آئے ہوئے تھے۔

ہم نے اپنا کاروباری را میٹریل بائی شپ (بذریعہ بحری جہاز) کراچی روانہ کر دیا اور یہاں آ کر بھی کاروبار کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ الحمد للہ

کاروبار کا زیادہ تر کام یہاں میں ہی کرتا تھا۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ کو گدی پر بٹھا رکھتے تھے۔ کراچی میں مکان الاٹ کرا لیا۔ آ سن مَل اوجھا روڈ پر، پھر یہاں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

کراچی میں اس وقت جماعت کے کوئی معروف عالم نہیں تھے، علامہ صاحب رحمہ اللہ اکثر دعوتِ دین میں مشغول رہتے۔ انہیں کاروبار کی فرصت کم ملتی تھی۔ اسے میں نے سنبھال رکھا تھا۔ مجھے اکثر تبلیغ میں بھی لے کر جاتے۔ بہت لطف آتا تھا۔

میرے بہنوئی:

مولانا محمد یوسف کی پہلی بیوی سے ایک عجب رشتہ یوں تھا کہ وہ بھی تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہنیں تھیں ۔ جو کہ تینوں بھائیوں کے گھر آئیں ۔ مولانا عبدالغنی کے گھر زینب بڑی بہن ، منجھلی زینب مولانا عبدالمجید کے گھر اور چھوٹی حاجرہ مولانا محمد یوسف کے گھر آئی ۔ مولانا عبدالغنی کی اہلیہ فوت ہوئی تو انہوں نے دوسری شادی کر لی ۔ مولانا عبدالحمید کی بیوی فوت ہوئی تو انہوں نے مزید شادی نہیں کی اور مولانا یوسف نے بیوی کو طلاق دے دی ۔ پھر عبداللطیف صاحب نے اپنے والد حافظ محمد اسماعیل سے ذکر کیا ، چنانچہ ان کی بہن رقیہ سے شادی ہو گئی ۔

پہلی بیوی حاجرہ سے علامہ صاحبؒ کے دو بیٹے ایک بیٹی پیدا ہوئے ، ایک الیاس اور چھوٹا یونس اور بیٹی امۃ الغفار تھی ۔ جو کہ الحمدللہ اب بھی حیات ہیں اور پھر بھوپال والا سیالکوٹ میں مکین ہیں ۔

علامہ صاحبؒ کی دوسری شادی شاہ محمد شریفؒ کی سفارش سے رقیہ بنت حافظ محمد اسماعیل سے ہوئی ۔ دوسری بیوی سے دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئے ۔ شعیب اور خبیب اور بیٹی شمیم ، خبیب اور شمیم وفات پا چکے ہیں جبکہ شعیب صاحب ماشاء اللہ کراچی میں ادارہ چلا رہے ہیں ۔ بیوی رقیہ کا انتقال تقریباً 1945ء میں ہوا ۔ خبیب ان کی زندگی میں ہی وفات پا گئے اور شمیم حافظ آباد میں فوت ہو گئیں ۔ اس کے بعد تیسری شادی ہوئی اس بیوی کا نام سلمہ تھا ان کے بطن سے ایک بیٹا سہیل پیدا ہوا یہ فیصل آباد میں ساکن ہیں ۔ اور ان کی والدہ (مولانا کی تیسری بیوی) ماشاءاللہ اب بھی بقید حیات ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا ان سے تعلق:

مولانا میری بہن سے شادی کر کے میرے عزیز بن گئے ۔ جب میری شادی کا وقت آیا تو اس کی ذمہ داری انہوں نے لے لی ۔انہوں نے کئی رشتے بتائے ۔ مجھے انہوں نے بتایا کہ ان کے بھائی مولانا عبدالغنی کی بیٹی زبیدہ سے آپ کی شادی کر دیتے ہیں ۔مولانا عبدالغنی صاحب نے استخارہ کیا خواب میں انہوں نے دیکھا کہ تانگہ ان کے گاؤں کی طرف بھاگا آرہا ہے ۔چنانچہ یہ رشتہ طے ہوگیا ان کے بطن سے میرے تین بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی ۔ بیٹے خالد محمود، عبدالخالق اور طارق محمود اور بیٹی امینہ ہیں ۔اس وقت خالد اور عبدالخالق ٹاؤن شپ لاہور میں اور طارق کراچی میں اور بیٹی امینہ ہالینڈ میں مقیم ہیں ۔ بعدازاں میری بیوی زبیدہ 12 مئی 1961ء میں وفات پاگئیں ۔

اس کے بعد میری دوسری شادی دسمبر 1962ء میں صغریٰ ناز سے ہوئی ۔ ان کے بطن سے چار بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں ۔ عامر رضا چوہدری، عبد الماجد چوہدری اور محمد کاشف اور محمد آصف چوہدری ہیں ۔ عامر رضا ہالینڈ میں جب کہ کاشف پرتگال میں عبدالماجد یکم ستمبر 2006ء کو وفات پاگئے ۔چوتھا محمد آصف ہے جو کہ دوبئی میں ہے۔

بیٹیاں ثمینہ،فوزیہ،رومانہ ہیں ۔ماشاءاللہ بقید حیات ہیں ۔

☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد یوسف خاں کلکتوی رحمہ اللہ

مولانا حافظ اسماعیل اسد حفظہ اللہ

مضمون مطبوعہ مجلہ نداء الجامعہ، ش:2 ج:3 ص:17 تا 20

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ .وبعد

بحر العلوم علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ طاب ثراہ صدقِ مقال، دینی غیرت، مسلکی حمیت اور جود وسخا میں اپنی مثال آپ تھے۔ للّٰہ در القائل !

هُمُ الْقَوْمُ اِنْ قَالُوْا اَصَابُوْا وَاِنْ دُعُوْا

اَجَابُوْا وَاِنْ اَعْطَوْا اَطَابُوْا وَاَجْزَلُوْا

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ مدرسہ دار الحدیث محمدیہ حافظ آباد میں مسند تدریس پر بطور شیخ الحدیث وصدر المدرسین جلوہ افروز ہوئے تو مدرسہ کے تعلیمی معیار کی بہتری کے لیے علامہ موصوف رحمہ اللہ کے کہنے پر منتظمین نے مزید فاضل، تجربہ کار اور متدین اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کیں۔ کتبِ فقہ اور معقولات کے لیے علامہ صاحب رحمہ اللہ کے بزرگ استاد بھی معلمین میں شامل کر لیے گئے۔ چنانچہ مرحوم ومغفور کی شبانہ روز مسلسل وپیہم جہد کوشمار کیا جانے لگا۔ اور موصوف کے علمی تبحر وتشخص اور خداداد فضل وکمال سے (بِمَنِّ اللّٰہِ تعالیٰ) مدرسہ کے رخِ زیبا میں نکھار پیدا ہوا اور اطراف واکناف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تشنگانِ علومِ قرآن وسنت کشاں کشاں آ کر علمی پیاس بجھانے لگے۔ دلوں کی بنجر زمیں سیراب ہونے لگی۔ علماء وطلباء کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کے لیے بھی شجرۂ توحید سے وابستگی کی راہیں ہموار ہوئیں۔

بالیقین اللہ رب العزت نے موصوف کو علم وعمل اور ورع وتقویٰ میں علو مرتبت سے نواز رکھا تھا۔ جبکہ فن مناظرہ میں کامل دسترس رکھنے والا اسلام کا یہ بطل جلیل ہر میدان میں ہمیشہ سرفراز اور سرخرو ہوا اور حق مسلک اہل حدیث کا جھنڈا ہمیشہ کے لیے سربلند رکھا۔

علامہ رحمہ اللہ اور ان کے برادران مولانا عبدالغنی رحمہ اللہ اور مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ سے میری ملاقات رہی ہے۔ خصوصاً حضرت مولانا عبدالغنیؒ چونکہ حافظ آباد کے قریب موضع کڑیالہ میں سکونت پذیر تھے، ان کی زیارت کے لیے والد محترم مولانا حکیم محمد ابراہیمؒ مجھے ساتھ لے کر بکثرت جایا کرتے۔ وہ بہت محبت سے پیش آتے۔ یہ تمام بھائی علم وعمل اور تقویٰ کی نعمت سے مالا مال تھے۔

اور تقویٰ ہر عمل کی بنیاد اور منتہائے مقصود بھی ہے اور یہ امر مبنی بر حقیقت ہے کہ تقویٰ ایک بہت بڑی قوت ہے۔ اس ضمن میں خلیفہ ثانی امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایک مکتوب گرامی کے زریں الفاظ ملاحظہ فرمائیں، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور ان کے ساتھ لشکر وسپاہ سے مخاطب ہیں۔

"فَاِنِّیْ اٰمُرُکَ وَمَنْ مَّعَکَ مِنَ الْاَجْنَادِ بِتَقْوَی اللّٰهِ عَلٰی کُلِّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَالٍ فَاِنَّ تَقْوَی اللّٰهِ اَفْضَلُ الْعُدَّةِ عَلَی الْعَدُوِّ وَاَقْوَی الْمَكِیْدَةِ فِی الْحَرْبِ." (کذا ذکر فی العقد الفرید)

"میں آپ کو اور آپ کے سارے لشکر کو ہر حال میں اللہ کے ڈر کو اختیار کرنے کا حکم دیتا ہوں، کیونکہ تقویٰ ہی وہ بہترین عمل ہے جو کسی بھی دشمن کے خلاف بہترین تیاری اور جنگ کی بہترین چال ہے۔"

مختصر یہ کہ علامہ مرحوم بے حد وشمار خوبیوں کے حامل تھے۔ مصروفِ تدریس ہوتے تو حاذق، ماہر فن اور مشفق استاد نظر آتے اور ان کے حلقہ درس میں شامل طلباء پڑھتے ہوئے نہ صرف سمجھ چکے ہوتے بلکہ ان کے قلوب واذہان میں وہ سبق نقش ہو چکا ہوتا۔

بایں ہمہ وہ بچوں کی تربیت وتزکیہ کے معاملہ میں بھی خاصے حساس تھے۔ دینی اقدار ہوں یا دنیوی...... وہ زندگی کے ہر شعبہ میں کامل راہنمائی فرماتے۔ حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی جزئیات پر نظر رکھتے۔

ایک طالب علم کو مہمان کے لیے پانی لانے کو کہا تو وہ اپنے انداز سے مہمان کو گلاس پکڑا رہا تھا۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ نے بڑی محبت سے فرمایا کہ بیٹے کسی مہمان یا بزرگ کو مشروب پیش کرتے ہوئے اپنا ہاتھ گلاس کے نیچے رکھو تاکہ مہمان کا ہاتھ اوپر ہو۔

جود وکرم اور فیاضی میں علامہ موصوف ممتاز ومنفرد مقام رکھتے تھے، غریب علماء اور طلبا کو ملبوسات اور ضرورت کی دوسری اشیاء بازار سے خود خرید کر دیتے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید براں ماہانہ جیب خرچ بھی دیا کرتے۔ عامی فقراء ومساکین بھی اس فیض عام سے مستفید ہوتے۔

اس دور میں راقم الحروف بھی اس دانش گاہ میں بحیثیت مدرس فرائض انجام دیتا تھا، کبھی کبھار حضرت علامہ غفر اللہ لہ کے ساتھ ہم سفری کا موقع بھی ملتا۔ دورانِ سفر اوراد و وظائف اور ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے۔ تمام سائلین کو نوازتے۔ کوئی بھی حاضر خدمت ہوتا اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے اور ایسا بھی ہوا کہ روزنامہ اخبار ہی تھما دیتے۔ پھر دس بیس روپے دے کر اسے فارغ کر دیتے۔ وہ دعائیں دیتا ہوا چلا جاتا۔ جب کہ اس دور میں قلی کی اجرت چار آنے سے آٹھ آنے تھی۔

دعوت شیراز

علامہ صاحب طلبا و علماء کو بکثرت اپنے ہاں کھانے پر مدعو کرتے اور یہ حضرات ان کی دعوت کے انتظار میں رہتے۔

راقم کے والد محترم مولانا حکیم محمد ابراہیم تغمدہ اللّٰہ برحمۃ واسعۃ کو حضرت علامہ مرحوم ومغفور سے خاصی محبت تھی۔ دونوں میں قدر مشترک شاید فطرتی فراخ دلی ہو۔ وہ حافظ آباد کے نامور اطباء میں شمار ہوتے اور بے شمار نادار اور کمزور لوگوں کو فی سبیل اللہ دوائیں دیتے اور پوری زندگی حافظ آباد جامع مسجد مبارک اہل حدیث میں بطور خطیب و مدرس بے لوث خدمتِ دین میں مصروف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ان کے خطبات اور دروس سے مستفید ہونے والے لاتعداد لوگ مسلک اہل حدیث سے وابستہ ہو گئے۔ان کی دکان بھی دعوت وارشاد کا ایک مؤثر ادارہ تھی۔اللہ پاک موجب نجات بنائیں۔آمین

الغرض دعوتوں کے تبادلے ہوتے۔بالعموم حضرت علامہ رحمہ اللہ تین ہفتہ بعد علمائے شہر کو اپنے گھر کھانے پر مدعو فرماتے اور اپنا مشہور عمدہ ترین اور لذیذ پکوان مچھلی اور سویاں پیش کرتے اور احباب جماعت کی خدمت پر نہایت مسرور ہوتے۔

ابتلائی دور

اس بندۂ عاجز کا امتحانات اور آزمائش میں پڑنا اور پھر ایمان واحتساب اور صبر واستقامت کے ساتھ اس پرخطر دور سے گزر جانا اللہ پاک کی خصوصی عنایت ہے۔یوں تو نامعلوم زندگی میں کئی دگرگوں حالات سے واسطہ پڑا ہو۔لیکن حافظ آباد سکونت کے دوران کئی صبر آزما مشکلات آئیں۔لائق فائق بیٹی کچھ دیر بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں، جو حافظ آباد کے بڑے قبرستان میں مدفون ہوئیں۔اس بیٹی سے علامہ رحمہ اللہ کا قلبی لگاؤ تھا۔جو ایک فطری امر ہے۔یہ ان کے لیے حادثہ فاجعہ تھا۔حضرت شیخ الحدیث موصوف غفر اللہ لہ کی زبان پر صرف استرجاع اور حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ:

لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی .... الحدیث جاری تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ہی دیا مال تھا جو اس نے لے لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے یہ کہ اس مینارۂ نور کی کرنوں سے علماء وطلبا اور عوام الناس کا مستفید ہونا اور ان کا باہمی رابطہ اور لوگوں کی خصوصی عقیدت نیز اس درسگاہ کا ارتقائی سلسلہ بنی آدم کے ازلی دشمن کو ایک نظر نہ بھایا نتیجۃً علامہ موصوف جَعَلَ اللّٰهُ قَبْرَهٗ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ کو اندریں حالات عازم کراچی ہونا پڑا۔

علماء وطلبا اور ان سے فیض یافتگان انہیں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے ہوئے الوداع کہہ رہے تھے۔ جبکہ طلبا خاصی تعداد میں ان کے ہمراہ کراچی چلے گئے اور وہیں تکمیل تعلیم کی۔ اس سفر کے لیے کراچی کی جماعت کو ایک پوری بوگی مخصوص کرانا پڑی۔

چنانچہ علامہ صاحب رحمہ اللہ موصوف تادم واپسی اپنے محترم بیٹے شعیب صاحب کے ہاں بحر العلوم مدرسہ سے وابستہ رہے اور ناموسِ رسالت کی پاسبانی اور حدیثِ پیغمبر ﷺ کی تعظیم وتکریم میں شب وروز بسر کرتے ہوئے اللہ کو پیارے ہوگئے اور فنِ تحدیث کے طارم اعلیٰ کا یہ تابندہ ستارۂ علم قرآن وسنت کا نور پھیلاتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جا پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

اِصْبِرْ لَدَهْرٍ فَالَ مِنْكَ فَهٰكَذَا مَضَتِ الدُّهُوْرُ

فَرَحٌ وَحَزْنٌ مَرَّةً لَاالْحُزْنُ دَامَ وَلَاالسُّرُوْرُ

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم واقعہ

آخر میں مسلکی حمیت میں ان کا ایک تاریخی واقعہ سپرد قلم کر رہا ہوں۔ شیخ المشائخ حضرت علامہ مرحوم حلقہ یاراں میں ابریشم کی طرح نرم اور طبعًا متواضع ہوتے اور کسی مخالف قرآن وحدیث سے واسطہ پڑتا تو اپنے مؤقف میں مضبوطی کے ساتھ مبنی برحق دلائل وحجج اور براہین قاطعہ کے انبار لگا دیتے۔ چہرہ پر فاتحانہ مسکراہٹ ہوتی۔ گفتار میں تفوق اور تعلّی کا عنصر غالب ہوتا۔ اور مجلس پر چھا جاتے۔ بقول متنبیؔ ؎

اَنَــا صَــخْــرَ ةُ الْــوَادِیْ اِذَا مَــازُوْحِـمَــتْ

وَاِذَا نَــطَــقْــتُ فَــاِنَّــنِــیْ الْــجَــوْزَاءُ

ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے محافظ اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کے پاسبان حضرت علامہ رحمہ اللہ مدرسہ دارالحدیث محمدیہ حافظ آباد کے دفتر سے متصل جامع مسجد مبارک اہل حدیث کی مشرقی جانب اپنے مخصوص کمرہ میں تدریسی فرائض انجام دیتے اور دفتر میں جہاں مدرسہ ہذا کی لائبریری بھی ہے، حضرت علامہ صاحبؒ کے استاد جو مسلکاً حنفی دیوبندی تھے ہدایہ اور دیگر کتب پڑھاتے تھے۔ محترم علامہ صاحبؒ مرحوم اپنے استاد کا اتنا احترام کرتے کہ جب وہ پڑھا کر گھر جانے لگتے تو علامہ صاحبؒ خود اپنے ہاتھوں سے ان کے جوتے سیدھے کرتے اور نہایت عزوشرف سے انہیں الوداع کہتے۔

ایک دفعہ فقہ کے درس میں کسی مسئلہ پر بحث وتمحیص کے دوران ایک طالب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم نے اپنے موقف کی حمایت میں بخاری شریف کی ایک حدیث پیش کی جس پر مولانا آگ بگولا ہو گئے اور کہا لاؤ بخاری۔ چنانچہ بچے نے بخاری شریف سامنے رکھ دی اور مولانا نے حدیث دیکھی اور کہا: بخاری کیا ہے پنساری کی دکان ہے جس میں ہر قسم کا کباڑ موجود ہے (معاذ اللہ) یہ کہتے ہوئے بخاری شریف کو اٹھا کر دور پھینک دیا۔ طالب علم نے بخاری شریف اٹھائی اور سید المشائخ حضرت علامہ کے پاس آ کر سارا ماجرا سنایا۔ یَاللْعَجَبِ وَلِضِیْعَةِ الْعِلْمِ وَالْاَدَبِ.

علامہ صاحبؒ کے تحقیق کرنے پر تمام طلبہ نے تصدیق کی۔ چنانچہ علامہ موصوف رحمہ اللہ غیظ و غضب میں اٹھے اور جا کر مولانا سے پوچھا کیا ایسا ہوا ہے؟ ان کے سر ہلانے پر علامہ صاحبؒ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا کہ منتظمین مدرسہ نہ معلوم کب نوٹس لیں۔ محمد یوسف کلکتویؒ تمہیں ابھی فارغ کرتا ہے۔ پھر علامہ صاحبؒ نے مجلس میں واقعہ سناتے ہوئے فرمایا: ہم اہل حدیث ہیں اللہ رب العزت نے یہ جماعت نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور قرآن و سنت کی حرمت کے تحفظ کے لیے منتخب فرمائی ہے۔ بخاری شریف کی توہین سے انہوں نے حضرت محمد ﷺ سے اپنا رشتہ توڑ لیا ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ بایں وجہ میں نے ☆ انہیں فی الفور مدرسہ سے فارغ کر دیا ہے۔ یہ ہر مسلم کی غیرت ایمانی اور مسلکی حمیت کا مقتضی ہے۔

☆ فاضل مضمون نگار نے اپنے مضمون میں اس شخصیت کا نام رقم نہیں کیا تھا۔ مجلّہ نداء الجامعہ کے بالاصرار دریافت پر فون میں بتایا کہ یہ مولانا غلام رحمانی تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے مقلد مجو بیشی براں
کہ بود منبع زنور آسماں
تو اپنے دل سے غیر کی الفت نہ کھو سکا
میں چاہوں غیر کو تو یہ مجھ سے نہ ہو سکا

خلاصہ کلام

ایک طرف بے ادب اور گستاخِ رسول کی ہرزہ سرائی اور دوسری طرف سے ایمان افروز جواب اور کارروائی پر مداحِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جناب حسان رضی اللہ عنہ کے چند کلمات سامنے آ گئے:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَالِكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
إِنَّ أَبِيْ وَوَالِدَتِيْ وَعِرْضِيْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ

اللّٰهم اغفرله وارحمه انک انت الغفور الرحيم . آمين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے چچا جان

عبید الرحمٰن چوہدری (بھتیجا)

محترم مولانا شفیق الرحمان صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت طرفین کے لیے دعا گو۔ مقصد کی بات لکھنے سے پہلے معذرت خواہ ہوں کہ عمر رسیدہ (چوراسیواں سال) ہونے کی وجہ سے جب ناتوانی لاحق ہوتی ہے تو معاً فرمان نبویؐ ذہن میں رواں ہو جاتا ہے کہ ہر مرض کی دوا ہے مگر موت اور بڑھاپے کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے کہ جب عمر رسیدہ ہو جانے پر نومولود کی طرح کر دیتے ہیں۔ عوارض تو پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں کچھ سمجھ بوجھ کر لکھنے کی استطاعت ہی نہیں مگر حسبِ وعدہ کوشاں ہوں کہ قرطاس ابیض کو کچھ اسود بنا دوں۔ اس تحریر میں کئی باتیں تو غیر متعلقہ سی ہوں گی ان کو بے شک چھوڑ دیئے اور باقی میں اگر کوئی کام کی بات نظر آئے اسے حسبِ ضرورت اختصار سے جمع کر لیں۔ بڑھاپے میں بچپنا تو آ ہی جاتا ہے میں اپنے دوستوں سے گفتگو میں جب کبھی کچھ بھول جاؤں تو یوں گویا ہوتا ہوں کہ میرا حافظہ غیر معمولی طور پر تیز ہو گیا ہے وہ آگے نکل جاتا ہے اور میں پیچھے رہ جاتا ہوں۔ میرے ان مزاحیہ الفاظ سے آپ کو میری یادداشت کا اندازہ تو ہو ہی گیا ہوگا۔

رجوع مقصد:

میرے دادا محترم مولنا کرم الٰہیؒ صاحب موضع بھٹو یہ نزد دینا نگر ضلع گورداس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پور کے رہائشی تھے اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے عطا کیے اور چاروں ہی ورثہ میں عالم بنے۔ سب سے بڑے میرے والد صاحب مولانا عبد الغنیؒ حصول علم کے لیے دہلی میں سید نذیر حسینؒ محدث کے درس میں چلے گئے وہاں سے فراغت پا کر موضع خانپور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور میں درس وتدریس کے لیے ایک انجمن تبلیغ الاسلام قائم کی۔ انتظام وانصرام کا اہتمام انہی کے ذمے تھا۔ سالانہ تبلیغی جلسہ تین دن ہوتا تھا متحدہ ہندوستان کے جید علماء مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی جیسے دیگر شہروں دہلی اور بنگال کے علماء کو دعوت دی جاتی رہی۔ قریباً چالیس برس تک یہ خدمت انجام دی۔ وہیں چچا علامہ محمد یوسف صاحب نے تعلیم حاصل کی اور درس وتدریس، نیز مختلف ممالک کے لوگوں سے مناظروں کا سلسلہ جاری رکھا۔

مزید تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ کلکتہ چلے گئے۔ وہاں دینی اشاعت کے باوصف اپنے روزگار کا ذریعہ بصورت مینوفیکچرنگ انک۔ تیل اور کاسمیٹک جاری رکھا۔ یہ سب سے چھوٹے بھائی تھے مگر دینی علم کے لحاظ سے سبقت حاصل کر لی۔ ان سے بڑے بھائی مولانا عبدالحمید صاحب اپنے جدی گاؤں میں تبلیغ میں منہمک رہے۔ ان سے بڑے یعنی والد صاحب سے چھوٹے مولانا عبدالمجید صاحب آگرے کی طرف تبلیغ کے سلسلے میں چلے گئے پھر کافی عرصہ بعد ... آ کر جامع مسجد چینیاں والی میں خطیب مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد جہلم انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحیثیت خطیب مدعو کر لیا گیا۔ ختم نبوت تحریک کے وقت انہیں دو مہینے جیل بھی جانا پڑا اور ان کی جگہ والد صاحب نے خطیب کے فرائض سرانجام دیئے۔

اس سے پہلے کہ علامہ صاحب ؒ موصوف کے متعلق کچھ حسب یادداشت ذکر کروں یہ بتادینا بھی مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان چاروں بھائیوں نے دین کی سیر حاصل خدمت کی مگر خودنمائی کا اشارہ تک بھی نہ کیا۔ کوئی بڑی کتاب بھی نہ لکھی۔ جیسا کہ علامہ صاحب ؒ کو جب کہا جاتا کہ کوئی کتاب تو لکھیں تو فرمایا کرتے تھے کہ بہت لوگ لکھنے والے ہیں ہم تعلیم و تعلم ہی کافی سمجھتے ہیں۔ شرک و بدعت کی مناسب طریقے سے تردید اور اپنے مسلک کی ترویج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مجھے اپنے ہوش میں اتنا معلوم ہے کہ والد صاحب کی مخالفت میں انہیں وہابی کے لفظ سے تو مخالفین گاہے یاد کر لیتے تھے مگر وہی لوگ انہیں پیرومرشد کا مقام بھی دیتے رہے۔ شرک و بدعت کے انسداد کے سلسلے میں ایک واقعہ جو کہ میری پیدائش سے پہلے کا ہے۔ حقیقتاً معلوم کیا ہوا یعنی والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی زبانی وہ یوں ہے کہ:

والد صاحب کے ہاں نصف درجن لڑکیاں ہی یکے بعد دیگرے اللہ تعالیٰ نے عطا کیں تو مخلص دوستوں اور معتقدین نے والد صاحب کو مشورہ دیا کہ شادی اور کر لیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں سے بیٹا عطا کر دے والد صاحب چونکہ ماشاءاللہ جید موحد عالم تھے اور حکیم اجمل خاں کے ساتھ بھی دہلی میں رہے تھے۔ اچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاصے طبیب بھی تھے لوگوں کا اعتماد یہاں تک تھا کہ مولانا صاحب علاج کے لیے راکھ کی پڑیا بھی لکھ دیں (وہ فیس وغیرہ نہیں لیتے تھے اور نہ کوئی دواخانہ تھا) تو ہمیں صحت ہو جاتی ہے۔ پھر لوگوں کے مشورے پر وہ راضی نہ ہوئے کہ کیا پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نئی بیوی میں سے بھی بیٹا نہ عطا کرے یا کچھ بھی نہ دے۔ ہاں مگر دعا ہی کو کافی سمجھتا ہوں۔ جب والد صاحب ان کے مشورے پر راضی نہ ہوئے تو کئی لوگوں نے کہا ہمارے ہاں ایک بزرگ عورت حافظہ قرآن اور مسلک اہلحدیث رکھتی ہے۔ شرک و بدعت سے پرہیز ہے اسے۔ وہ قرآنی آیات سے تعویذ کر دیتی ہے یقیناً اللہ کرے تو بیٹا ہوگا۔ اب والدین کو کون سمجھائے وہ نہ مانے۔ لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ شرک والی بات نہیں۔ انہوں نے بادلِ نخواستہ تعویذ کروانے کی اجازت دے دی اور کہا کہ اس کا نتیجہ بھی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ان دنوں میری والدہ محترمہ کے پیدائشی تخلیق کا دور تھا۔ چنانچہ تعویذ حسب ہدایت بازو سے یا جیسے بھی کہا باندھ دیا گیا ان دنوں والد صاحب کہیں سفر پر جا رہے تھے۔ خیال آیا کہ سفر میں اللہ دعا قبول کرتا ہے تو دعا کی کہ یا اللہ ضرورت تو لڑکے کی ہے مگر اس دفعہ لڑکی عطا کرتا کہ ان لوگوں کا تعویذی عقیدہ ٹوٹ جائے۔ اس کے بعد تیری رحمت کا طلبگار رہوں۔

چنانچہ ہوا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹی زبیدہ (جس کا نکاح محمد صاحب سے کیا تھا اور اولاد بھی ہے) اللہ نے عطا کی۔ لوگوں کا عقیدہ صحیح ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یکے بعد دیگرے لڑکے ہی دیئے۔ جن میں سے اپنی طبعی بلکہ زیادہ عمر گزار کر ایک تھوڑا عرصہ پہلے فوت ہو گیا باقی تین ہم اللہ کے فضل سے کئی کئی سال کی گورنمنٹ ملازمت کے بعد بھی الحمدللہ ریٹائرڈ زندہ ہیں۔ تحریر طویل ہو گئی زحمت کی معافی چاہتا ہوں معاف فرمائیں تو بہتر ورنہ خود بھی اپنے آپ کو معاف کرلوں گا۔ کیوں جی ایسا بھی ہوتا ہے۔

پاکستان بنا تو علامہ صاحب موصوف کلکتہ جیل میں تھے معلوم ہوا کہ انڈین حکومت انہیں کبھی رہا نہ کرے گی۔ البتہ وقتی ضمانت کا چانس ہے چنانچہ میں نے انہیں مشورہ دیا کہ کسی طرح ضمانت کروا کر پاکستان آ جائیں۔ میں کراچی میں تھا۔ چنانچہ ضمانت کروائی اور مجھے ٹیلیگرام دی کہ ہم سب اہل وعیال فلاں تاریخ کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ رہے ہیں۔ میں جس بلڈنگ میں رہتا تھا اس کے چار بلاک اور 40 فلیٹ تھے الگ الگ سیڑھیاں بھی۔ نقل مکانی کرنے والے لوگ ایک دوسرے کو ان دنوں کم ہی جانتے تھے۔ ہوا یوں کہ وہ پان امریکن جہاز پر اسی رات کراچی آ گئے۔ میرا ایڈریس تو تھا ان کے پاس۔ بلڈنگ میں بار بار سیڑھیاں چڑھتے اترتے تھک گئے صبح کا وقت ہو گیا۔ میں پانچویں منزل پر مقیم تھا۔ پہنچ کر مجھ پر سخت برہم ہوئے کہ پینڈو اب ہمیں لینے کیوں نہیں آیا۔ میں نے حقیقت بتا دی تو کہنے لگے کہ ہم تو نام تبدیل کر کے جہاز پر سوار ہوئے تھے۔ پھر خلاصی ہو گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں انہوں نے کراچی میں ایک مکان لے کر وہیں کاسمیٹک کا کام شروع کر دیا ادھر میری ٹرانسفر کچھ عرصہ بعد راولپنڈی ہوگئی۔ ختم نبوت تحریک کا دور شروع ہوا مجھے ڈاک میں دو بہت بڑے بڑے اشتہار ملے جو چچا صاحب نے بھیجے تھے ایک خواجہ ناظم الدین کے نام تھے کہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میرے نہ ماننے والے سب کنجریوں کی اولاد ہیں آپ بھی اپنی پوزیشن پر غور کریں کیونکہ حکومت سراپا احتجاج مسلمانوں کی گرفتاریاں کر رہی تھی۔

دوسرا اشتہار ایڈووکیٹ جنرل اے۔کے بروہی کے نام تھا کہ تم نے فلاں مسئلہ ایسے بتایا ہے اور مسلمانوں کو غلط قرار دیا ہے اگر تم اپنے آپ کو سچا ثابت کر دو تو میری تمام فرم آپ کے نام کر دی جائے گی انعام میں۔ میں نے وہ اشتہارات جامع مسجد روڈ راولپنڈی بازار میں لگا دیئے۔ صبح ہوتے ہی وہ مفقود تھے یعنی پولیس نے اتار لئے ہوئے تھے اسی دن ایک خط چچا صاحب کی طرف سے آیا کہ یہ اشتہار چسپاں کرنے کے جرم میں ایک نوکر اور شعیب کو گرفتار ہونے سے بچایا گیا ہے مگر پولیس نے میرے گھر کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ گرفتاری ہو جائے گی۔

بہر حال وہ ایک سال تک جیل میں رہے۔ اسی جیل میں انڈیا کا ایک شخص ڈاکے کے جرم میں قید تھا اس کا نام بھوپت تھا۔ دراصل وہ ڈاکو نہیں تھا انڈیا میں بھرے ہوئے چند نوجوانوں کا سربراہ تھا۔ حکومت نے انہیں مسلمانوں کو لوٹنے کا کہا۔ ایک دو مسلمانوں کو انہوں نے ڈاکہ ڈالا لوٹا تو گورنمنٹ نے ان کے خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ درج کر کے وارنٹ جاری کر دیئے اور حصہ بھی مانگ لیا۔

اس پر بھوپت نے ساتھیوں سمیت بغاوت کر دی اور ہندوؤں کو قتل کرنا اور ڈاکے مارنے شروع کر دیئے۔ اعلان کر کے ڈاکہ مارتا اور رقم لوگوں میں بانٹ دیتا یا پھینک دیتا کہ لوگ اٹھالیں۔ پولیس سے بچنے کے لیے۔ چنانچہ اس نے اپنے ہاتھ سے 107 خون کئے یعنی ہندوؤں کو جہنم رسید کیا۔ گورنمنٹ سے مقابلہ کہاں تک کرتا ساتھی مارے گئے خود پاکستان بھاگ آیا گرفتاری دے دی۔ انڈین گورنمنٹ نے واپسی کا مطالبہ کیا تو پاکستان گورنمنٹ نے اس کے بدلے میں قاسم رضوی حیدر آبادی (جو وہیں گرفتار تھا) مانگا خیر بات نہ بنی۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ جیل میں جمعہ کی نماز بھی پڑھایا کرتے تھے۔ بھوپت بھی تقریر سننے چلا گیا اگلے دن علامہ صاحب رحمہ اللہ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے مسلمان کر دیں مجھے تو پتہ نہیں تھا کہ اسلام کیا ہے تو علامہ صاحب رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ جیل کے قانون کے خلاف ہے۔ اس نے کہا کہ میں خود مسلمان ہو رہا ہوں۔ مسلمان ہو گیا۔ میڈیا کو پتہ چل گیا تو سپرنٹنڈنٹ جیل نے علامہ صاحب رحمہ اللہ کو سخت سُست کہا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل میں سڑک پر جا رہا تھا تو ایک مجرم گندگی کی بالٹی لے جا رہا تھا اس نے سپرنٹنڈنٹ پر پھینک دی۔ وہ بیہوش ہو گیا۔ تو لوگوں نے کہا کہ اس نے ایک عالم کی بے عزتی کی تھی تو اسے سزا مل گئی۔

خیر ایک سال بعد چچا صاحب رہا ہو گئے۔ کچھ دیر بعد بھوپت (اس کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہونے پر یوسف رکھا تھا) بھی رہا ہونے والا تھا اسے کہا گیا کہ تین مہینے کی ضمانت منگواؤ تو اس نے علامہ صاحبؒ کا نام ہی دیا اور رہا ہو کر ان کے پاس آ گیا۔ حالانکہ وہاں کے سیٹھ مارواڑی بھی اسے اچھی طرح جانتے تھے۔ اس کی شادی بھی وہیں کہیں ہوگئی غالبًا مالیر میں مقیم ہوا تھا۔

پاکستان پہنچنے کے بعد والد صاحب حافظ آباد کے قریب ایک گاؤں کڑیالہ میں آباد ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد علامہ صاحبؒ کو حافظ آباد کی اہلحدیث جماعت نے بطور صدر مدرس مدعو کرلیا۔ جہاں ان کی ایک دوسرے سے ملاقات وغیرہ کا تعلق ہے وہ نہایت خوش اخلاق اور مہمان نواز تھے۔ والد صاحب فراش تھے۔ ٹانگ مجروح ہونے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہوگئے آخری عمر میں۔ ایک بات عرض کردوں کہ چاروں بھائی عالم تھے۔ لیکن شومئی قسمت ہم علم حاصل نہ کرسکے خاندان میں کوئی دو چار ہوں گے جنہوں نے کچھ علم حاصل کیا۔ مجھ سے بھی کچھ نہ ہوسکا۔ مگر تڑپ ضرور رہی۔ عیالداری میں پڑ گئے۔ مالی استطاعت اتنی نہ تھی نوکری چھوڑ کر باقاعدہ دینی علم حاصل کرسکوں۔ ایسے دینی کتابوں احادیث تفاسیر کے اردو تراجم سے خود ہی کچھ مطالعہ کرتا ہوں۔ شاید کوئی سیدھی بات اللہ سمجھا دے۔ آپ دعاؤں میں یاد رکھیں میں نے ٹیلیفون پر ذکر کیا تھا کہ ایک دو مسائل دینی ہیں صرف کاغذ کالا کرنے کی خاطر لکھ رہا ہوں ورنہ آپ کے سامنے تو سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چچا صاحب سے میری بے تکلفی تھی اسی بہانے میں ایسے مسائل کی تحقیق بھی کرلیا کرتا تھا۔ تو عرض ہے ایک دن تینوں بھائی والد صاحب کی عیادت کے لیے آئے ہوئے تھے، موضع کڑیالہ میں۔ یہ تینوں ہی والد صاحب کی عزت اپنے باپ کی طرح کیا کرتے تھے۔

(۱) صبح تقریباً نو بجے چچا صاحب صحن میں کھڑے تھے میں نے حسب عادت ایک مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے قرآن کی آیت پڑھ کر حل کردیا۔ میں نے ان سے کہا کہ اس سلسلے میں کوئی حدیث؟ فرمایا کہ حدیث کیا پوچھتے ہو قرآن کی دوسری آیت اسی ضمن میں پڑھ دی پھر ایک اور آیت کی۔ جب میں نے اصرار کیا کوئی حدیث اس کی مزید تشریح کے لیے بتائیں تو فرمایا کیا ضرورت ہے حدیث کی قرآن بھی تو اس بارے میں صاف بیان کرتا ہے۔ میں خاموش ہوگیا۔ اسی دن دوپہر کو جب کھانے کا وقت آیا تو اپنے دالان میں چٹائی بچھا کر دستر خوان سجا دیا گیا میں اور یہ تینوں چچا صاحبان کھانے کے لیے بیٹھ گئے والد صاحب قریب ہی چارپائی پر تھے۔ کھانے میں مچھلی پکی ہوئی تھی۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ نے جب مچھلی کا لقمہ منہ میں رکھا تو میں نے فوراً آیت انما حرم علیکم المیتة الخ پڑھ دی اور علامہ صاحب رحمہ اللہ کو مخاطب کیا تو انہوں نے پانی کے جانوروں کی حلت کے متعلق قرآن کی آیت پڑھ دی اور میں نے پھر کہا کہ مچھلی کی صراحت اس میں نہیں ہے انہوں نے پھر دیگر آیت تلاوت کردی تو میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال پھر دہرایا۔ ہماری بحث کو ان کے دوسرے بھائی سن رہے تھے تو مولانا عبدالمجید صاحب نے کہا کہ مولوی یوسف! آپ کیوں نہیں وہ حدیث پڑھ دیتے جس میں مردہ مچھلی کو حلال قرار دیا گیا ہے تو وہ جواب میں ذرا سختی سے بولے کہ نہیں پڑھوں گا۔ کیونکہ اس لڑکے کو سب کچھ پتہ ہے اور یہ جانتا بھی ہے مگر یہ مجھ سے حدیث پڑھوانا چاہتا ہے کیونکہ صبح نو بجے اس کے اصرار پر بھی حدیث نہیں پڑھی کہ اس کی چنداں ضرورت نہیں۔

اس ساری گفتگو پر سب ہنسنے لگے اور والد صاحب نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ قصہ کیا ہے۔ یہ چچا بھتیجا معمولی سے مسئلے پر کیوں بحث کو طول دے رہے ہیں۔ ماحول کشت زعفران بن گیا۔

(۲) میں نے علامہ صاحبؒ سے پوچھا کہ ابلیس نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے کہا کہ نکل جا یہاں سے تو راندہ گیا ہے۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ابلیس جنت میں اس طرح پھر آ گیا کہ سانپ کے منہ میں بیٹھ کر حوا اور آدمؑ کو گمراہ کیا۔ تو میں نے ان سے کہا کہ کیا جنت کو کوئی کانٹوں کی باڑ دی ہوئی تھی کہ یہ نیچے سے سانپ کے منہ میں بیٹھ کر آ گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کو علم نہ ہوا کہ وہ کیسے دوبارہ آ گیا۔

میرے اس تبصرے پر چچا صاحب فرمانے لگے کہ کوئی بات نہیں دو منٹ میں حل کر دیتا ہوں۔ ہوا یوں کہ ابلیس نے سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا۔ چنانچہ ابلیس نے ایک پہلے نافرمانی کی کہ سجدہ نہ کیا آدم کو، پھر دوسری نافرمانی یہ کہ نکلا بھی نہیں اور آدم کو دھوکا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے تینوں (آدم، حوا اور ابلیس کو) اپنی مشیت سے جنت سے باہر نکال کر زمین پر بھیج دیا۔ مسئلہ حل ہو گیا۔

(۴) علامہ صاحبؒ ایک دفعہ قلعہ گوجر سنگھ میں چھوٹی سی مسجد میں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے موضوع تو مجھے یاد نہیں رہا مگر اچانک آدمؑ کا قصہ چھیڑ دیا کہ بعض کہتے ہیں (بلکہ زبان زد عام ہے) کہ آدمؑ بھول گئے اور جس شجر سے منع کیا تھا اس کا پھل کھالیا اور جنت سے نکلنا پڑا۔ بھولنا کا مطلب یہ لیا گیا کہ ان کے ذہن سے نکل گیا جسے نسیان کہا جاتا ہے۔ علامہ صاحبؒ نے فرمایا کہ آدمؑ بھولا نہیں اسے تو ابلیس قسمیں کھا کھا کر جتلا تا رہا ہے کہ اس درخت سے آپ کو منع کیا گیا ہے۔ یہ نسیان ہے بلکہ قصہ یہ ہوا اللہ تعالیٰ نے جس شجر کی طرف اشارہ کیا اسی قسم کے وہاں شجر اور بھی بہت تھے اشارہ صرف ایک کی طرف کیا یعنی اس کی نوع کی ممانعت کی جیسی کسی بیمار کے پاس پھلوں کا ڈھیر ہو یعنی کیلے پڑے ہوں تو ڈاکٹر ایک کیلا پکڑ کر مریض کو کہتا ہے کہ یہ پھل آپ نہ کھائیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں جو پکڑا یا جس کی طرف اشارہ وہی نہ کھایا جائے بلکہ اس کی قسم کا اور پھل بھی نہ کھایا جائے۔

خطبے کے دوران ہی ایک سفید ریش کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ ھذا اشارہ نزدیک کا ہے آپ نے کیسے کہہ دیا کہ ایک نہیں بلکہ نوع شجر کا مقصد تھا۔ تو علامہ صاحبؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک میں کچھ سونا اور دوسرے میں کچھ ریشم پکڑ کے فرمایا کہ یہ (ھــذان) دونوں چیزیں مرد کو پہننی حرام ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ مٹھیوں والی دونوں چیزیں جن کی طرف اشارہ ہے یہی حرام ہیں بلکہ ان کی نوع حرام ہے۔ حاضرین نے یہ سن کر جــزاک الــلّٰــہ کی آوازیں لگائیں تو وہ سائل (سفید ریش) اُٹھا اور اپنا جوتا تھام کر مسجد سے باہر نکل گیا۔ یعنی اس نے گوارا نہ کیا کہ میری بات کی تردید ہوگئی ہے۔

خیر بعد از نماز جمعہ گھر کو چلے تو میں نے علامہ صاحب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ آج تک ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ آدم بھول گیا مگر آج جو نئی بات آپ نے بتائی اس کا کیا ثبوت ہے؟ تو انہوں نے اتنا فرمایا کہ علامہ بیضاوی اس واقعہ پر یہی حدیث لائے ہیں۔ عقلاً بھی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

خیر یہ سارا واقعہ میں نے حافظ صلاح الدین یوسف (میرے مہربان دوست بھی ہیں) سے ذکر کیا تو انہوں نے اس سے کچھ اختلاف کا اظہار فرمایا کہ وہاں نسیان کا لفظ بھی ہے۔ (شاید آپ کو معلوم ہوگا حافظ صاحب علامہ صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد بھی رہ چکے ہیں) تو میں نے ان سے کہا کہ اگر بھول چوک ہوئی تو پھر گرفت کیوں ہوئی؟ روزہ میں بھول کر کچھ کھا لیا جائے تو روزہ ٹوٹتا ہے نہ کوئی اس پر گرفت۔ بلکہ شاید کسی حدیث میں ہے کہ اسے اللہ نے کھلایا۔ اس دلیل کو انہوں نے تسلیم کیا مگر لفظ نسیان پر پھر کچھ اٹک گئے تو میں نے اپنے گھر پہنچ کر اس سلسلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تفصیلی یادداشت انہیں بھیجی مگر میں نے جواب کا اصرار نہیں کیا۔ تفصیل میں لکھا کہ کوئی بچہ کوئی چیز اٹھا کر بلا اجازت لے جاتا ہے تو اسے فہمائش کے لیے پکڑ لیا جاتا ہے۔ پھر اس کا والد آتا ہے کہ چلو جی معاف کر دیں اس سے بھول ہو گئی یعنی خطا کو بھی بھول کے معنی میں لے لیا جاتا ہے۔

ویسے تو ایک خطا کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے متنبہ کیا تھا کہ یہ تیرا دشمن ہے اس کے پھندے میں نہ آنا۔ پھر اللہ نے یہ فرمایا کہ آدم اپنا عزم قائم نہ رکھ سکے یعنی شجر کی ممانعت ذہن سے نکلی نہیں۔ پھر میں نے یہ بھی لکھا آپ کا نسیان کے لفظ پر زور دینا بھی ٹھیک نہیں لگتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو نسیان نہیں ہوتا مگر وہ اپنے لیے نسیان کا لفظ بار بار استعمال کرتا ہے مثلاً (التوبہ ۶۷) (الجاثیہ ۳۴) (الاعراف ۵۱) (الحشر ۱۹) (السجدہ ۱۴) (طٰہٰ ۱۲۶) پھر اللہ تعالیٰ کا غلطی نہ کرنا اور نہ بھولنا بھی محتاج بیان نہیں دیکھیے۔ (طٰہٰ ۵۱۔۵۲)۔ واللہ اعلم بالصواب

(۴) آدمؑ کے بھول جانے والی ایک ضروری بات معلوم ہوئی جس کی مزید کوئی توجیہ نہیں کی جا سکتی۔ آدمؑ ابھی عالم ارواح میں تھے تو ساری اولاد کی روحیں بھی پیش کر دی گئیں۔ ایک روح کا چہرہ یا آنکھیں خوبصورت معلوم ہوئیں تو اللہ سے پوچھا یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ داؤد۔ پوچھا کہ اس کی عمر کتنی فرمایا کہ 60 سال۔ پھر پوچھا کہ میری عمر کتنی ہو گی فرمایا کہ ایک ہزار چالیس سال۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم نے درخواست کی اس کی عمر بڑھا دے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نہیں پھر اصرار پر اللہ نے کہا کہ اگر تو اپنی عمر میں سے کچھ دے دے تو ہو سکتا ہے۔ تو آدم نے کہا کہ 40 سال اوپر کے داؤد کو دے دیئے جائیں۔ درخواست منظور ہوئی تو داؤد کی عمر 100 سال اور آدم کی 1000 سال پکی ہوئی۔

آدمؑ کا پتلا بنا پھر تمام مراحل طے کر کے زمین میں بھی 1000 سال ہو گیا تو ملک الموت آ گیا کہ باباجی چلو تیار ہوں اللہ کے پاس جانے کے لیے؟ تو آدمؑ کہنے لگے تو ابھی آ گیا ہے میرے تو ابھی 40 سال عمر کے باقی ہیں۔ اللہ نے آدم سے کہا کہ تو نے تو داؤدؑ کو 40 سال دے دیئے تھے۔ تو آدمؑ کہنے لگے کہ میں نے تو نہیں دیئے مجھے علم نہیں تو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کا لکھا ہوا پرچہ دکھایا اور جو فرشتے اس وقت گواہ تھے وہ بھی آئے تو پھر آدم مان گئے۔

رسول اللہ ﷺ اس واقعہ کو بیان فرما کر ریمارکس دیتے ہیں کہ آدم پہلا انسان جو مکر گیا۔ یعنی عمر دے کر بھی کہتا ہے کہ نہیں دی۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کا غالباً یہ بھی فرمان ہے کہ آدمؑ بھول گیا اس کی اولاد بھی بھولتی ہے۔

نواب صاحب اپنی تفسیر میں اس حدیث کو آیت دَین کے ضمن میں لائے ہیں کہ اس میں بھی لین دین کے معاملات کو لکھ لینے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم ہے۔

پتہ نہیں کیا کیا لکھ گیا ہوں۔ اگر اس میں سے کوئی بات کام کی مل جائے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام چلالیں ویسے تو اتنی بے بس اور بے تکی سی تحریر پڑھنے کی زحمت ہی نہ ہو۔

سر انخط پہنچ جانے پر بذریعہ ڈاک مطلع فرمادیں کہ مکتوب پہنچ گیا ہے۔ملک صاحب (آپ کے والد صاحب کو میری طرف سے سلام مسنون عرض)۔[یعنی ملک بشیر احمد صاحب حفظہ اللہ]

ایک بات یاد آ گئی کہ ہمارے اہلحدیث مسلک کے متعدد بڑے بڑے مناظر جو گزرے ہیں۔مگر مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ علمی طرز کے مناظرین میں سبقت لے گئے وہ کہا کرتے تھے میرے سر کا بوجھ کندھوں پر آ گیا یعنی ہلکا ہو گیا وہ یوں کہ مولانا محمد یوسف علمی رنگ میں مناظرہ کرنے والے پیدا ہو گئے ہیں۔

خیر اندیش

عبیدالرحمٰن چوہدری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد یوسف خان کلکتویؒ

ابن جناب ملک بشیر احمد

مضمون مطبوعہ مجلّہ نداء الجامعہ، ش:1، ج:3، ص:6 تا 8

گذشتہ اقساط میں قارئین نے علامہ محمد یوسف کلکتویؒ کے متعلق بہت سی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ جس کے متعلق ملک کے طول وعرض سے اہل علم و تحقیق نے مجلّہ نداء الجامعہ کو بذریعہ خطوط، ٹیلی فون اور بالمشافہہ ملاقات پر تحسین فرمائی۔ اس مضمون کی گذشتہ اقساط راقم کے والد جناب ملک بشیر احمد صاحب کی تحریر کردہ ہیں اور محترم والد صاحب علامہ صاحبؒ کے خاص شاگرد ہیں۔ لہٰذا اس مضمون کی قدر افزائی دیکھ کر میں نے ارادہ کیا کہ اس مضمون کو کتابی شکل میں پیش کر دینا چاہیے جس کا اظہار میں نے نداء الجامعہ کی گذشتہ اشاعت میں بھی کر دیا تھا کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اہل حدیث کی تاریخ ہے جو اس سے قبل تحریری انداز میں موجود نہیں ہے، دوسرا یہ کہ اپنے اسلاف کے کردار اور کارنامے یاد رکھنا زندہ قوموں کا وطیرہ ہے بلکہ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ نے تو لکھا ہے کہ علامہ محمد یوسف کلکتویؒ پر لکھ کر ملک بشیر احمد صاحب نے وہ کام کر دکھایا ہے جو کسی نے بھی نہیں کیا تھا۔

دسمبر 2005ء میں عمران ربڑ پروڈکٹس کے پروپرائٹر جناب عبدالغفار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے راقم کو بالاصرار ان کے بیٹے کامران کی شادی کے سلسلے میں ان کے ساتھ کراچی چلنے کی دعوت دی تو اس پر میرا بھی ماتھا ٹھنکا کہ اس طرح میں مذکورہ کتاب کے سلسلہ میں بعض اہم کام سرانجام دے لوں گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کراچی میں قیام کے دوران تین اہم کام انجام پائے ،ایک تو قدیم اخبارات کے ذریعے علامہ یوسف کلکتویؒ کی وفات کی خبروں اور بعد ازاں مختلف جماعتوں اور تنظیموں کی جانب سے اظہار تعزیت کی خبروں کے فوٹو جمع کیے جوان شاء اللہ اس زیر طبع کتاب کا حصہ بنیں گی۔ دوسرا بقیۃ السلف قاری عبدالخالق رحمانی حفظہ اللہ سے ملاقات کر کے علامہ صاحب کے متعلق معلومات جمع کی گئیں جو قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہیں اور تیسرا اہم کام یہ انجام پا گیا کہ علامہ صاحب کے صاحب زادے جناب شعیب اختر صاحب سے ملاقات طے پا گئی جو کہ ان کے گھر واقع گلشن اقبال میں ہوئی جس سے علامہ صاحبؒ کی حیات مبارکہ کے چند ایک دیگر پہلو بھی معلوم ہوئے جو اس سے قبل والد صاحب کی تحریر میں نہیں مل سکے تھے۔

فضیلۃ الشیخ قاری عبدالخالق رحمانی حفظہ اللہ نے اپنے دولت خانہ پر ملاقات کی سعادت بخشی۔ انہوں نے ملاقات کے دوران علامہ یوسف کلکتویؒ کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ ان کا علامہ صاحب کے پاس بہت زیادہ آنا جانا تھا۔ علامہ صاحب طلباء کو بہت عزت دیا کرتے تھے اور اپنے ہم عصر علماء کی بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر کرتے تھے۔ میں انہیں ''بابا'' کہہ کر مخاطب کرتا تھا جبکہ علامہ صاحب مجھے بیٹا کہا کرتے تھے۔ علامہ صاحب حسد سے بہت دور تھے۔ ہر معاملے میں مجھے فوقیت دیا کرتے تھے۔ حالانکہ میں ان کی اولاد کی طرح تھا اور وہ میرے لیے چچا کی طرح تھے۔ میرے والد گرامی مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ کا بہت احترام کیا کرتے تھے جب ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کے پاس بخاری شریف کی کلاس میں نو طالب علم پڑھ رہے تھے۔ مولانا مفتی عبدالرشید مسعود رحمہ اللہ بھی اسی کلاس میں تھے اس وقت علامہ صاحب کے ادارے بحر العلوم سعودیہ میں بخاری شریف کے اردو مترجم مولانا داؤد راغب رحمانی بطور شیخ الحدیث تعینات تھے اور طلباء کو بخاری شریف پڑھا رہے تھے۔

علامہ صاحب کی وفات کے بعد تدریسی سال کے اختتام پر ہم لوگوں نے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کی اگست میں باقاعدہ دستار بندی کی اور اس کے لیے ایک پروقار تقریب منعقد کی۔ جس کی صدارت آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار عبدالقیوم نے کی تھی۔ مشہور ڈینٹسٹ اور جامع مسجد کورٹ روڈ کے ڈاکٹر علوی بھی اس تقریب میں شریک تھے۔

علامہ صاحب کی نماز جنازہ میں نے ہی پڑھائی تھی۔ جنازہ میں مسنون دعائیں پڑھی گئیں۔ لوگوں کا جمِ غفیر شریکِ جنازہ تھا۔ دیگر مسالک کے لوگ بلکہ علماء بھی شریک ہوئے تھے۔ دوران نماز جنازہ میں لوگوں کا رونا چھوٹ گیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت رقت انگیز منظر بن گیا۔ جنازہ جامع مسجد کورٹ روڈ میں ہوا تھا۔ اس وقت کی مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔

علماء احناف سے مولانا یوسف بنوری بھی تشریف لائے تھے جب جنازہ پڑھ کر باہر نکلے تو لوگوں نے حنفی مسلک کے خلاف ہونے والی باتوں کے متعلق سوالات کیے۔ انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ آج جنازہ پڑھنے کا لطف آ گیا۔

علامہ صاحب کے صاحبزادے جناب شعیب اختر صاحب کے ساتھ ان کے گھر واقع گلشن اقبال میں رات کھانے پر ملاقات طے ہوئی تھی۔ راقم مقررہ وقت پر ان کے دولت خانہ پر پہنچ گیا۔ جس پر معزز میزبان نے بہت تکریم کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ کھانے سے قبل کی ملاقات میں شعیب صاحب کے صاحبزادے خبیب صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اور کھانے کے دوران علامہ صاحب کی بہو اور شعیب صاحب کی اہلیہ محترمہ پروین یوسفی صاحبہ سے ملاقات ہوگئی جن سے علامہ صاحب کی زندگی کے بعض پہلو واضح ہوئے بعدازاں چائے پر شعیب صاحب کے دوسرے صاحبزادے ڈاکٹر صہیب صاحب سے بھی ملاقات ہوگئی۔ شعیب صاحب کے تیسرے صاحبزادے اس وقت گھر پر نہیں تھے۔

شعیب صاحب نے بتایا کہ ان کی پیدائش 10 اگست 1937ء میں کلکتہ میں ہوئی اور علامہ صاحب کی وفات کے وقت وہ تقریباً 34-33 برس کے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے راقم کے والد جناب ملک بشیر احمد صاحب کے ساتھ بے تکلفی کی چند باتیں بھی ذکر کیں اور بتایا کہ بشیر صاحب تو ہمارے گھر کے ہی ایک فرد تھے۔علامہ صاحب ان سے بے حد پیار کرتے تھے۔ ابا جان ہم دونوں کو پاس بٹھا کر پڑھاتے، بشیر صاحب نے تو پڑھ لیا لیکن میں زیادہ کھیل کود یا پھر اپنے سنو کریم اور پاؤڈر کے بزنس کی طرف متوجہ رہا۔

محترمہ پروین یوسفی صاحبہ نے کھانے کے دوران ایک اہم پہلو بے نقاب کیا کہ علامہ صاحب بذلہ سنجی میں بھی دور کی کوڑی لایا کرتے تھے۔ایک دفعہ مولانا داؤد راغب رحمانی صاحب ہمارے گھر تشریف لائے۔ابا جان (علامہ صاحب) نے مجھے سویاں پکانے کا کہا ۔ میں نے سویاں پکائیں البتہ انہیں توڑ کر چھوٹا کرنا بھول گئی۔سویاں پک کر بیٹھک میں مہمان کے پاس پہنچیں تو مولانا داؤد راغب نے ابا جان سے کہا کہ ”علامہ صاحب لمبی سویاں کھانے کی ترکیب کیا ہے۔ابا جان نے فوراً کہا بہت آسان۔اور وہ یہ کہ پہلے میں زمین پر خود لیٹتا ہوں تو آپ میرے منہ میں سویاں ڈالیں گے اور پھر آپ لیٹیں گے تو میں سویاں آپ کے منہ میں ڈالوں گا۔جس پر مولانا داؤد راغب بہت محظوظ ہوئے اور میں گھر میں یہ سب کچھ سن کر ہنس بھی رہی تھی اور شرمسار بھی ہو رہی تھی۔

شعیب صاحب اور ان کے اہل خانہ سے یہ نشست رات گئے تک جاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی۔رات زیادہ بیتنے کی وجہ سے بار بار فضیلۃ الشیخ خلیل الرحمٰن لکھوی حفظہ اللہ اور محترم بھائی بشیر عمر چوہدری صاحب کا موبائل پر فون آ رہا تھا جو ہنوز میرے انتظار میں معہد القرآن گلستان جوہر میں تشریف فرما تھے جبکہ ڈرائیور الگ اکلاپے میں کوفت محسوس کر رہا تھا۔اختتام ملاقات پر محترمہ پروین یوسفی صاحبہ نے مجلّہ نداء الجامعہ کے بہت سے خریدار بمع سالانہ چندہ تحفۃً پیش کیے اور اس طرح یہ ملاقات اور مجموعی طور پر دورہ کراچی بے حد مفید ثابت ہوا جس کے لئے محترم کامران غفار صاحب خاص طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے شادی کرائی اور یہ اہم کام بھی ساتھ ہی انجام پا گیا۔اللہ تعالیٰ ان کی شادی کو ان کے تمام اہل خانہ کے لیے باعث رحمت بنائے اور خیر و برکت نازل فرمائے۔

آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدی ومخدومی حضرت

علامہ محمد یوسف رحمہ اللہ المعروف کلکتہ والے

حافظ محمد ایاز بن مولانا عبیداللہ رحمہ اللہ جمبر کلاں

یہ تقریباً 66,65ء کی بات ہوگی۔ راقم سیر وتفریح کی غرض سے کراچی گیا، مساجد ومدارس دیکھنے کا شوق بھی تھا۔ عمر ابھی تقریباً 18,17 سال تھی۔ سکول کی تعلیم سے بلاوجہ بیزار، آزاد منش اور خودسری کا شکار۔ ایک دن برنس روڈ پر واقع محمدی مسجد جانے کا اتفاق ہوا، نہ جانے کیوں جی چاہا کہ یہیں داخل ہوکر علمِ دین حاصل کروں۔ چنانچہ داخلہ ہوگیا۔ مسجد کی صفوں پر سو گیا۔ ابھی نیند گہری بھی نہ ہوئی تھی کہ کھٹمل حضرات نے حملہ کر دیا۔ یوں رات بھر اپنے آپ کو کوستا رہا اور انتہائی غلط فیصلے کی پرزور مذمت کرتا رہا۔

اگلی صبح وہیں سے ایک شناسا طالب علم لے کر باہر نکلا کہ کوئی اور علمی درسگاہ ہو تو وہاں لے چلو۔ وہ مجھے سولجر بازار دارالحدیث کی سفید بلڈنگ میں لے گیا۔ مناسب ماحول اور درس وتدریس کا مناسب انتظام دیکھ کر عجلت میں فیصلہ کیا کہ کیوں نہ یہیں داخل ہو جاؤں۔ المختصر داخلہ ہوگیا۔ تعلیم شروع ہوگئی۔ اساتذہ و طلبہ سے میل جول بہت جلدی قائم بھی رکھا اور رستگار بھی ہوگیا۔ چند ہی دنوں بعد ایک استاد صاحب سے عبارتی بحث ہوگئی۔ معاملہ اعراب کا تھا۔ چنانچہ استاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم نے سبق بند کر دیا اور خفا ہو کر کل پڑھیں گے کہہ کر کلاس سے باہر نکل گئے۔ چند ساتھیوں نے مجھے کافی ابھارا (شاید ان کا اپنا کوئی انتقام تھا) لیکن میں اجنبی ہونے کے ناتے خاموش رہا۔ اگلے ہی روز محترم استاد صاحب نے ہمیں پیریڈ سے پہلے بلا بھیجا۔ انہوں نے انتہائی عالی ظرفی کا مظاہرہ فرمایا۔ اور نہ صرف مجھے معاف کر دیا بلکہ تعلیم بھی جاری ہوگئی۔ چند ماہ بعد پتہ چلا کہ ایک حدیث کے بڑے استاد صاحب کا انتظامیہ کے کسی بندے سے اختلاف ہو گیا ہے اور وہ زبانی استعفیٰ دے کر چلے گئے ہیں۔ ہم شام کو ان کی رہائش گاہ پر گئے لیکن ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ کئی دن بعد پتہ چلا کہ انہوں نے فلاں علاقہ میں کرائے کی جگہ لے کر مدرسہ کا اجراء کر دیا ہے۔ ہم بھی چند پنجابی ساتھی ان سے ملنے اور مدرسہ دیکھنے چلے گئے۔ وہاں جا کر ہم نے اپنی اس اخلاقی ملاقات کو احتجاج کا نام دے دیا اور ہم وہاں کے طالب علم بن گئے۔ میں نے اب انہیں جانا اور پہچانا کہ یہی علامہ محمد یوسفؒ کلکتہ والے ہیں۔ ذرا سی خوبی کی بھرپور قدر کرتے حوصلہ افزائی فرماتے اور خوب شفقت کرتے۔ تھوڑے عرصہ بعد یہ مدرسہ برنس روڈ منتقل ہو گیا۔ درحقیقت یہ بلڈنگ مدرسہ زیادہ اور رہائش کم تھی۔ اے۔ ایل جوزف اینڈ سنز کے نام سے ایک ادارہ تھا جس میں مشین آئل اور ہیئر کریم وغیرہ بنتے تھے پیک کر کے مارکیٹ سپلائی ہوتے تھے۔ ہم نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ پیکنگ شروع کر دی اور تعلیم جاری رہی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے یہ قدر افزائی ہمیشہ یاد رہے گی کہ سبق حدیث کا ہو یا تفسیر کا یا کسی دوسرے فنون کا عبارت پڑھنے کا بندہ ہی کو اعزاز حاصل ہوتا۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ کلاس میں آ کر فرمایا کرتے کہ فلاں صاحب آج عبارت پڑھو چند سطور پڑھنے کے بعد فرماتے: اوئے حافظ پڑھو یار یہ تو ایسے ہی ہے۔ نہایت شفقت بھرے انداز میں غصہ نکالتے تھے فرماتے "ماں دی سری" اور غصہ کافور۔ آخر کار عبارت بندہ ناچیز سے پڑھواتے خصوصیت سے مسلم اور بخاری شریف کی عبارت بلاکم و کاست ناچیز نے ہی مکمل کی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک (تحدیث نعمت کے طور پر میں رہ نہ سکا ورنہ اس امر کی ضرورت نہ تھی)

میں نے اپنے پورے تعلیمی دور میں یہ بات خاص طور پر نوٹ کی کہ آپ نے کبھی کوئی کتاب مطالعہ کے بغیر نہ پڑھائی اور بخاری شریف اصح الکتاب تو شاید انہوں نے عمر بھر میں ایک بھی سبق مطالعہ کے بغیر نہ پڑھایا اور پھر مطالعہ میں ایک دو نہیں بلکہ کئی تشریحات اور فتح الباری دائیں بائیں زینتِ میز رہتیں۔ قارئین! مطالعہ کے حوالہ سے اگر میرا یہ جملہ ناگوار گزرے تو مجھے ضرور معاف کر دینا کہ آپ بغیر مطالعہ بخاری شریف اور تفسیرِ قرآن پڑھانا شاید گناہ سمجھتے تھے۔

دورانِ سبق اکثر و بیشتر ترکیبِ نحو کے سوالات پوچھتے صحیح جواب پر انعام دیتے اور حوصلہ افزائی بھی فرماتے اور بعض اوقات ہم سے خصوصاً مجھ سے بنوا کر چائے پیتے۔

ایک مرتبہ میرے داہنے ران کے اوپر کے حصہ میں ایک پھوڑا نکل آیا۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چپکے چپکے علاج کرتا رہا ایک دن درد اتنا آیا کہ کسی کل چین نہ آیا۔ میں یقیناً رو پڑا مشفقانہ انداز سے خفا ہوئے اور ایک مٹی کا ڈھیلہ منگوا کر اسی پر دم کیا اور فرمایا کہ ہر نماز کے بعد اس پھوڑے پر پھیرا کرو۔ اگلے دن وہ پھٹ پڑا ریشہ و نیچرہ نکل گیا اور میری جان میں جان آئی۔ ساتھ ہی مجھ سے فرمایا کہ

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.

تین مرتبہ پڑھ کر دم کرنا۔

انبیاء کرام علیہ السلام کی سنت متواتر چلائی میں نے اپنی تعلیمی دور میں شاید ایک مرتبہ بھی نہیں دیکھا کہ مہمان خواہ کوئی کام سے آیا ہو بغیر کچھ کھائے پیئے چلا گیا ہو۔ جو ایک کرامت سے خالی نہیں۔

دنیا میں ہر شخص اپنے اندر کوئی نہ کوئی نمایاں خوبی رکھتا ہے۔ کچھ قدرتی ہوتی ہیں اور کچھ اپنی ذاتی لیکن علامہ مرحوم میں خودداری کی خوبی بھی تھی جو یقیناً بے مثل تھی۔

علامہ صاحب رحمہ اللہ کی طبیعت میں نفاست پسندی بھی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ آپ اکثر و بیشتر چنے کی روٹی اُبلی اور گلی سادہ سبزی بغیر نمک مرچ کے پسند کرتے اور یہی آپ کے موافق بھی تھی۔ پالک کا سالن بغیر نمک مرچ کے پکواتے اور پتوں کی صفائی کے لیے ساتھیوں کو کاٹنے کا حکم دیتے مجھے اکثر حکم دیتے اور کہتے ایک ایک پتہ صاف کرنا۔ پتہ کی سلوٹیں بھی صاف کرو وغیرہ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون. بہت خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ چہارم

تذکرہ کچھ احباء کا

حضرت علامہ یوسف کلکتویؒ کے چند
انتہائی وابستہ افراد کا مختصر تعارف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانیؒ

علامہ صاحبؒ کی سوانح حیات میں قاری صاحب کا تذکرہ ضروری ہے کیونکہ آپ علامہ صاحبؒ سے ہر معاملے میں مشورہ طلب کرتے رہتے تھے اور تقریباً ہر روز ملاقات کے لیے آتے تھے۔

والد گرامی:

والد گرامی قاری صاحب کے والد گرامی کا نام شیخ الحدیث علامہ مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی ہے اور آپ کے تین بھائی ہیں۔ سب سے بڑے بھائی کا نام حکیم مولانا عبدالمالک ہے۔ یہ حیدر آباد میں ایک مسجد میں خطیب ہیں اور حکمت بھی کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ کثیر الاولاد ہیں۔

بڑے سے چھوٹے بھائی کا نام مولانا عبدالقہار ہے۔ آپ سکول ٹیچر تھے اور اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور اوکاڑہ میں رہائش پذیر ہیں۔

تعلیم:

ابتدائی تعلیم موضع کھنڈیلہ میں اپنے والد گرامی سے حاصل کی اور قرآنِ پاک حفظ کیا۔ مزید تعلیم کے لیے دہلی جامعہ رحمانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔ تقسیم برصغیر کے موقع پر آپ حیدر آباد میں اپنے بھائی کے ساتھ قیام پذیر ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی شادی:

آپ کی شادی قریبی رشتہ داروں میں ہوئی جس کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ خاندانی چپقلش کی وجہ سے آپ حیدر آباد کو خیر آباد کہہ کر تن تنہا علامہ محمد یوسف صاحب کے پاس کراچی پہنچ گئے۔ علامہ صاحبؒ نے فرمایا گھبراؤ نہیں اللہ بہتر کرے گا۔ چند دن علامہ صاحبؒ کے مہمان رہے اور عارضی رہائش کی جگہ حاصل کر لی۔ قاری صاحب اسی دوران چھانگا مانگا تشریف لے آئے اور راقم کے والد صاحب میاں فتح دینؒ سے ملے اور دریافت فرمایا کہ ان کے چچا بچپن میں گھر سے نکلے اور اب ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ چھانگا مانگا میں ایک پیر لال شاہ کے پاس رہ رہے ہیں، چنانچہ والد صاحب نے قاری صاحب کو ان کے چچا سے ملا دیا اس طرح آج بھی قاری صاحب کے چھوٹے بھائی عبدالقہار صاحب ان کی اولاد سے رابطہ میں ہیں۔

کراچی میں قاری صاحب کی تقریروں اور جمعہ کے خطبات سے بہت شہرت ہونے لگی دم جھاڑ شرعی بھی کر لیتے تھے۔

کراچی میں ایک جہاز کے مالک کی بیٹی کو سایہ ہو گیا۔ اس نے بہت ڈاکٹری علاج کرائے مگر اسے افاقہ نہ ہوا۔ کسی کے بتانے پر وہ قاری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لڑکی کا معاملہ پیش کیا۔ قاری صاحب نے چند دن اسے دم وغیرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو شفا دے دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاز کے مالک نے پیش کش کی کہ آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ ان دنوں مشرقی اور مغربی پاکستان میں تجارت بہت ہوتی تھی۔ اور سامان لے جانے کے لیے جہاز میں جگہ نہیں ملتی اور اگر ملتی تو بہت مہنگی۔

قاری صاحب نے اس سے کہا کہ مجھے جہاز میں جگہ الاٹ کر دو۔ چنانچہ اس نے فوراً یہ کام کر دیا۔ اس طرح قاری صاحب کا وظیفہ لگ گیا اور آمدن بڑھنے لگی۔

قاری صاحب نے بولٹن مارکیٹ میں دفتر کرائے پر لے لیا اور کاروبار شروع کر دیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت ڈال دی۔

قاری صاحب گھر سے نکلتے تو راستہ میں میرا قیام تھا۔ عموماً ناشتہ میرے ساتھ کرتے اور چائے علامہ صاحبؒ سے پیتے۔

کچھ عرصہ بعد قاری صاحب کا خیال ہوا کہ سعودی عرب میں مستقل رہائش رکھی جائے۔ اس سلسلے میں آپ نے سعودی سفارت خانے سے ویزا حاصل کیا اور سعودی عرب تشریف لے گئے عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ شریف، الریاض اور بہت سی دوسری جگہوں پر تشریف لے گئے۔ مگر مستقل رہائش کا بندوبست نہ ہوسکا۔ آپ چھ، آٹھ ماہ بعد واپس کراچی تشریف لے آئے یہاں پہنچ کر آپ نے دوسری شادی کی کوشش تیز کر دی دہلی میں مولانا داؤد راز کے ہاں رشتہ طے ہوگیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک ماہ دہلی رہنے کے بعد بمع اہلیہ دوبارہ کراچی لوٹ آئے یہاں آنے سے پہلے ہی کسی رشتہ دار سے خط و کتابت کر کے فلیٹ خرید لیا تھا اور اس میں رہائش پذیر ہو گئے۔

قاری صاحب نے مستقل جمعہ کا خطبہ صحرا مسجد مارٹی پور روڈ میں ارشاد فرمانا شروع کر دیا اور کاروبار کے لیے ایک دفتر میرٹ روڈ کچھی گلی نمبر 2 پر حاصل کر لیا۔اور بہادر آباد میں زمین خرید کر مکان بنوایا اور اس مکان میں منتقل ہو گئے۔راقم کے ساتھ تعلقات چلے آ رہے تھے۔چونکہ میں خالص شہد کا کاروبار کر رہا تھا۔ اس لیے مجھے ہر سال ایک من شہد کا آرڈر دیتے اور تادم وفات منگواتے رہے۔

آپ کی اولاد میں 2 لڑکیاں اور 4 بیٹے ہیں۔ایک لڑکی لاہور میں اور دوسری کی شادی انڈونیشیا میں کر دی۔آپ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سالانہ اجلاسوں میں شرکت کرتے آپ کی تقریر بہت پسند کی جاتی۔

ایک دفعہ آپ نے مجھے خط لکھا کیونکہ میں لاہور میں ملازمت کر رہا تھا کہنے لگے کہ میرے ساتھ سوات چلو میں نے سیر کے لیے سوات جانا ہے۔دس، پندرہ دن لگ جائیں گے۔مجھے دفتر سے چھٹی نہ ملی اور قاری صاحب بمع بچگان سوات کی سیر کے لیے تشریف لے گئے۔میں ہر سال برخوردار شفیق الرحمٰن فرخ کو ملنے کراچی جاتا جو ان دنوں جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی میں زیر تعلیم تھے اور قاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب سے بھی ملتا۔ ایک دفعہ پتا چلا کہ قاری صاحب بیمار ہیں اور گھر پر ہی ہیں میں بہادر آباد گھر پر پہنچا اور قاری صاحب کی عیادت کی۔

وفات:

قاری صاحب دوبارہ بیمار ہوئے اور غمگین بیوہ اور اولاد کو چھوڑ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! قاری عبدالخالق رحمانی بھی ہم سے رخصت ہو گئے

شفیق الرحمٰن فرخ

مضمون مطبوعہ مجلّہ نداء الجامعہ، ش:1، ج:4، ص:18 تا 19

۳ دسمبر کی صبح حسب معمول جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ میں پہنچ کر پہلے پیریڈ میں بلوغ المرام کی کلاس میں بیٹھا ہوں کہ فون کی گھنٹی بجتی ہے، دیکھ کر خوشی ہوئی کہ یہ فون بھائی محمد حسین لکھوی حفظہ اللہ کا جامعہ ابی بکر کراچی سے آیا ہے، طلباء سے اجازت لے کر ہیلو کہا تو انہوں نے دعا سلام کے بعد بتایا کہ نامور عالم دین، بے باک خطیب، بہترین مدرس، ممتحن، مربی، قاری عبدالخالق رحمانی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلوغ المرام کی کلاس سے فارغ ہو کر مجلّہ نداء الجامعہ کے دفتر میں آ کر بیٹھا تو فون کی گھنٹی پھر بجی دیکھا تو یہ فون N.E.D یونیورسٹی کراچی کے پروفیسر محترم عبدالحیٔ مدنی حفظہ اللہ کا تھا انہوں نے بھی یہی خبر سنائی اور ہم دونوں بھائی کافی دیر تک فون پر ہی مرحوم کے محاسن کا تذکرہ کرتے رہے۔

قاری عبدالخالق رحمانی صاحب سے میرا تعلق انتہائی گہرا تھا، وہ میرے والد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرامی قدر جناب ملک بشیر احمد کے دوستوں میں سے تھے، والد صاحب ریلوے میں ملازمت کے دوران کراچی میں ہی مقیم تھے اور مولانا محمد یوسف کلکتہ والے کے حلقہ ارادت میں شامل تھے، آسن مل اوجھا روڈ پر انہوں نے رہائش رکھی ہوئی تھی۔ تب تک قاری عبدالخالق رحمانی فاضل دارالحدیث رحمانیہ دہلی ہندوستان سے کراچی منتقل ہو چکے تھے اور ان دوستوں کی ناشتہ وغیرہ پر ملاقات روزانہ ہی ہوتی رہتی تھی۔

راقم نے اسی مجلّہ کی جلد:۳۰ شمارہ:۱ میں قاری عبدالخالق رحمہ اللہ کا مولانا محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کے متعلق انٹرویو کی روداد شائع کی تھی۔ یہ دسمبر ۲۰۰۵ء کا ہی واقعہ ہے جب ان کے درِ دولت پر بغرضِ ملاقات اور والد صاحب کے دعا سلام کہنے کے لیے میں ان کے پاس حاضر ہوا تھا۔ قاری صاحب نے پوچھا بشیر احمد کا کیا حال ہے ،ادھر میں نے ابو جان کا موبائل نمبر ملا کر فون قاری صاحب کے ہاتھ تھما دیا تو جیسے پچاس سالہ دور سمٹ کر پیچھے ہی آ گیا۔ انتہائی بے تکلفی کی گفتگو نے میرے ساتھ ڈاکٹر محمد حسین لکھوی کو بھی محظوظ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں تب سے ہی والد صاحب سے گذارش کر رہا ہوں کہ آپ نے جس طرح مولانا یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے محترم قاری عبدالخالق صاحب کے بارے میں بھی لکھیں لیکن ابھی تک تو انہوں نے حامی نہیں بھری تھی مگر اب قاری صاحب کی وفات پر انہوں نے قلم اٹھانے کا ارادہ کر لیا ہے (وفقہ اللہ لما وعد)

پروفیسر عبدالحئی مدنی جو آج کل ماشاءاللہ اپنے والدین اور اہلیہ کے ساتھ حج کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے گئے ہوئے ہیں (ردہم اللہ سالما غانما) نے مجھے بتایا کہ ہمیں یہ واقعہ مدیر جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی شہید چوہدری محمد ظفر اللہ رحمہ اللہ نے سنایا کہ ملتان میں ۱۹۷۰ء میں پندرہ روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تمام مکتبہ ہائے فکر کے علماء و خطباء کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا۔ تو اس مقابلہ میں اول انعام قاری عبدالخالق رحمانی نے حاصل کیا۔

اگست ۱۹۸۰ء میں جب والد صاحب مجھے جامعہ ابی بکر الاسلامیہ میں داخلہ دلوانے کراچی تشریف لے گئے تو ہمیں منصور چیمبر کچھی گلی نمبر ۳ میریٹ روڈ میں واقع رحمانی کارپوریشن جانے کا اتفاق بھی ہوا۔ بعد ازاں اپنے دس سالہ تعلیمی پیریڈ میں ان کے پاس گاہے ماہے ملنے جاتا رہتا تھا۔ مجھے بہت نصیحتیں فرماتے، تربیتی انداز میں ادارے کی ڈائری لیتے، پھر مجھے محنت کی تلقین کرتے ایک بات جس کا مجھے افسوس بھی ہے کہ میں نہ کر پایا وہ مجھے سمجھاتے کہ ہر تعلیمی سال میں دو، تین پارے قرآن یاد کرلو۔ اس طرح تمہارے عالم بننے تک تم حافظ بھی بن جاؤ گے، بہر حال لگتا ہے۔ شاید یہ خلا تا حیات ہی مجھے محسوس ہوتا رہے گا۔ الا یہ کہ اللہ تعالی مجھے اس کی توفیق عنایت فرمادے (وما ذالک علی اللہ بعزیز)

قاری عبدالقہار صاحب قاری عبدالخالق رحمانی کے برادر ہیں اور اوکاڑہ میں قیام پذیر ہیں، اتفاق سے ان کے بعض اقرباء ہمارے یہاں چھانگا مانگا میں رہائش پذیر ہیں۔ ۲۲ دسمبر ۲۰۰۶ء کو قاری عبدالقہار صاحب چھانگا مانگا تشریف لائے تو ہمارے غریب خانہ پر بھی انہوں نے قدم رنجہ فرمایا۔ میرے لیے ان کا آنا بہت ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسب ٹھہرا، چنانچہ اس ملاقات میں مَیں نے ان سے رحمانی صاحب کی تعزیت بھی کی اور رحمانی صاحب کے متعلق کچھ ضروری معلومات بھی جمع کیں جو حوالہ قرطاس ہیں: انہوں نے بتایا کہ رحمانی صاحب کا جنازہ مولانا عبدالحنان سامرودی حفظہ اللہ نے پڑھایا، اس کے علاوہ بھی دو جنازے ہوئے۔ مجموعی طور پر شرکاء کی تعداد کئی ہزار تھی اور انہیں نواب قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

قاری صاحب نے اپنی زندگی میں دو نکاح کیے، پہلی بیوی سے تین بچے جن میں دو بیٹے اور ایک بیٹی متولد ہوئے یہ بیوی ان کی چچازاد تھی۔ دوسری بیوی سے چھ بچے جن میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں متولد ہوئیں ماشاءاللہ تمام بچے بقید حیات ہیں اور سبھی ماشاءاللہ شادی شدہ بھی اور اپنے اپنے کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔ قاری صاحب کے ایک داماد لاہور میں ہیں انارکلی میں ان کا کاروبار ہے ایک بیٹا مسعود عالم حافظ قرآن ہے انہوں نے کچھ دینی علوم بھی حاصل کیے ہیں۔

والد صاحب نے مجھے بتایا کہ قاری صاحب اپنی جوانی میں بلوچ پارک کراچی میں نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے، خوش الحانی کا یہ عالم تھا کہ سورۃ الرحمٰن پر آ کر خواتین کی جانب سے یہ مطالبہ آیا کرتا کہ یہ سورۃ دوبارہ تلاوت کی جائے جسے قاری صاحب پورا فرما دیتے، دو مرتبہ یہ واقعہ خود میرے سامنے پیش آیا ہے۔ قاری صاحب جان لیس اینڈ ربڑ فیکٹری شیر شاہ کراچی کے پاس جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ ان کی مغفرت کرے، آج ان کی زندگی پر یہ چند سطور لکھتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کر رہا ہوں۔ ان کے درجات بلند ہوں اللہ تعالی کے ہاں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے محمد لاہوری اور اب چوہدری محمد

علامہ صاحبؒ کے ساتھ گہرا تعلق ہونے کی نسبت سے میں نے ضروری خیال کیا کہ کچھ تعارف محمد لاہوری کا بھی ہو جائے۔ آپ علامہ صاحبؒ کے برادر نسبتی ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے بعد علامہ صاحبؒ نے اپنے ہاں دفتری کام کاج کے لیے انہیں مینیجر کی حیثیت سے ذمہ داریاں سونپ دی تھیں۔

ان کی شادی علامہ صاحبؒ کے بھائی عبدالغنی صاحب کے ہاں کرا دی اور فریئر روڈ پر اپنے پڑوس میں ایک فلیٹ لے کر دیا اور وہاں پر رہائش پذیر ہو گئے۔

1949ء میں جب میں کراچی میں ملازمت کے سلسلے میں تعینات ہوا تو علامہ صاحبؒ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے گھر آنے کی دعوت دی۔ علامہ صاحبؒ کی مصنوعات بنانے والی فیکٹری دفتر اور گھر سب ایک جگہ پر ہی تھے۔

میری ملاقات محمد لاہوری صاحب سے کرائی گئی۔ جو کہ ایک خوبصورت نوجوان سفید پوش اور چھوٹی سی داڑھی رکھتے تھے۔ بات چیت نہایت شگفتہ، اخلاق بہت اعلیٰ، زباں شیریں، یوں کہیں کہ انہوں نے ابتدائی بات چیت میں مجھے اپنا گرویدہ کر لیا۔ ملازموں سے بڑے پیار محبت سے کام لیتے۔ دفتری کام میں بہت مگن تھے۔ گویا کہ علامہ صاحبؒ کے دستِ راست تھے۔

میں جب بھی علامہ صاحبؒ سے ملنے آتا۔ خصوصی طور پر چائے کا بندوبست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے اور میرے حال احوال دریافت فرماتے۔ عام لوگوں میں وہ محمد لاہوری کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ انہوں نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی کے بطن سے 3 لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئے اور دوسری بیوی کے بطن سے 4 لڑکے اور 4 لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ پہلی بیوی کراچی میں ہی وفات پا گئیں تھیں۔ پھر جب لاہور مستقل سکونت کے لیے آئے تو لاہور میں دوسری شادی رچالی۔

محمد لاہوری جب کراچی میں تھے تو دفتر میں قاری عبدالخالق رحمانی صاحب بھی علامہ صاحبؒ سے ملنے تشریف لاتے اس طرح دونوں کی گہری دوستی ہوگئی اور شام کو فارغ اوقات میں اکثر دونوں دوست باہر سیر کو اکٹھے جاتے۔ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے پارکوں میں ہوٹلوں میں گزارتے۔

جن دنوں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی تو علامہ صاحبؒ کو جیل جانا پڑا وہ تقریباً ایک سال تک جیل میں رہے۔ اس دوران ساری ذمہ داری محمد لاہوری کے سر پر آن پڑی جو کہ انہوں نے بڑے احسن طریقے سے انجام دی ہر ہفتہ جیل جا کر علامہ صاحبؒ سے ملاقات کرنی۔ انہیں ضروریات مہیا کرنی اور سارے دفتر کا نظام بڑے احسن طریقہ سے سرانجام دیا کرتے۔ لوگوں سے لین دین، گھر کا سب خرچ، ملازموں کی تنخواہیں، مال کا سپلائی کرنا اور پیسوں کی وصولی بلکہ جماعتی معاملات میں بھی وہ برابر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ علامہ صاحبؒ کا بیٹا شعیب جد کہ تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اس کی ہر ضرورت پورا کرنا۔ انہوں نے دل و جان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انتھک محنت سے یہ کام انجام دیئے۔

جب علامہ صاحبؒ جیل سے رہا ہو کر گھر آئے تو شعیب بھی اپنی تعلیم مکمل کر چکا تھا۔ اور اپنے باپ کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بٹانے لگا۔

اب محمد لاہوری نے مصمم ارادہ کر لیا کہ لاہور میں سکونت کر لی جائے۔ تو انہوں نے علامہ صاحبؒ کے مشورہ سے کراچی کو خیر آباد کہا اور لاہور میں مکان کرایہ پر لے کر رہائش پذیر ہو گئے۔ شروع شروع میں بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ کی مدد سے جلد ہی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔

جب میں نے 1959ء میں کراچی چھوڑ کر لاہور میں ٹرانسفر کرالی تو ایک دن اتفاقاً محمد لاہوری صاحب سے ملاقات ہو گی۔ آپ اس وقت لائن آرٹ پریس پہ تھے ہمیں دفتر واقع نئی انارکلی (ساتھ والی گلی میں) لے گئے۔ دفتری کام کا پہلے سے تجربہ تھا۔ وہاں پر بھی محنت کر کے اپنا مقام بنا لیا اور مالک فرم آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔ کئی سال وہاں ملازمت کے بعد آپ نے فراغت حاصل کر لی اور پھر جوہر ٹاؤن میں اپنا مکان بنا کر وہاں سکونت اختیار کر لی۔

جب شفیق الرحمٰن فرخ ایڈیٹر نداء الجامعہ نے علامہ صاحبؒ کے حالاتِ زندگی مجلّہ نداء الجامعہ میں قسط وار چھاپے تو ایک رسالہ محمد لاہوری کے ہاتھ لگا اور ان کے بیٹے عبدالخالق نے شفیق الرحمٰن کو فون کیا کہ میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ محمد لاہوری کے ہاں دونوں پہنچ گئے اور وہاں پر بھید کھلا کہ شفیق الرحمٰن فرخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایڈیٹر مجلّہ ملک بشیر احمد کا بیٹا ہے جو کہ کراچی میں علامہ صاحبؒ کے ہاں مقیم رہے۔اب انہوں نے اپنا تعارف چوہدری محمد کا نام لے کر کرایا اور بہت خوشی کا اظہار کیا اور آئندہ بھی ملنے کا وعدہ لیا اور میرے ساتھ بھی فون پر بات ہوئی کہ آ کر مل جائیں۔ایک دن میرا چھوٹا لڑکا حافظ عتیق الرحمٰن مجھے اور شفیق الرحمٰن کو لے کر چوہدری محمد لاہوری کے گھر پر گئے۔

چوہدری صاحب سے ملاقات ہوئی۔آپ نے فرمایا بڑے چھپے رستم نکلے ہو۔وہی سفید لباس زیب تن تھا۔داڑھی مبارک پوری اور سفید،جسم کمزور، ملنے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا کچھ اپنی داستان سنائی اور کچھ ہم سے سنی۔

چائے وغیرہ سے تواضع کی اور اجازت لے کر ہم واپس گھر آ گئے دوسری بیوی سے جوان کی اولاد تھی سب کی شادی کر دی ہے۔اور بچے اور بچیاں اپنی جگہ پر خوش ہیں۔بڑھاپا چھایا ہوا ہے۔بیوی بھی اس حالت میں ہے ملازم رکھے ہوئے ہیں۔جوان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم حافظ ثناء اللہ صاحب

علامہ محمد یوسف صاحب کلکتہ والے کی سوانح حیات میں حکیم صاحب کا تذکرہ اس لیے لازمی ہے کہ آپ علامہ صاحبؒ کے اولین شاگردوں میں سے تھے اور آخری ایام تک حکیم صاحب سے میل جول رہا۔

حکیم صاحب کی پیدائش ترن تارن میں ہوئی۔ مقامی طور پر آپ کو سکول میں داخل کرادیا گیا۔

ساتھ ہی ساتھ آپ نے مسجد سے قرآن شریف حفظ کرلیا۔ ہوش سنبھالا تو امرتسر مدرسہ غزنویہ میں داخلہ مل گیا اور چند سال علامہ صاحبؒ کی شاگردی میں گزارے۔ جب علامہ صاحبؒ کلکتہ روانہ ہوئے تو حکیم صاحب نے بھی مدرسہ غزنویہ کو خیر باد کہہ دیا اور مدرسہ رحمانیہ دہلی میں داخلہ لے لیا وہاں سے آپ نے سندِ فراغت حاصل کی اور ساتھ ساتھ زبدۃ الحکماء کا کورس بھی پاس کرلیا۔

شروع شروع میں امرتسر سے پریکٹس کا آغاز کیا اور جلد ہی آزادیِ پاکستان کا اعلان ہوگیا اور آپ لاہور میں قیام پذیر ہوگئے۔

آپ کی شادی خانہ آبادی آپ کے اپنے ہی خاندان کی ایک عورت سے طے پائی۔ اور دونوں نے ایک مثالی زندگی گزاری۔

لٹ لٹا کر ہی پاکستان آئے تھے اس لیے مستقل مزاجی سے کوئی کام نہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے۔

مولانا حکیم عبداللہ روہڑی والے حکمت کی دنیا میں بہت مشہور تھے۔ وہ ان دنوں جہانیاں منڈی میں آباد ہو چکے تھے۔ اور ان کا مطب اچھا خاصہ چل رہا تھا۔

حکیم عبداللہ صاحب سے رابطہ کر کے ان کے مطب میں بطور حکیم ملازمت اختیار کر لی۔ چند سال تک وہاں کام کیا۔ آنے جانے کی کوفت سے بچنے کے لیے لاہور میں آسٹریلین یونانی ونگ میں ملازم ہو گئے، چند سال بعد آپ کو برانڈرتھ روڈ پر ایک دوکان کرایہ پر مل گئی۔ آپ نے اپنا ثنائی دواخانہ کے نام سے کام شروع کر دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کا کام چل نکلا اور بشیر نامی ایک ملازم کام کاج کے لیے مل گیا۔

یہ دوکان ریلوے اسٹیشن کے قریب ہی واقع تھی اور لاہور آنے والے اکثر اہل حدیث حضرات کا پہلا پڑاؤ تھا۔

حافظ صاحب بڑے مہمان نواز تھے۔ ہر آنے والے کی ضیافت موسم کے لحاظ سے کرتے۔ دواسازی میں خوب مہارت حاصل کر لی اور کئی ادویات جہانیاں سے بھی لے آتے۔

ان دنوں لاہور میں جماعتی طور پر روپڑی خاندان کا بول بالا تھا اور حکیم صاحب بھی ان کے ہم نوا تھے راقم ملک بشیر احمد جب کراچی سے لاہور ٹرانسفر ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو علامہ محمد یوسف صاحب نے حافظ صاحب کے نام ایک خط دیا اور ان سے ملنے کو کہا۔

ملاقات پر حافظ صاحب بہت خوش ہوئے اور فارغ وقت اپنی دوکان پر گزارنے کو کہا۔

علامہ صاحبؒ جب لاہور تشریف لاتے تو قیام، طعام راقم کے پاس ہی رکھتے اور ساتھ ساتھ حافظ صاحب کو بھی بلا لیتے۔ حافظ صاحب بھی کھانا کھلانے کے بہت شوقین تھے۔

دوکان پر اکثر دعوتیں کرتے رہتے۔ خاص طور پر آم کے موسم میں یہ دور خوب چلتا۔

مجھے لاہور میں مکان کی ضرورت تھی، اپنے ساتھ مغلپورہ لے گئے اور مکان خرید کر دیا کہ اس میں رہائش اختیار کر لو آپ بڑے شستہ مذاق کرتے ان میں ایک چند ملاحظہ ہوں۔

☆ ان دنوں لاہور میں سائیکل پر دو آدمیوں کو سواری کی اجازت نہ تھی آپ اکثر دوسرے آدمی کو ساتھ رکھتے اور چوک پر جا کر سپاہی سے کہتے کہ سنتری صاحب منہ دوسری طرف کر لینا ہم دو آدمی سفر کر رہے ہیں۔ سنتری ہنس پڑتا اور حافظ صاحب کو جانے کی اجازت دیتا۔

☆ مریض کہتا کہ حافظ صاحب ہاتھ دیکھنا بخار ہے۔ اس کے ہاتھ کو چھو کر فوراً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیتے کہ بہت بخار ہے مریض ہکا بکا رہ جاتا۔

☆ کوئی آدمی ۱۰۰ روپے کی ریزگاری طلب کرتا اس کو کہتے نہیں بعد میں آہستہ سے کہہ دیتے دینا یعنی ریزگاری تو ہے مگر دینی نہیں۔

☆ حکیم عبداللہ صاحب نے ایک دفعہ چھانگا مانگا آنے کا پروگرام بنایا ان سے کہنے لگے بندوق کا بندوبست کر لینا وہاں پر ملک صاحب کے پڑوس میں مرغیاں پھرتی ہیں ان کا شکار کریں گے۔

☆ ایک دفعہ صبح سویرے میرے مکان پر پہنچے اور انارکلی سے آدھا کلو مٹھائی کا ڈبہ خریدا۔ جاتے ہی کہنے لگے چائے بنائیں ہم تین آدمی اکٹھے ایک مکان میں رہائش پذیر تھے۔

چائے اور مٹھائی سب نے کھائی۔ کہنے لگے کہ آپ کو لڑکی کی خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے اس لیے آدھا کلو مٹھائی کے حقدار تھے۔ اگر لڑکا پیدا ہوتا تو ایک کلو مٹھائی آپ سے کھاتے۔ حکیم صاحب کی اس منطق پر سب ہنس دیئے۔

☆ ایک دفعہ ہم دونوں جہانیاں پہنچے اور حکیم صاحب سے عرض کی کہ میں بیمار ہوں میرا ہاتھ دیکھیں حکیم عبداللہ صاحب نے ہاتھ پکڑا ہی تھا فوراً کہنے لگے کہ میں نے لاہور میں ایک ڈاکٹر کو ہاتھ دکھایا تھا اس نے کہا تھا کہ مرغی کھانا۔ حکیم عبداللہ صاحب نے فوراً ہاتھ چھوڑ دیا اور لڑکوں سے کہا کہ مرغی کا بندوبست کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب بڑے ہردل عزیز اور رحمدل انسان تھے۔ اولاد کے ساتھ بڑے پیار ومحبت سے پیش آتے ہر انسان کی ضرورت حسبِ استطاعت پوری کرتے مجھے ضرورت کی اشیاء خود سستے داموں خرید کردیتے۔ چھانگا مانگا میں 60ء میں الیکٹریسٹی کی ابتداء ہوئی۔

میں نے عرض کیا کہ دو عدد پنکھوں کی ضرورت ہے۔ شاہدرہ تشریف لے گئے اور وہاں سے دو عدد پنکھے فیکٹری سے خرید کر لائے۔ جو آج تک صحیح کام کررہے ہیں۔

حکیم صاحب کی زوجہ محترمہ نے گھر میں درس کھول رکھا تھا۔ محلّہ کے بچے بچیوں کو ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم دیتی تھیں۔

حافظ صاحب کا مکان رام گڑھ (مجاہد آباد) میں تھا اور دوکان لاہور ریلوے اسٹیشن کے قریب تھی۔ سائیکل پر ہمیشہ سفر کیا۔ رام گڑھ میں جماعت اہلحدیث کے نائب امیر رہے اور باقاعدہ ہر سال تراویح میں قرآن پاک سنایا۔

کئی سال تک جمعہ کا خطبہ دیتے رہے۔ ہر وقت زبان اللہ کے ذکر سے تر رہتی۔ اکثر قرآن کا دور کرتے رہتے۔

حج بیت اللہ پہلے ہی کر چکے تھے۔ چند دوستوں کے ہمراہ عمرہ کے لیے دوبارہ تشریف لے گئے میرے گھر چھانگا مانگا ۳۔۴ مرتبہ تشریف لائے ایک دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے لیے بہت سے کھلونے لائے۔

دوسری مرتبہ جھیل دیکھنے اپنے دوستوں کے ہمراہ تشریف لائے۔

تیسری مرتبہ میرے والد محترم کی وفات پر تعزیت کے لیے آئے تھے۔

حکیم صاحب کے ایک بھائی قاری موسیٰ صاحب کوئٹہ میں ٹیچر ہیں۔ دوسرے بھائی عبدالرحمٰن لاہور میں ہیں آپ کی دو لڑکیاں اور 4 لڑکے تھے۔

حافظ صاحب صلح کن تھے۔ اکثر فیصلوں میں آپ کو حکم تسلیم کر لیا جاتا۔ ہر دل عزیز تھے۔ ایوبی دور میں ایک دفعہ بی ڈی ممبر منتخب ہوئے۔

علامہ صاحبؒ کے ساتھ بیگم اور ایک بچے کو لے کر امرتسر گئے اور وہاں پر ایک ہفتہ قیام کیا پرانے ہندو دوستوں سے ملے اور اپنی حویلیوں کا پتہ کیا لیکن وہاں نقشہ بدلا ہوا تھا تحصیل میں بھی ریکارڈ نہ مل سکا اس لیے مایوس ہو کر واپس لوٹے۔ دوبارہ جانے کا پروگرام تھا لیکن موقع نہ بن سکا۔

بیمار ہوئے دوکان پر خون کی الٹی آئی۔ گلاب دیوی ہسپتال میں علیحدہ کمرہ لے کر داخل کرا دیا گیا۔

میں ڈیوٹی سے دوکان پر گیا تو پتہ چلا کہ ہسپتال میں ہیں گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ گلاب دیوی ہسپتال میں داخل ہیں۔

میں بھی پہنچ گیا موت کی غشی طاری تھی بوتل لگی ہوئی تھی۔ ساتھ بیٹھی بیوی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاق کے طور پر ہاتھ آگے کر کے ڈرایا۔ وہ ڈر کر پیچھے ہٹی اور میں بھی پاس بیٹھا تھا۔ میری طرف دیکھ کر ہنسے۔

اور ساتھ ہی گھومنے لگے۔ بیوی سمجھ گئی کہ موت آ گئی فوراً اٹھی اور بستر پر لٹا دیا اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

رام گڑھ (مجاہد آباد) لاہور کے قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعیب بن یوسف رحمہ اللہ

شعیب صاحب کی ولادت 10 اگست 1945ء کو کلکتہ میں ہوئی آپ بھی اپنے والد رحمہ اللہ کے ساتھ ہجرت کر کے کراچی آ گئے 1945ء میں والدہ کی وفات کے بعد ان کے والد نے اور شادی رچا لی اس نیک بخت خاتون نے بڑے ناز سے شعیب کی پرورش کی۔ جب راقم کراچی میں ملازمت کے سلسلہ میں پہنچا تو اس وقت شعیب صاحب پانچویں چھٹی جماعت کے طالب عالم تھے۔ باپ نے ہر قسم کی نعمت انہیں مہیا کر رکھی تھی۔ اور ان کا جیب خرچ اس دور میں پانچ روپے تھا۔ میٹرک کے بعد کالج میں داخلہ لیا۔ دوستوں کی بھرمار تھی۔ بڑے بڑے امیر زادوں سے دوستانہ تھا۔ اخلاقِ حمیدہ کا تقاضہ تھا جو بھی ملا گرویدہ ہوتا گیا۔ ہر ملنے والا کشاں کشاں چلا آتا تھا۔

ترجمہ کلاس کا ساتھی:

علامہ صاحب نے میرے اور شعیب کے متعلق خیال کیا کہ ان دونوں بچوں کو کم از کم قرآن پاک کا ترجمہ پڑھا دوں۔ ایک صبح اوپر کے کمرہ (جہاں راقم اور شعیب اکٹھے رہتے تھے) سے ہم دونوں کو بلایا اور ترجمہ کلاس کا افتتاح کر دیا۔ ابھی دوسرے پارہ پر ہی پہنچے تھے کہ 1953ء میں قادیانیوں کا فتنہ اٹھا اور علامہ صاحب جیل چلے گئے۔ ہمارا سبق بھی اس فتنے کی نذر ہو گیا۔ شعیب صاحب کالج کا سفر مکمل نہ کر سکے اور محمد لاہوری اپنے ماموں کی رفاقت سے کاروبار کو سنبھالا دیا۔ علامہ صاحب کی رہائی کے بعد بھی کاروبار پنپ نہ سکا۔ علامہ صاحب رہائی کے بعد اول تو چیچہ وطنی میں مصروف ہو گئے اور بعد ازاں حافظ آباد میں تعلیم سے منسلک ہو گئے۔ شعیب صاحب کو اکیلے ہی کراچی کے گھر بار کو رواں دواں رکھنا پڑا۔ حافظ آباد میں اکلوتی پیاری ہمشیرہ کی وفات نے شعیب کی بھی کمر توڑ دی۔

علامہ صاحب کی کراچی واپسی:

1963ء میں کراچی واپسی پر درس و تدریس کا کام جاری رہا۔ علامہ صاحب نے کاروبار کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ محمد لاہوری بھی کچھ زیادہ ساتھ نہ نبھا سکے اور علامہ صاحب سے اجازت لے کر لاہور میں سکونت اختیار کر لی۔ اس بات نے شعیب صاحب کے لیے مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعیب کی شادی:

علامہ صاحب نے اپنے پڑوس میں کشمیری فیملی میں شعیب صاحب کی شادی کردی۔نیک بخت خاتون نے گھر کے کام کاج کو خوب سنبھالہ دیا۔شوہر کی خدمت کے ساتھ ساتھ علامہ صاحب کی بھی ہر طرح سے دیکھ بھال کی۔مرضی کے مطابق کھانا۔مہمانوں کی مہمان نوازی علامہ صاحب کی ہدایت اور منشاء کے مطابق صاف ستھرے دھلے ہوئے کپڑے علامہ صاحب کو ملتے رہے۔

والد کی وفات:

1970ء میں علامہ صاحب کی وفات کے بعد تمام اخراجات کا بوجھ شعیب کے ناتواں کندھوں پر آ گرا۔بہرحال اس مردِ حق کے پاؤں میں ذرہ برابر لغزش نہ آئی۔اور نہایت جانفشانی سے اس بوجھ کو برداشت کیا۔ہمت اور حوصلہ سے کام لیتے ہوئے وقت گزارا۔اور اچھا گزارا۔

علمی میراث:

علامہ صاحب نے سفید مسجد میں تدریس کا کام چھوڑ کر گھر میں بحر العلوم سعودیہ کے نام سے مدرسہ کی بنیاد رکھی تھی۔اور ابتدا میں طلبا کو گھر پر ہی پڑھانا شروع کیا تھا۔یہ مدرسہ ماشاء اللہ اب بھی جاری وساری ہے۔شعیب صاحب نے دن رات محنت کرکے اسے قائم رکھا ہوا ہے۔عوام سے رابطے کئے۔علماء سے ملاقاتیں کیں۔الحمد للہ محنت رنگ لائی۔مدرسہ آج بھی اپنی اور طلباء کی ضروریات پوری کررہا ہے۔اب شعیب صاحب نے گلشن اقبال میں اپنی رہائش رکھ لی ہے۔اور پرانا گھر مدرسہ کو وقف کردیا ہے۔

اولاد:

اللہ تعالیٰ نے شعیب صاحب کو اولاد کی نعمت سے بھی مالا مال فرمایا تین بیٹے ڈاکٹر صہیب یوسفی، خبیب کاشف اور طلحہ خان سبھی تعلیم یافتہ ہیں۔اور سب شادی شدہ ہیں۔اب شعیب صاحب 6 بجے سے 12 بجے رات تک مدرسہ کو وقت دیتے ہیں۔شروع شروع میں شعیب صاحب داڑھی کو رندا پھراتے تھے جب سے درس وتدریس سے تعلق ہوا تب سے داڑھی مبارک چہرے کی زینت بنی ہوئی ہے۔اخلاقِ حمیدہ ابا جی سے ورثہ میں ملے ہیں۔مہمانوں کی مہمان نوازی اس حد تک کرتے ہیں کہ بڑی میز کا ہر کونہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے بھرپور ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے شعیب صاحب طلباء کی خدمت کرتے رہیں اور یہ باغ سرسبز وشاداب رہے۔آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ مصنف کے بارے میں

میرا نام ملک بشیر احمد ولد ملک فتح دین ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ جس نے مجھے برصغیر پاک و ہند کی مایہ ناز شخصیت علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کی سعادت مند زندگی پر کچھ یادداشتیں جمع کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ میں 10 مارچ 1931ء کو چھانگا مانگا ضلع قصور میں پیدا ہوا۔ میٹرک کرنے کے بعد 23 اکتوبر 1949ء کو مجھے محکمہ ریلوے میں بطور گڈس کلرک ملازمت مل گئی۔ ابتدائی تقرری کراچی میں ہوئی۔ تقریباً 10 سال کراچی میں ملازمت کرنے کے بعد 1960ء میں لاہور میں تبادلہ ہوگیا۔ میری ریلوے کی سروس کے دوران سیر و تفریح کے پروگرام اکثر بنتے رہتے تھے۔ پاکستان ریلوے میں کھیلوں کے علاوہ سکاؤٹنگ کا بھی ایک شعبہ ہے۔ ہر سال پندرہ دن کے لیے کاغان، سوات، کوئٹہ، پشاور، مری اور نتھیا گلی کے باری باری پروگرام بنتے اور ہم ان میں حصہ لیتے تھے۔ کھیل کود میں بڑی دلچسپی تھی۔ ہاکی، دوڑ، تیراکی اور والی بال میں کئی انعامات حاصل کیے۔ مجھے دوران ملازمت میں کئی دفعہ رشوت پیش کی گئی لیکن الحمدللہ قبول نہیں کی اور صبر و شکر کے ساتھ قلیل تنخواہ پر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی اور گزر اوقات کر لی۔ میری زندگی دورانِ تعلیم میں کئی ایک کٹھن مراحل سے گزری۔ کئی دفعہ چھانگا مانگا سے چودہ کلومیٹر دور چونیاں تک پیدل سفر کر کے تعلیم جاری رکھی اور سکول سے واپسی پر کھانا ملتا۔

میری شادی انتیس سال کی عمر میں 15 دسمبر 1959ء کو ہوئی۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں عنایت کیں۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ان میں سے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں اپنے عہد طفولت میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ جنت کے حصول اور بلندئ درجات میں میرے معاون بنیں گے۔ان شاء اللہ۔بحمد اللہ اب پانچ بیٹے ملک خالد بشیر، ملک طارق بشیر، مولانا شفیق الرحمٰن فرخ، حافظ عتیق الرحمٰن اور ملک عبدالرؤف اور ایک بیٹی بشریٰ وحید بقید حیات اور اپنی اپنی جگہ پر مصروف کار ہیں۔
خالد صاحب نیشنل پارک چھانگا مانگا میں کنٹریکٹر جبکہ طارق صاحب بھی محکمہ جنگلات میں سروس کر رہے ہیں۔

مولانا شفیق الرحمان فرخ نے چونیاں سے سائنس میں میٹرک کرنے کے بعد جامعہ ابی بکر اسلامیہ کراچی سے سند فراغت حاصل کی ایم۔اے ابلاغیات جامعہ کراچی اور ایم۔اے اسلامیات میں جامعہ پنجاب سے فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔فاضل عربی کا امتحان کراچی سے بدرجہ اول پاس کیا اور ماشاء اللہ 1990ء سے اپنے استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا خلیل الرحمان لکھوی حفظہ اللہ کی ہدایت پر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور میں درس وتدریس جاری رکھے ہوئے ہے۔جمعہ کا خطبہ جامع مسجد ھدیٰ اہلحدیث موڑ سمن آباد لاہور میں 1991ء سے دے رہا ہے اور 2003ء سے مدیر جامعہ مولانا حفیظ الرحمان لکھوی حفظہ اللہ کی سرپرستی میں جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے جاری ہونے والے سہ ماہی مجلہ نداء الجامعہ کی ادارت سنبھالے ہوئے ہے۔والحمدلله علیٰ ذالك۔

حافظ عتیق الرحمان نے جامعہ محمدیہ دھرم پورہ لاہور سے درس نظامی مکمل کرنے کے بعد جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ سے تین سالہ معہد اللغۃ اور چار سالہ تخصص تربوی کی ڈگری حاصل کی ہے اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔وہ لاہور میں العتیق ٹریول اینڈ ٹورز کے نام سے حج وعمرہ آپریٹنگ کا کام کر رہا ہے یعنی عمرہ اور حج کیلئے لوگوں کو مکہ مکرمہ بھیجتا ہے۔

عبدالرؤف بی۔اے کر کے تجارت سے منسلک ہیں۔عانهم الله۔

صاحبزادی نے میٹرک فرسٹ ڈویژن میں کرنے کے بعد رینالہ خورد جامعہ عائشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیقہ سے درس نظامی مکمل کیا اور دو سال تک گھر میں قرآن وحدیث کی کلاس جاری کیے رکھی اور گھر میں ہی ہفتہ وار دعوت وتبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ دو سال بعد اس کی راجہ جنگ میں محمد اسحاق مجاہد صاحب کے فرزند حافظ عبدالوحید صاحب سے جو کہ ان دنوں جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ میں زیرِ تعلیم تھے شادی ہو گئی۔ حافظ عبدالوحید صاحب نے کوشش کر کے اپنی اہلیہ کا داخلہ بھی جامعہ ام القریٰ (فرع الطالبات) مکہ مکرمہ میں کرا لیا۔ اللہ تعالی کے فضل سے تین سالہ معہد اللغہ کے اختتام پر بیٹی نے چار عدد گولڈ میڈل حاصل کیے اور پاکستان آ کر پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔ مکہ سے واپسی پر دونوں میاں بیوی نے کراچی میں رہائش اختیار کی اور یہاں فضیلۃ الشیخ خلیل الرحمن لکھوی حفظہ اللہ کے ساتھ مل کر درس وتدریس اور دعوت وارشاد میں مشغول رہے۔ کراچی میں پانچ سال رہنے کے بعد اب سعودیہ میں بیٹی مدرسہ عفراء بنت عبید الانصاریہ الریاض میں معلّمہ جبکہ داماد جامع امیر فیصل بن سعد الریاض میں تحفیظ القرآن کے مدیر ہیں۔ اللھم زد فزد

1950ء میں کراچی ریلوے سروس کے دوران علامہ محمد یوسف کلکتویؒ سے میرے دینی تعلقات بن گئے اور اس طرح ان کی شفقت کے زیر سایہ دین کے متعلق بہت کچھ آگاہی ہوئی۔

جب علامہ کلکتویؒ حافظ آباد میں بطور شیخ الحدیث تعینات ہوئے تو دین کی لگن جو کراچی میں ان کے ساتھ رہنے کے دوران لگ چکی تھی وہی مجھے ان کے ساتھ حافظ آباد لے گئی اور ایک سال وہاں رہ کر علامہ صاحب سے مزید بہت کچھ سیکھ لیا، علامہ صاحب کی کراچی واپسی پر دوبارہ ریلوے کی ملازمت میں آ گیا اور تقریباً آٹھ سال سفری ڈیوٹی پر تعینات رہا اور پچیس سال سروس مکمل ہونے پر 1976ء میں خود ہی ریٹائرمنٹ لے لی۔

کراچی میں چونکہ علامہ صاحب جماعت اہل حدیث کے پہلے ناظم اعلیٰ اور بعد میں صدر کے عہدہ پر فائز رہے ہیں۔ اس لیے مجھے ان دنوں نوجوان ہونے کی حیثیت سے کافی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاموں میں شریک کیا جاتا تھا۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح کا انتظام بلوچ پارک میں ہوتا تھا۔ انتظامی امور پر اکثر ڈیوٹی لگ جاتی تھی۔ جلسے جلوس بھی اکثر ہوتے تھے، ان میں بھی شمولیت ہوتی۔ جب 1953ء میں شاہ سعود بن عبدالعزیز کراچی تشریف لائے تو علامہ صاحب کی وساطت سے مجھے بھی ایک میٹنگ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔

1979ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے حج کا موقع فراہم کیا۔ یہ اس سال کا ذکر ہے جب حرم کعبہ جھیمان کے فتنہ کی وجہ سے سترہ دن کے لیے عبادت گزاروں پر بند رہا تھا۔ پھر 1999ء میں میرا بیٹا حافظ عتیق الرحمان جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ میں پڑھتا تھا اور اس کے بیوی بچے بھی ان دنوں اس کے ساتھ مکہ مکرمہ میں ہی قیام پذیر تھے۔ حافظ صاحب نے مجھے اور اپنے بڑے بھائی مولانا شفیق الرحمان فرخ کو دعوت دی کہ مکہ مکرمہ تشریف لائیں۔ عمرہ بھی کر جائیں اور مل بھی جائیں چنانچہ رمضان المبارک میں ہم لوگ مکہ پہنچے اور عمرے ادا کیے۔ ساتھ ہی پروگرام بن گیا کہ حج بھی کر لیا جائے۔ چنانچہ تین ماہ کا قیام وہیں کرنا پڑا اور اس طرح دوسری بار حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرا گھرانہ شروع ہی سے قرآن مجید کی تعلیم کا مسکن رہا ہے۔ اوّلاً میری والدہ ماجدہ رحمہا اللہ دس سال تک محلے کے بچے بچیوں کو ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم دیتی رہیں۔ ان کے بعد میری اہلیہ رحمہا اللہ نے تیس سال تک اس خدمت کو انجام دیا۔ جامعہ عائشہ صدیقہؓ رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد دو سال تک گھر میں بیٹی نے اس ذمہ داری کو نبھایا اور اب مولانا شفیق الرحمان فرخ کی اہلیہ جو کہ ماشاءاللہ دینی وعصری تعلیم سے آراستہ ہیں۔ وہ ناظرہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ترجمۃ القرآن اور عربی گرائمر کے اسباق پڑھا رہی ہیں، گویا نصف صدی سے یہ فیض جاری وساری ہے۔ قرآن کی تعلیم سے گھر میں رحمتوں اور برکتوں کا نزول رہتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس چشمۂ فیض کو تا قیامت جاری رکھے۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ شہد خالص نہیں ملتا۔ الحمدللہ میں نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا اور ایک ایسی مثال قائم کی کہ اب اجنبی لوگ چھانگا مانگا میں آ کر دریافت کرتے ہیں کہ خالص شہد کہاں سے ملے گا تو انہیں بتایا جاتا ہے کہ ملک بشیر احمد کے ہاں سے مل جائے گا۔ اس مبارک کام کی بدولت الحمدللہ گھر میں ایسے ہے جیسے شہد کی نہریں بہہ رہی ہوں۔ میری کوشش بھی یہی ہوتی ہے کہ اپنے مہمانوں کی ضیافت خالص دودھ اور خالص شہد سے ہو۔

میں نے ریٹائرمنٹ کے بعد دور دراز سفر کر کے معلومات جمع کیں کہ فارم والے کس طریقہ سے شہد نکالتے ہیں۔ ان کا طریقہ کار کیا ہے میں نے ملکی صنعتی وتجارتی نمائشوں میں حصہ لے کر خالص شہد رکھنے پر انعام بھی حاصل کیا ہے۔ کراچی میں 1984ء میں بائیس دن کے لیے پاکستان انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر منعقد ہوا اس میں چالیس غیر ملکی کمپنیاں شامل تھیں۔ روزانہ دو لاکھ افراد یہ نمائش دیکھتے تھے۔ اس نمائش میں میں نے خالص شہد متعارف کرایا۔ جسے بہت پسند کیا گیا۔

تذکرہ علمائے اہل حدیث قصور کے موضوع پر لکھی جانے والی پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب کی کتاب ''تذکرۃ الابرار'' کے ص: 154 پر ڈاکٹر صاحب نے میرے والد صاحب میاں فتح دین آف چھانگا مانگا کی خدمات کا تذکرہ کیا ہے اس ضمن میں انہوں نے میرا اور میرے بیٹوں مولانا شفیق الرحمان فرخ اور حافظ عتیق الرحمان کا ذکرِ خیر بھی فرما دیا ہے، خدمات اہل حدیث ضلع قصور پر یہ ایک بہترین کاوش ہے، اللہ تعالیٰ اسے سندِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ علاوہ ازیں پروفیسر صاحب نے ص: 95 پر میرے داماد محترم حافظ عبدالوحید حفظہ اللہ کے دادا حاجی محمد علی فیروز پوری اور ان کے چچا قاری عبدالمجید صاحب کی خدمات کا تذکرہ بھی فرمایا ہے۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ کتاب مذکور کے ص: 160۔161 پر انہوں نے میرے داماد محترم حافظ عبدالوحید صاحب کے بہنوئی محترم حافظ عبدالستار عاصم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کے خاندان کی خدمات کا تذکرہ بھی شامل فرمایا ہے۔ میرے بیٹے شفیق الرحمن فرخ کے سسر محترم میاں محمد اسحاق صاحب مرکزی جمعیت اہل حدیث چونیاں کے امیر اور جامع مسجد قدس اہل حدیث کے بانی ہیں۔ فالحمدللہ راقم کو ان خدام حدیث و اہل حدیث کے ساتھ سند پر فخر ہے۔

پاکستان میں چھانگا مانگا اپنے وسیع و عریض خود کاشت جنگل کی وجہ سے بے حد مقبول ہے۔ اس کا چرچا دنیا بھر میں ہوتا رہتا ہے۔ بی بی سی نے بھی کئی پروگرام چھانگا مانگا پر نشر کیے ہیں۔ یہ نواز شریف کے دور میں سیاسی جوڑ توڑ کا محور رہا ہے۔ گورنر جنرل محمود خان نے تفریح کے لیے یہاں ایک مہتابی جھیل بنادی تھی۔ پاکستان بھر میں اکثر اسکول کے تفریحی ٹورز یہاں آتے ہیں۔ یہاں ایک چڑیا گھر بھی ہے۔ پی۔ ٹی۔ ڈی۔ سی نے ایک بہت بڑا موٹل بنا رکھا ہے۔ نیز محکمہ جنگلات کے ریسٹ ہاؤسز بھی موجود ہیں۔ جن میں عارضی رہائش ممکن ہے۔ چھانگا مانگا جنگل کے اندر جھیل تک آنے اور جانے کے لیے ایک خوبصورت چھوٹی سی ٹرام (ریل گاڑی) بھی ڈیزل اور بھاپ کے انجنوں سے چلائی جاتی ہے۔ جس سے تفریح کے علاوہ جنگل کی لکڑی اٹھا کر ڈپو میں جمع کیے جانے کا کام لیا جاتا ہے۔ جنگل میں کوئی نصف درجن سے زائد رہائشی کالونیاں بھی واقع ہیں جن میں جنگل کے ملازم رہائش پذیر ہیں۔

میرے والد صاحب کی پیدائش بھی چھانگا مانگا جنگل کی ایک کالونی بلاک نمبر 3 میں تقریباً 1907ء میں ہوئی۔ آپ کے والدین سرائے مغل سے ترکِ سکونت کر کے یہاں پر آباد ہوئے تھے۔ پہلے پہل ملازمت لیکن بعد ازاں تجارت آپ کا پیشہ تھا۔ جنگل اور اس کے قرب و جوار میں تعلیم کا چونکہ کوئی خاص بندوبست نہیں تھا۔ اس لیے والد صاحب تعلیم کے زیور سے بہرہ مند نہیں ہو سکے۔

سرخ و سفید رنگ، گول چہرہ، سنت کے مطابق گھنی داڑھی، مونچھیں پست، سڈول جسم، درمیانہ قد ان کا سراپا تھا۔ پگڑی، قمیص، تہہ بند اور دیسی جوتا ان کے عمومی لباس کا حصہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے حکم ﴿وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (اور اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دیجیے اور اس پہ کاربند رہیے)[طہ:۱۳۲] کے مطابق خود بھی پکے نمازی تھے اور اولاد کو بھی سختی سے نماز کی تلقین کرتے۔اذان کا والہانہ شوق تھا۔ملازمت کے دوران مسجد نصف میل کے فاصلہ پر تھی۔آدھی رات کو مسجد جاتے نوافل ادا کرنے کے بعد تہجد کی اذان کہتے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے۔فراغت کے بعد گھر آتے اور آرام کرتے۔جب کبھی راستے میں کوئی آدمی کسی کام سے رکاوٹ کرتا تو اسے معذرت کر دیتے کہ میں نے اذان کہنی ہے۔کام نماز ادا کرنے کے بعد کر دوں گا۔ان کی آواز بہت بلند تھی۔اردگرد مکانوں میں ان کی اذان کی آواز واضح سنائی دیتی تھی۔اکثر لوگ رمضان میں ان کی آواز پر سحری بند کرتے اور افطاری کرتے۔اس زمانہ میں لاؤڈ سپیکر نہیں ہوتے تھے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا دور نہ تھا۔اس لیے خصوصا رمضان میں ان کی اذان پر ہی انحصار کیا جاتا تھا۔

انھوں نے سب بچوں کو قرآن پاک ناظرہ کی تعلیم دلوائی جو اس وقت گاؤں میں میسر تھی۔بڑا لڑکا ہونے کے ناتے مجھے سکول میں داخل کرایا۔روزانہ آنے جانے میں تکلیف تھی۔اور آمد و رفت کے ذرائع میسر نہ تھے۔بورڈنگ ہاؤس میں داخل کرایا اور ماہانہ خرچہ ادا کرتے رہے۔خالص دودھ گھر میں میسر تھا،روزانہ کسی آنے والے کے ہاتھ ایک بوتل تازہ دودھ ارسال کرتے تھے۔یہ شفقت پدرانہ کی ایک نادر مثال ہے۔

انھوں نے چار شادیاں کی تھیں۔پہلی بیوی چراغ بی بی کے بطن سے دو لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔باقی تینوں بیویوں نور بی بی،حمیدہ بیگم اور سلامت بی بی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔راقم بڑا بیٹا ہے،جبکہ دوسرے بیٹے کا نام نذیر احمد تھا۔اللہ کی مرضی ملک نذیر احمد اپریل 1999ء میں پانچ بیٹے،ایک بیٹی اور بیوہ سوگوار چھوڑ کر دار بقاء کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک فتح دین بڑے راسخ العقیدہ، سلفی، توحید پرست مسلمان تھے۔ مسجد سے بڑی محبت تھی۔ مسجد کی آباد کاری اور تعمیر و ترقی کا خیال رکھتے تھے۔ ملنسار تھے۔ جس سے ملتے اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ صلح جُو تھے اکثر برادری کے تصفیے کرا دیتے تھے۔ حسد، بغض اور کینہ کی دل میں کوئی جگہ نہیں تھی۔ بالکل سادہ غذا اور سادہ سا لباس زیب تن کیے رکھتے۔ نمود و نمائش سے دور رہتے تھے۔ رزق حلال کی جستجو، اپنے کام میں مگن اور محنت ان کا شعار تھا۔ مہمان نوازی ان کی اولین ترجیح تھی۔ گفتگو میں نرمی بھی، اللہ کی مخلوق کی خدمت فریضہ سمجھ کر کرتے تھے۔ ہر دل عزیز، لڑائی جھگڑے سے کوسوں دور۔ جرأت مند تھے۔ جماعتی کاموں کے لیے ڈٹ جاتے تھے۔ اخلاق محمدی کے پیکر تھے۔ اولاد کے ساتھ بڑی محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ دودھ کی گھر میں فراوانی تھی۔ خود بھی نوش کرتے اور مہمانوں کی دودھ سے تواضع کرتے۔

پھر جب بلاک نمبر 3 کی رہائش چھوڑ کر چھانگا مانگا میں سکونت اختیار کی تو نماز کے لیے مسجد کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ اس وقت ہندو مسلم اکٹھے رہتے تھے۔ یہاں مسلمانوں کے صرف چار گھرانے تھے۔ ان سے صلاح مشورہ کر کے مسجد کے لئے جگہ خریدی اور مل جل کر مسجد میں اکٹھے نماز پڑھتے۔ جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو مہاجرین آنا شروع ہو گئے، بریلوی حضرات کی مسجد میں نفری زیادہ ہو گئی۔ جھگڑا چل نکلا۔ اہلحدیث حضرات نے جھگڑے سے بچنے کے لیے اپنی علیحدہ مسجد بنا لی۔

پانچ نمازوں میں تو امام صاحب کے بغیر بھی گزر اوقات کر لیتے لیکن جمعہ کے لیے والد صاحب کوٹ رادھا کشن سے مولوی مہتاب الدین صاحب کو لاتے اور ادائیگی جمعہ کے بعد ان کو پانچ روپے ادا کرتے وہ بڑے خوش ہوتے۔ وقت کے ساتھ ساتھ خطیب بھی بدلتے رہے۔ مولانا قدرت اللہ فوق کے بھائی مولانا انعام اللہ رحمہما اللہ بھی اس مسجد میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1965ء میں موجودہ خطیب مولانا محمد شفیع صاحب کی خدمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کر لی گئیں جو بحمد اللہ اب تک برقرار ہیں۔ان کی سرکردگی میں مسجد کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہوگئی۔ جو ماشاء اللہ اب نہ صرف یہ کہ بہت بڑی مرکزی جامع مسجد بن چکی ہے۔ بلکہ چار مزید اہل حدیث مساجد بھی تعمیر ہو چکی ہیں۔مولانا محمد شفیع صاحب بڑے خوددار شخص ہیں، مسجد کی خدمت کے ساتھ ساتھ اپنا کاروبار اپنائے رکھا۔اب بھی ان کی مین بازار چھانگا مانگا میں کپڑے کی دکان ہے اور وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کے امیر بھی ہیں۔انہوں نے اب تک صبح کی نماز کے بعد روزانہ کے درس قرآن میں تین مرتبہ قرآن حکیم مکمل کیا ہے اور اب چوتھا دور جاری ہے۔الحمد للہ ان کی خدمات لگ بھگ نصف صدی تک پھیل چکی ہیں۔ متعنا الله بطول حیاتهم۔

ملک فتح دین کی خواہش ہوتی کہ مسجد کے نمازی حضرات کو حتی الامکان فائدہ ہی پہنچایا جائے چنانچہ سخت سردی کے زمانہ میں آگ کی انگیٹھی میں کوئلے سلگا کر لاتے اور اس طرح مسجد کے نمازیوں کو گرما گرم کرتے۔اس کے علاوہ کبھی والد صاحب نمازیوں کے لیے گھر سے چائے بنوا کر لاتے اور نمازیوں کی چائے سے تواضع کرتے۔مسجد کی صفائی کا خاص خیال رکھتے۔اور مسجد کی تعمیر میں بقدر طاقت حصہ ڈالتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔

ملک فتح دین اگرچہ صاحب ثروت نہیں تھے۔لیکن دل کے غنی تھے۔گھر میں جو کچھ میسر ہوتا۔مہمان کی خدمت میں پیش کر دیتے۔مسجد میں جب بھی کوئی مہمان آیا تو فوراً اس کے کھانے کا بندوبست کرتے۔سالن وغیرہ اگر نہ ملتا تو روٹی اور دودھ ہی حاضر کر دیتے۔میں اکثر ملازمت کے دوران سفر میں رہتا تھا۔کچھ لوگوں سے بات چیت کے دوران پتہ چلا کہ ملک فتح دین چھانگا مانگا والوں نے ان کی مہمانی کی تھی۔کسی راہی مسافر کا چھانگا مانگا سے گذر ہوتا اور وہ رات قیام وطعام کی خواہش کرتے تو والد صاحب کے ہاں ان کو جگہ ملتی۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح چھانگا مانگا میں جب آبادی ہوئی تو برادری میں والد صاحب نے ہی سب سے پہلے یہاں سکونت اختیار کی۔ برادری چونکہ اردگرد کے دیہات میں رہ رہی ہے۔ جب بھی انہیں یہاں آنا ہوتا تو والد صاحب کے مہمان بنتے۔ میاں صاحب انہیں خوش آمدید کہتے اور کسی قسم کے بخل سے کام نہ لیتے تھے۔

وہ دینی حمیت اور جرأت و بہادری کی ایک مثال تھے۔ ایک دفعہ مسجد میں ایک بہت بڑا سانپ آ گیا۔ رات کا وقت تھا۔ دیکھ کر سب نمازی بھاگ آئے۔ اچانک ملک فتح دین بھی مسجد کی طرف نماز کے لیے آئے تو لوگوں کو باہر جمع دیکھ کر پوچھا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں کے بتانے پر پتہ چلا کہ مسجد کے اندر بہت بڑا سانپ آ گیا ہے۔ تو فوراً ایک لاٹھی لے کر اکیلے اندر داخل ہوئے اور سانپ کو مارا اور لاٹھی پر اٹھا کر باہر لے آئے۔

اسی طرح چھانگا مانگا میں جب موجودہ مسجد مبارک تعمیر کی گئی تو اس وقت پانی کی نکاسی کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ نالیاں وغیرہ نہیں بنی تھیں۔ وضو کا پانی باہر بازار میں مسجد کے سامنے ہی جمع رہتا تھا۔ جب پانی بہت زیادہ جمع ہو گیا اور نمازیوں کا مسجد کے اندر داخل ہونا محال ہو گیا۔ تو مسجد کے نمازیوں نے کہا کہ پانی کو ایک دفعہ بازار میں بہا دیا جائے، یہ سن کر پڑوس والے مالک مکان نے اعلان کیا کہ جس شخص نے یہ پانی کا بند توڑا میں اس کی گردن کاٹ دوں گا۔ سب نمازی خاموش ہو گئے۔ میاں فتح دین نے اس موقع پر ہمت سے کام لیتے ہوئے اسے للکارا اور حاضرین سے کہا کہ کسّی لادو میں بند توڑ دیتا ہوں جو شخص سامنے آئے گا اس سے بھی نبٹ لیں گے چنانچہ کسّی کے ایک دو وار سے بند ٹوٹ گیا اور مخالف کو سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پانی بازار میں پھیل کر خشک ہو گیا۔ اور نمازیوں کے لیے راستہ آسان ہو گیا۔ رحمه الله رحمة واسعة۔

ساری زندگی انہیں حج پر جانے کی خواہش رہی لیکن پوری نہ ہو سکی۔ پیسہ پیسہ جوڑ کر ڈاکخانہ میں جمع کراتے رہے۔ جب کہ حج کا کل خرچہ تین سو روپے تھا۔ ایک مرتبہ حج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر جانے کے ارادہ سے رقم نکلوانے جا رہے تھے تو ایک سسر نے ڈاکخانہ کی کاپی چھین لی۔
اس طرح ارادہ پورا نہ ہو سکا۔ دوسری مرتبہ جب بھٹو دور میں لوگ قرعہ اندازی سے حج پر جایا کرتے تھے۔ اس وقت حج کا خرچہ صرف ایک ہزار روپے تھا تین مرتبہ فارم داخل کرایا آخر کار قرعہ میں نام تو نکل آیا مگر حج پر جانے سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔
وفات کے بعد پوتا حافظ عتیق الرحمان جامعہ ام القریٰ میں داخل ہوا تو اس نے حج بدل کر کے خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔
ملک فتح دین 21 رمضان المبارک 1970ء کو بیمار ہوئے اور 28 رمضان المبارک کو 63 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
میرے اس چمن کی بہار میری اہلیہ محترمہ کلثوم اختر میرے حبالۂ عقد میں 1959ء میں آئیں اور چالیس سالہ بے مثال اور پر خلوص رفاقت نبھا کر اپنے رب کے حضور پیش ہو گئیں۔ ان کی عمومی دعا تھی کہ "اللہ تعالیٰ مجھے آپ کی زندگی میں ہی اپنے پاس بلا لے" جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا اور یہ نفس مطمئنہ 21 جنوری 1999ء کو راضی خوشی اپنے رب کے پاس لوٹ گئیں۔ رحمہا اللہ رحمۃ واسعۃ۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ اُس نے بھی کہہ دیا ہو گا فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ.
دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کی لغزشوں سے درگزر کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!
مجھے 2003ء میں پہلی بار دائیں جانب کے فالج کا عارضہ ہوا جو الحمد للہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت جلد ٹھیک ہو گیا اور بندہ اپنے معمولات میں پھر سے کھڑا ہو گیا۔ دوسری بار 6 مارچ 2009ء کو بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا جس سے اللہ کے فضل سے تقریباً ڈیڑھ ماہ میں ہی کافی افاقہ ہو گیا اور معمول کی زندگی شروع کر ہی رہا تھا کہ تیسری بار 21 اپریل 2009ء کو اللہ رحم کرے فالج اسفل کا اٹیک ہو گیا۔ علاج جاری ہے۔ رب تعالیٰ کی رحمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بالکل ناامید نہیں ہوں۔ پہلے سے کافی بہتر ہوں۔

قارئین سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ کریم جلد از جلد مکمل صحت یابی عطا فرمائیں۔ آمین!

رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِینَ یَوْمَ یَقُومُ الْحِسَابُ.

یکم مئی 2011ء

ملک بشیر احمد

پاکیزہ ہنی ٹریڈر، چھانگا مانگا۔ ضلع قصور

049-4381123

0345-4381123

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 003606
91-Babar Block, Garden Town, Lahore

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھدیٰ اکیڈمی کی دیگر کتابیں

مسنون انداز سے 24 گھنٹے کیسے گزاریں؟ از ملک بشیر احمد (کلاں)	مطبوع
مسنون انداز سے 24 گھنٹے کیسے گزاریں؟ از ملک بشیر احمد (پاکٹ)	مطبوع
پاکیزہ شہد پاکیزہ زندگی از ملک بشیر احمد	مطبوع
علامہ محمد یوسف کلکتویؒ از ملک بشیر احمد	مطبوع
نمازِ مسنون اور انتہائی ضروری دعائیں	مطبوع
مسنون روحانی علاج	مطبوع
دعا، دوا اور دم سے نبوی طریقہ علاج	مطبوع
موت سے قبر تک	مطبوع
ایک اہم پیغام بنام طالب علم نیک نام	مطبوع
زادِ طالب	مطبوع
آیئے عمرہ کریں	مطبوع
عجیب وغریب واقعات	غیر مطبوع
علم جغرافیہ اور مسلمان علماء کی خدمات	غیر مطبوع
ترجمہ بین الشیعہ واہل السنہ	غیر مطبوع
عیسائیت کیا ہے؟	غیر مطبوع
جادو کا علاج کتاب وسنت سے	غیر مطبوع
عجیب وغریب واقعات	غیر مطبوع
ہمارے ساتھ چلیں (توحیدی مضامین)	غیر مطبوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علامہ محمد یوسف جان کلکتوی رحمہ اللہ

محمد یوسف جان کلکتوی رحمہ اللہ سن 1900ء میں مشرقی پنجاب کے ضلع گورداس پور میں ایک قصبے بھٹویہ تحصیل دینا نگر میں پیدا ہوئے اور اپنے عہد کے متعدد جلیل القدر علمائے کرام سے استفادہ کیا۔ پھر ایک وقت آیا کہ خود مسند تدریس پر فائز ہوئے اور خطابت وتقریر میں بھی بڑا نام پایا۔ یہی ناموری انھیں اپنے وطن سے بنگال لے جانے کا سبب بنی اور پھر انھیں کلکتے کی مسجد اہل حدیث کی خطابت کا اعزاز بخشا گیا اور انھوں نے ''دینا نگری'' کے بجائے ''کلکتوی'' کی نسبت سے شہرت پائی۔

ملک بشیر احمد نے علامہ محمد یوسف جان کلکتوی رحمہ اللہ کو قریب سے دیکھا اور ان سے استفادہ کیا۔ انھوں نے اپنے انداز میں مولانا ممدوح کے علمی اور عملی کارناموں کو ضبط تحریر میں لانے کا اہتمام کیا۔ اس خدمت پر ہم ملک صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے جماعت اہل حدیث کے نامور سپوت کے زریں عہد کا تذکرہ کر کے اس خلا کو پر کیا جو چار دہائیوں سے کسی مخلص ترین اہل ذوق کی نگاہ التفات کا منتظر تھا۔ اللہ انھیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین یارب العالمین۔

توقع رکھنی چاہیے کہ قارئین اس کتاب کی حوصلہ افزائی کریں گے اور کتاب کی شان کے مطابق اس کا خیر مقدم کریں گے۔

حضرت مولانا کے اعزہ واقارب اور ان کے تلامذہ کو تو خاص طور سے اس کتاب کی اشاعت وتشہیر کے لیے کوشاں ہونا چاہیے۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی، ساندہ، لاہور

0321447812279

ھُدیٰ اکیڈمی

گلی نمبر 43 گلزیب کالونی سمن آباد لاہور

0300-4478122